نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صورت و سیرت کے حسن و جمال پر بے مثل کتاب

جمالِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ

عزمِ نُو پبلشرز، کراچی
0328-2965268

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب:........جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مؤلف:....... حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب:.........انجینئر علامہ حافظ محمد آصف قادری

تخریج و تحقیق:.... محمد عاصم مدنی

پروف ریڈنگ:....انجینئر حافظ محمد عارف قادری

معاونین:.........مولانا محمد رئیس قادری، محمد عاطف عظیم قادری

صفحات:...........336

سنِ اشاعت:...... مئی 2025

ناشر:..........عزمِ نُو پبلشرز، پلاٹ نمبر 1196،1197 سیکٹر E/32 ناصر کالونی عقب مٹھاس سوئٹس، کراچی

0328-2965268

ملنے کے پتے

1 مکتبہ انوار القرآن میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی 0332-3432497

2 مکتبہ حماد، نزد عالمی مرکز فیضان مدینہ کراچی 0314-2261916

3 مکتبہ برکات المدینہ، بہارِ شریعت مسجد بہادر آباد کراچی 03321208695

4 مکتبہ الغنی پبلشرز، نزد فیضانِ مدینہ، کراچی

5 مکتبۃ الرضا نزد فیضانِ مدینہ شیخوپورہ 0313-1469389

فہرست

تعارف مصنف علیہ الرحمہ 8

نام ونسب: 8

تعلیم اور شادی: 9

بیعت وخلافت: 10

خطابت وتقاریر: 11

تحریکی خدمات: 12

پاسبانِ ناموسِ رسالت: 12

حق گوئی وبے باکی: 13

عاجزی اور اخلاص: 14

ولی کامل کا وصال: 15

پیش لفظ 17

مقدمہ 23

باب اول 28

ایمان واطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: 29

محبتِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: 32

باب دوم 41

نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: 42

حقیقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: 46
ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ: 50
بے مثال حسن وجمال: 53
ذکرِ جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: 57

باب سوم 66

1... جسم اطہر: 67
2... چہرۂ اقدس: 71
3... جسم اطہر کی رنگت مبارک: 77
4... قد مبارک: 80
5... سر اقدس: 83
6... موئے مبارک: 85
7... جبین سعادت: 90
8... ابرو مبارک: 92
9... چشمانِ مقدس: 93
10... گوش مبارک: 98
11... بینی مبارک: 100
12... رخسار مبارک: 101
13... دہن اقدس: 101
14... لعاب دہن مبارک: 103

15...زبانِ اقدس:..104
16... آواز مبارک:..106
17...دندانِ اقدس:..108
18...لب ہائے نازک:..108
19...ریش مبارک:..110
20... گردن مبارک:..112
21...دوشِ اقدس:..112
22...پشت مبارک:..114
23...مہر نبوت:..115
24...سینہ اقدس:..117
25... شکم مبارک:..118
26... قلب اطہر:..119
27...بازو مبارک:..121
28...دستِ اقدس:..122
29...انگلیاں مبارک:..126
30...پنڈلیاں مبارک:..128
31...قدمین شریفین:..129
32...مقدس ایڑیاں:..131
33...خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:..............................133

34... فضلاتِ مبارکہ: 136

35... حسن سراپا: 140

باب چہارم 146

اخلاقِ حسنہ: 147

علم وعقل مبارک: 148

1... حلم وعفو: 151

2... صبر واستقامت: 154

3... جودو کرم اور سخاوت: 157

4... صدق وامانت: 161

5... ایفائے عہد: 163

6... عفت وحیا: 165

7... شجاعت واستقلال: 168

8... شفقت ورحمت: 170

9... صلہ رحمی وحسن معاشرت: 173

10... تواضع اور حسن سلوک: 176

11... عدل وانصاف: 181

12... مسکراہٹ اور خوش طبعی: 183

13... زہد وقناعت: 188

14... خوف وعبادت: 191

15...طبِ نبوی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:..195
16...اسلامی تفریحی مشاغل:..200
17... معمولات مبارکہ:..203
18...نشست مبارک:..217
19... آداب طعام ونوش:..219
20...لباس مبارک:..226
21... آدابِ استراحت:..232

باب پنجم 236

باب ششم 263

خصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم احادیث کی روشنی میں:..........264

باب ہفتم 287

احساناتِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:..288
جان ہے عشقِ مصطفی، روز فزوں کرے خدا:..293

باب ہشتم 299

علاماتِ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:..300
1۔رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کامل اتباع کرنا:..........................300
2۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کثرت سے ذکر کرنا:..................302
3۔ آقا علیہ السلام کے دیدار کی شدید خواہش اور تمنا کرنا:..........................304
4۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہر عیب ونقص سے پاک جاننا:..................307

5۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر پسندیدہ شے سے محبت کرنا:............308
6۔ دشمنانِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمسے عداوت و نفرت کرنا:..............310
7۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم سے محبت رکھنا:..........................312
8۔ امت مسلمہ پر شفقت کرنا اور خیر خواہی چاہنا:..........................313
9۔ دنیا سے بے رغبت ہونا اور فقر کو غنا پر ترجیح دینا:..........................315
10۔ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا:.................316
حرفِ آخر:...320
تحریک ختم نبوت میں شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا کردار...........................323
ماخذ و مراجع...330

تعارف مصنف علیہ الرحمہ

از قلم: انجینئر محمد آصف قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

یہ قانونِ فطرت ہے کہ اس دنیا میں آنے والے ہر شخص نے ایک نہ ایک دن ضرور اس دارِ فانی سے کوچ کر جانا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دینی اور معاشرتی ذمہ داریوں سے بے پرواہ ہو کر محض اپنی خاطر زندگی گزارتے ہیں اور جب وہ دنیا سے جاتے ہیں تو چند ہی دنوں میں لوگ انہیں فراموش کر دیتے ہیں۔

بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنے علم و ہنر اور کسی شعبۂ حیات میں نمایاں مقام کی وجہ سے چند سال یاد رکھے جاتے ہیں مگر وہ مسلمانوں کی دعاؤں کی زینت اور ایصالِ ثواب کی محافل کا عنوان نہیں بنتے۔

خوش نصیب ہیں وہ جو اپنے رب کی معرفت حاصل کر کے خود بھی صراطِ مستقیم پر گامزن رہتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی مشعلِ راہ بن جاتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وفادار امتی بن کر اُن کی عظمت، اُن کی محبت اور اُن کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کے لیے وقف کر دیتے ہیں اور اس کے صلے میں رب کریم اُن کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال کر اُن کے وصال کے بعد بھی انہیں زندہ و جاوید بنا دیتا ہے۔

ایسی ہی نابغۂ روزگار ہستیوں میں ایک روشن نام مفکر اسلام، پیر طریقت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری جیلانی علیہ الرحمہ کا ہے۔

نام و نسب:

پیر طریقت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ 27 رمضان 1365ھ بمطابق 15 ستمبر 1944ء کو حیدر آباد دکن ضلع ناندھیڑ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد

گرامی سید شاہ حسین قادری علیہ الرحمہ ایک ممتاز عالم دین تھے۔ انہوں نے آپ کا نام حیدرآباد دکن ہی کے ایک مشہور بزرگ سید شاہ تراب الحق علیہ الرحمہ کے نام پر رکھا۔

آپ کے جدِ امجد سید شاہ میراں قادری ساتویں صدی ہجری میں بغداد شریف سے ہجرت کر کے حیدرآباد دکن تشریف لائے۔ آپ والد ماجد کی طرف سے سید اور والدہ ماجدہ کی طرف سے فاروقی ہیں۔ حیدرآباد دکن کے مشہور عالم دین علامہ مولانا انوار اللہ خاں فاروقی علیہ الرحمہ جو کتاب العقل، مقاصد الاسلام، انوارِ احمدی وغیرہ کثیر کتب کے مصنف ہیں، ان کا تعلق حضرت شاہ صاحب کے ننھیال سے ہے۔

تعلیم اور شادی:

حضرت شاہ صاحب سقوطِ حیدرآباد دکن کے بعد 1951ء میں پاکستان تشریف لائے۔ کراچی میں پہلے لیاقت بستی میں قیام فرمایا اور فیض عام ہائی اسکول، پی آئی بی کالونی میں تعلیم حاصل کی۔ 1959ء میں آپ کورنگی منتقل ہوگئے۔ اسکول کی تعلیم کے دوران آپ نے ریسلنگ، ویٹ لفٹنگ اور باڈی بلڈنگ کے مقابلوں میں بھی حصہ لیا اور کراچی کے چیمپین ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

1961ء میں آپ نے کراچی پورٹ ٹرسٹ میں ملازمت اختیار کی اور اس کے ساتھ اخوند مسجد کھارادر میں اپنے خالو قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ سے درس نظامی پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر دارالعلوم امجدیہ میں باقاعدہ داخلہ بھی لیا مگر زیادہ تر اسباق انہی سے پڑھے۔ شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ ازہری علیہ الرحمہ نے آپ کو سندِ حدیث عطا فرمائی جبکہ مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمہ نے آپ کو اعزازی سند عطا کی۔

1966ء میں آپ کا نکاح پیر طریقت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کی صاحبزادی سے ہوا۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے سید شاہ سراج الحق، سید شاہ عبد الحق اور سید شاہ فرید الحق اور چھ بیٹیاں عطا فرمائیں۔

بیعت و خلافت:

1962ء میں حضرت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کے ارشاد پر آپ بذریعہ خط شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیٔ اعظم پاک وہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے۔ 1967ء میں درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد اگلے سال 1968ء میں آپ بریلی شریف حاضر ہو کر اپنے پیر و مرشد مفتیٔ اعظم پاک وہند مولانا مصطفی رضا خاں علیہ الرحمہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔

تیرہ روز آپ نے حضور مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ کے دولت خانے پر قیام کیا اور اُن سے تعویذات و عملیات کی باقاعدہ تربیت و اجازت بھی حاصل کی۔

اسی دوران آپ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مسجد رضا میں کئی نمازوں کی امامت فرمائی اور مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ نے آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ آپ نے اُن کی موجودگی میں کئی جلسوں میں تقاریر بھی کیں اور اُن سے روحانی توجہ اور دعائیں حاصل کیں۔

آپ کو مفتیٔ اعظم پاک وہند، ولی کامل علامہ قاری مصلح الدین صدیقی، قطبِ مدینہ علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی، اُن کے صاحبزادے فضیلۃُ الشیخ زینتُ العلماء حضرت علامہ فضل الرحمن قادری مدنی علیہم الرحمہ اور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری دامت برکاتہم القدسیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ، برکاتیہ، اشرفیہ، شاذلیہ، منوریہ، معمریہ اور دیگر تمام سلاسل میں خلافت و اجازت حاصل ہے۔

1977ء میں سفر حج کے دوران شاہ صاحب نے چالیس دن مدینہ طیبہ میں گزارے اور کئی بار قطبِ مدینہ کے آستانے پر محافل میں شریک ہوئے۔ قطبِ مدینہ کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ وہ ہر محفل کے اختتام پر شاہ صاحب سے دعا کرواتے۔ 1980ء میں مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ نے تاج الشریعہ کی موجودگی میں حضرت شاہ صاحب کو خلافت عطا فرمائی اور اپنا جبہ شریف، عمامہ شریف اور ٹوپی عنایت فرمائی۔ نیز بطورِ خاص سندِ خلافت حضور تاج

الشریعہ سے پُر کروائی اور خود دستخط فرما کر اپنے ہاتھ سے اس پر تاریخ بھی تحریر فرمائی۔

حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ نے مؤرخہ 27 جمادی الثانی 1402ھ بمطابق 22 اپریل 1982ء بروز جمعرات بعد عشاء میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کو سندِ خلافت اور اجازتِ بیعت عطا فرمائی۔ پھر فیضِ رضایوں جاری ہوا کہ ہزاروں نوجوان آپ کے دستِ اقدس پر تائب ہوئے اور آپ کے نظرِ کیمیا گر کے فیضان نے بے شمار بھٹکتے ہوؤں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیا۔

خطابت و تقاریر:

حضرت شاہ صاحب نے زمانۂ طالب علمی ہی سے تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور آپ بہت جلد ایک مایہ ناز خطیب کے طور پر مشہور ہو گئے۔ رفتہ رفتہ یہ سلسلہ اس قدر بڑھا کہ سارا سال کم و بیش روزانہ چار پانچ تقاریر کرنا آپ کا معمول بن گیا۔ اور ماہِ میلاد میں تو بعض اوقات آپ ایک دن میں پندرہ پندرہ تقاریر بھی فرماتے۔

آپ جب خطاب فرماتے تو فصاحت و بلاغت سے بھرپور اور علمی و عقلی استدلال سے مرصع مگر عوام کے دلوں میں گھر کر لینے والی سادہ اور عام فہم گفتگو کرتے، آواز ایسی دلکش اور منفرد کہ ہر شخص کی توجہ کا مرکز و قبلہ بن جاتی، اندازِ بیاں سحر انگیز گویا الفاظ موتیوں کی طرح ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، اور نورٌ علیٰ نور یہ کہ روحانی اور وجدانی کیف پرور مضامین، گویا علم کا سمندر موجزن ہے، یا شریعت و طریقت کا منارۂ نور ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ ہر سننے والے کے دل کو عشقِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نور سے روشن کیے جارہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء آپ کو "شہنشاہِ خطابت" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

محمدی مسجد کورنگی کراچی میں حضرت شاہ صاحب نے 1965ء تا 1970ء چھ سال امامت و خطابت فرمائی پھر 1970ء تا 1982ء بارہ سال اخوند مسجد کھارادر میں امامت و خطابت کی ذمہ داری ادا کی۔ 1983ء تا 2012ء مسلسل تیس سال آپ نے

میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے۔ دین کی تبلیغ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ علالت کے باوجود آپ اپنے گھر سے ملحقہ مسجد حبیب میں نماز ظہر کے بعد ایک عرصہ درس دیتے رہے۔

تحریکی خدمات:

حضرت شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت، دیانت، صداقت، شجاعت، قیادت، وجاہت، تفکر، تدبر، معاملہ فہمی، تفقہ فی الدین، فراست اور تقویٰ، غرض یہ کہ آپ کی کس کس خوبی کا ذکر کیا جائے، حق تو یہ ہے کہ آپ ایک جامع کمالات شخص تھے۔

آپ نے اکابر علماء کے ساتھ تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا حتیٰ کہ 7 ستمبر 1974ء کو حکومت نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیدیا۔ 1977ء کی تحریک نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں بھی آپ نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ عوام کے مسائل کے حل کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ آپ نے اہلِ سنت کی راہنمائی کے لیے 21 کتب اور متعدد رسائل ومضامین بھی تحریر فرمائے۔

شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے 1992ء میں جماعت اہلِ سنت (پاکستان) کراچی کے لیے دفتر خریدا اور جماعت کی تنظیمِ نو فرمائی۔ آپ تاحیات جماعت اہل سنت کراچی کے امیر رہے۔ آپ نے تبلیغ دین کے لیے جنوبی افریقہ، کینیا، تنزانیہ، زمبابوے، زنزیبار، زمبیا، سری لنکا، بھارت، عرب امارات، اردن، مصر، بنگلہ دیش، برطانیہ، ہالینڈ، جرمنی، فرانس، اسپین، بیلجیم اور امریکہ کے متعدد سفر کیے اور کئی جگہ اہلِ سنت کے دینی ادارے قائم فرمائے نیز اہلسنت کی تنظیم سازی کے علاوہ کارکنوں کی فکری تربیت کا بھی اہتمام کیا۔

پاسبانِ ناموسِ رسالت:

دنیا بھر کے علماء ومشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ، مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے مسلک یعنی مذہبِ اہلِ

سنت کے سچے پاسبان تھے۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ موجودہ دور میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا نام باطل کے مقابلے میں حق کی پہچان ہے۔ شاہ صاحب نے ساری زندگی اپنی تمام تقاریر اور تصانیف کے ذریعے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا درس دیا۔

حضور تاج الشریعہ نے آپ کے متعلق فرمایا، ”شاہ صاحب مسلکِ حق کے سچے ترجمان اور پاکستان میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کی پہچان ہیں“۔

بحیثیت رکن اسمبلی آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے 295/C کا قانون منظور کرایا جس کے تحت توہینِ رسالت کے مرتکب کیلئے موت کی سزا مقرر ہوئی۔

حق گوئی و بے باکی:

حضرت شاہ صاحب ”آئینِ جواں مرداں، حق گوئی و بے باکی“ کی منہ بولتی تصویر تھے۔ آپ نے قرآن و سنت کی روشنی میں جو حق سمجھا، اسے کسی خوف و خطر کے بغیر اور سود و زیاں سے بے نیاز ہو کر بیان کیا۔

جب آپ قومی اسمبلی کے رکن تھے، اُس وقت نجدی فکر کی علمبردار مؤتمر عالم اسلامی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے پر پابندی عائد کی جائے۔ اس پر حکومت نے پارلیمنٹ میں بحث شروع کرائی تو قبلہ شاہ صاحب نے قومی اسمبلی میں ببانگِ دہل یہ اعلان فرمایا،

”صلوٰۃ وسلام ہر گز بند نہیں ہو سکتا۔ تم تو مسجد میں اذان سے پہلے درود وسلام پر پابندی کا سوچ رہے ہو جبکہ ہم تو یہاں بھی صلوٰۃ وسلام پڑھیں گے“۔

پھر آپ نے قومی اسمبلی ہی میں ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ اور ”یا نبی سلام علیک“ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس پر اکثر اراکین بھی ساتھ شریک ہوگئے۔ اس صورتحال کو دیکھ کر حکومتی وزیر مقبول احمد خان نے معذرت کی اور مذکورہ قرارداد واپس لینے کا اعلان

کیا۔ یوں آپ نے بدمذہبوں کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دیے۔

بعض اہلِ علم نے رسوائے زمانہ کتاب ''تحذیر الناس'' کے متعلق لچکدار رویہ اختیار کیا اور بعض نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ایمانِ ابی طالب کے بارے میں جمہور اہل سنت کے مذہب سے انحراف کرتے ہوئے بدمذہبوں کی طرف جھکاؤ ظاہر کیا تو آپ نے ﴿ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ﴾ کا مصداق بن کر دلائل و براہین کے ساتھ انہیں غلط نظریات سے رجوع کی طرف مائل کیا۔ اور جس کسی نے رجوع نہ کیا، آپ نے فکر رضا کے سچے پاسبان ہونے کا حق ادا کیا اور اس سے کنارہ کش ہو گئے۔

عاجزی اور اخلاص:

آپ کی ذات غرور و تکبر سے پاک اور عاجزی کا پیکر تھی۔ جو کوئی آپ کی مجلس میں بیٹھ جاتا، گرویدہ ہو جاتا۔ جب کوئی بیعت ہونے کے لیے آتا تو آپ فرماتے، میں فقیر آدمی ہوں، کوئی اچھا سا پیر تلاش کرو۔ آپ نے اپنے لیے کبھی غیر معمولی القاب کو پسند نہ کیا۔

کئی پیرانِ کرام ائیرپورٹ پر اپنے مریدوں کا آنا پسند کرتے ہیں مگر شاہ صاحب کو یہ بات بالکل پسند نہ تھی۔ کئی علماء و مشائخ متعدد گارڈز کے ہمراہ سفر کرتے ہیں، شاہ صاحب نے کبھی کوئی گارڈ یا گن مین ساتھ نہ رکھا اور اللہ تعالیٰ پر توکل کا عملی درس دیا۔ آپ پیدل چلنے میں یا کسی کے ساتھ موٹر سائیکل پر سفر کرنے میں بھی عار محسوس نہ کرتے۔ اسی طرح کئی علماء عوام سے مصافحہ کیے بغیر جلسوں سے چلے جاتے ہیں، اس کے برعکس شاہ صاحب ہر نماز اور ہر جلسہ کے بعد عوام سے مصافحہ فرماتے۔

آپ کی شخصیت کا وہ پہلو جس نے آپ کو بے شمار معاصرین سے ممتاز کیے رکھا، وہ آپ کا اخلاص ہے۔ آپ جو کام کرتے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے لیے کرتے۔ مثلاً ملک بھر میں مساجد کی تعمیر، مدارس کی معاونت اور مصیبت زدگان کی امداد۔ ہر سال لوگوں کو بلا معاوضہ ہزاروں تعویذات عطا فرماتے۔ نیز سال میں کم و بیش

ایک ہزار تقاریر کیا کرتے مگر کبھی تقریر کا معاوضہ نہیں لیتے۔ شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی سب سے بڑی کرامت اتباعِ سنت اور شریعت پر استقامت ہے۔

ولیِ کامل کا وصال:

4 محرم الحرام 1438ھ بمطابق 5 اکتوبر 2016ء بروز جمعرات عالمِ اسلام کے عظیم مبلغ، اہل سنت کے بے مثل قائد، مردِ مومن، مردِ حق، پیر طریقت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ اس عالمِ فانی سے پردہ فرما گئے۔

اگلے دن صبح نماز فجر کے بعد سے نماز جمعہ تک بے شمار لوگ قطار در قطار حضرت شاہ صاحب قبلہ کا آخری دیدار کرتے رہے۔ نمازِ جمعہ کے بعد چشمِ فلک نے وہ تاریخ ساز منظر دیکھا کہ شمعِ رسالت کے دس لاکھ سے زائد پروانے اپنے محبوب قائد، اپنے محسن اور پیر ومرشد کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے ایم اے جناح روڈ اور اس کے اطراف کی گلیوں میں جمع ہو چکے ہیں۔ نماز جنازہ آپ کے جانشیں پیر طریقت علامہ سید شاہ عبدالحق قادری زید مجدہٗ نے پڑھائی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

یہ بات زبان زدِ خاص وعام ہے کہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ غازی ممتاز حسین قادری شہید کا ہوا، اور اس کے بعد سب سے بڑا جنازہ حضرت علامہ پیر سید شاہ تراب الحق قادری علیہا الرحمہ کا تھا۔ کسی غیر حکومتی شخص کی نماز جنازہ میں کثیر مسلمانوں کی شرکت اس کے عند اللہ مقبول ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے، ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ ”بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، عنقریب اُن کے لیے رحمن (مسلمانوں کے دلوں میں) محبت ڈال دے گا“۔ (مریم:96)

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کا یہ قول مشہور ہے کہ ”ہمارے جنازے ہمارے حق پر ہونے

کی گواہی دیں گے"۔ نیز حدیث شریف میں مسلمانوں کو زمین پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گواہ قرار دیا گیا ہے۔ بلاشبہ ان کے جنازوں میں لاکھوں مسلمانوں کی شرکت ان پاکیزہ بزرگوں کے حق پر ہونے کی دلیل بھی ہے اور ان کے اولیاء اللہ ہونے کی سند بھی۔

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لَکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ عزوجل کے لیے ہیں جس نے سیدنا محمدِ مصطفی احمدِ مجتبیٰ رسولِ مرتضٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء کو دین حق کے ساتھ، بھٹکتے ہوئے انسانوں کی راہنمائی کے لیے مبعوث فرمایا، ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر بے حد درود اور بے شمار سلام ہوں۔

انسان، اُنس سے ہے یا نسیان سے۔ اول الذکر کے مطابق انسان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اُنس یعنی محبت رکھتا ہو۔

اور اگر دوسرا معنی لیا جائے تو انسان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اتنی محبت کرے کہ ان کے سوا سب کچھ بھول جائے۔

پس حقیقی انسان اور سچا مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ سینے میں عشق حقیقی کی شمع فروزاں کی جائے۔اِس پر فتن دور میں مسلمانوں کی حالتِ زار حکیم الامت ڈاکٹر اقبال نے یوں بیان کی:

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

دل مرا دنیا پہ شیدا ہو گیا
اے مرے اللہ! یہ کیا ہو گیا

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے،

"اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ۔ **اول:** اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت، **دوم:** ان کے اہلِ بیت سے محبت اور **سوم:** قرآن کا پڑھنا"۔(الجامع الصغیر، ص25، حدیث نمبر:311)

قرآن وحدیث گواہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت وغلامی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت وبندگی ممکن نہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی زندگیاں اسی حقیقت کی آئینہ دار ہیں۔

اَلاَ یَا مُحِبَّ الْمُصْطَفٰی زِدْ صَبَابَتَہٗ
وَضَمِّخْ لِسَانَ الذِّکْرِ مِنْكَ لِطِیْبِہٖ
وَلاَ تُعْغَانِ بِالْمُبْطِلِیْنَ فَاِنَّمَا
عَلَامَۃُ حُبِّ اللّٰہِ حُبُّ حَبِیْبِہٖ

"اے عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! خبر دار ہو جا، تو اُن کے عشق میں خوب ترقی کر اور اپنی زبان کو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذکر کی خوشبو سے خوب معطر کر۔ اور اہلِ باطل کی ہر گز پرواہ نہ کر کیونکہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت ہے"۔ (لابن ابی المجد)

سر وہی جو اُن کے قدموں سے لگا
دل وہی جو اُن پہ شیدا ہوگیا
اُن کے جلووں میں ہیں یہ دلچسپیاں
جو وہاں پہنچا وہیں کا ہو گیا

جب کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو عاشق صادق اپنے محبوب کی باتیں، اس کی یادیں، اس کا تصور، اس کے گلی کوچے میں جانا اور اس کا ذکر کرنا اور سننا اپنا مقصدِ حیات سمجھ لیتا ہے اور جب کوئی عشق حقیقی سے سرشار ہو کر محبوب حقیقی، نور من نور اللہ، حبیب کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت میں یہی امور اپنا لے تو یہ سب کام عبادت بن جاتے ہیں۔

پھر محب اپنے محبوب کی تعریف میں یوں لب کشا ہوتا ہے،

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر ترے قدموں پہ قربان گیا
جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

شمعِ رسالت کے پروانوں نے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ اپنے اپنے ذوق اور علم کے مطابق محبت کا اظہار کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چار سو اسمائے گرامی امام قسطلانی نے مواہب الدنیہ میں بیان فرمائے جبکہ قاضی ابو بکر ابن العربی نے احکام القرآن میں بعض صوفیائے کرام کے حوالے سے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں اور ہر نام ایک وصف کو ظاہر کرتا ہے۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنے اسمائے حسنیٰ سے مشرف فرمایا جن میں الحمید، رؤف، رحیم، نور، الحق، المبین، الشہید، الکریم، العظیم، الجبار، الخبیر، الفتاح، الشکور، العلیم، الاول، الاخر، القوی، الصادق، الولی، المولیٰ، العفو، الھادی، المومن، المھیمن، العزیز، المقدس، مبشر، بشیر اور نذیر شامل ہیں۔

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فخر موجودات، مقصود کائنات، صاحب معجزات، جامع صفات، باعث تخلیق کائنات، ارفع الدرجات، اکمل البرکات، مالک کونین، سید الثقلین، نبی الحرمین، سید المرسلین، خاتم النبین، امام المتقین، شفیع المذنبین، راحۃ العاشقین، مراد المشتاقین، شمس العارفین، سراج السالکین، مصباح المقربین، اکرم الاکرمین، اجمل الاجملین، اکمل الاکملین، محبوب رب دوجہاں، وجہ قرار کون ومکاں، راحت قلب و جسم وجاں، شافع عاصیاں، حامیٔ بیکساں، شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ،

صدر العلیٰ، نور الھدیٰ، خیر الوریٰ، صاحبِ شفاعتِ کبریٰ، صاحب معراج و اسریٰ، غنچۂ رازِ وحدت، چشمۂ علم و حکمت، نوشۂ بزمِ جنت قاسم کنزِ نعمت، نو بہارِ شفاعت، گل باغِ رسالت، شمع بزم ہدایت، مصطفی جانِ رحمت، جمیل الشیم، شفیع الامم، شہریارِ ارم، تاجدارِ حرم، منبع جود و کرم، سید العرب والعجم، دافع البلاء والالم، صاحب لوح و قلم، مدنی تاجدار، حبیب پروردگار، سید ابرار، احمد مختار، مالک کل، دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل، فخر دوعالم، نور مقدم، قبلۂ عالم، کعبۂ اعظم، سرکارِ دوعالم، نبی مکرم، رسولِ معظم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم باری تعالیٰ کی ذات و صفات کے کامل مظہر اور ظاہری و باطنی حسن و جمال کے بے مثل و بے مثال پیکر ہیں۔ آپ جیسا نہ کوئی ہوا ہے اور نہ کوئی ہو گا۔

آسماں گر ترے تلووں کا نظارا کرتا
روز اک چاند تصدّق میں اُتارا کرتا
دھوم ذروں میں اَنا الشمس کی پڑ جاتی ہے
جس طرف سے ہے گذر چاند ہمارا کرتا

عاشق رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم، حسان الھند اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش'' میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حسن و جمال اور ظاہری و باطنی کمالات کو اشعار کی صورت میں بیان فرمایا ہے۔ اس حوالے سے امام اہلِ سنّت کا مقبول و معروف سلام، ''مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' خاص طور پر قابل ذکر ہے جو پیکرِ حسن و جمال کی رعنائیوں کا نہایت ایمان افروز اور دلکش بیان ہے۔ مخزنِ حسن اور منبعِ جمال، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حسن و جمال کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ایک نعت میں یوں بیان کرتے ہیں،

سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

آپ نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسمِ اقدس اور اعضائے مبارکہ کو پھول سے تشبیہ تو دی ہے مگر ان کے حسن و جمال کا بے مثل ہونا بھی بیان فرمایا ہے،

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا، نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اُس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

اُس گلِ باغِ رسالت، نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت خواب میں بھی کئی امتیوں کو عطا ہوئی اور بیداری میں بھی۔ بعض مقرب اولیاء کرام کی طرح ولی کامل اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر بھی آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خاص کرم فرمایا کہ انہیں بیداری میں مواجہہ اقدس میں اپنا دیدار عطا فرمایا۔

تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض ہے کہ بچپن میں جبکہ قرآن کریم کے چند ہی پارے حفظ ہوئے تھے، ایک شب جب یہ ناکارہ و خطاکار سویا تو قسمت بیدار ہوئی اور خواب میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئی۔

بخدا کہ رشکم آید بدو چشم روشن خود
کہ نظر دریغ باشد بچنیں لطیف روئے

"خدا کی قسم! مجھے اپنی ان آنکھوں پر رشک آرہا ہے کہ ایسے بے مثال حسنِ کامل کی طرف نظر کرنا ہی غیرت کا مقام ہے"۔

؎ خدایا ایں کرم بارِ دگر کن

حبیب کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ظاہری و باطنی حسن و جمال بیان کرنے کے لیے علم دین کے علاوہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خاص کرم بھی شاملِ حال ہونا ضروری ہے۔ قاضی عیاض مالکی کی کتاب الشفا، حافظ ابو نعیم کی دلائل النبوۃ،

امام بیہقی کی دلائل النبوۃ، امام سیوطی کی خصائص الکبریٰ اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہم الرحمہ کی مدارج النبوت کو جو قبولیت حاصل ہوئی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

موجودہ دور کی مصروف ترین زندگی میں ایک ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جو مختصر بھی ہو اور جامع بھی، نیز یہ کہ اس میں جمالِ صورت بھی ہو اور جمالِ سیرت بھی۔

الحمدللہ! اُستاذی و مرشدی پیر طریقت، رہبر شریعت، مفکر اسلام، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف ''جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم'' نے وقت کی اس اہم ترین ضرورت کو پورا فرمایا اور عام قاری کے لیے مذکورہ ضخیم و عظیم کتب کا خلاصہ تحریر فرمایا۔

ہزار شکر اس رب کریم کا جس نے مجھ عاجز ناکارہ کو اس کتاب کی ترتیب اور طباعت کا اہتمام کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ قبلہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی خواہش کے مطابق نئی کتابت کے ساتھ یہ ایمان افروز کتاب پیشِ خدمت ہے۔ اگرچہ آپ پردہ فرما چکے مگر آپ کی کتب آپ کے لیے ہمیشہ صدقۂ جاریہ رہیں گی۔

حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ، مجھ فقیر اور حلقۂ قادریہ کے اراکین کی جانب سے ''جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم'' کا تحفہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی نذر ہے، گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

اُن کی دھن، اُن کی لگن، اُن کی تمنا، اُن کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

عبد المصطفیٰ، محمد آصف قادری غفرلہٗ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا،
لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔
(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ کتاب الایمان)

''تم میں سے کوئی شخص بھی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

اس حدیث شریف میں والد کا ذکر ہے والدہ کا نہیں۔ یا تو اس لیے کہ والد اشرف ہے والدہ سے، یا دوسری وجہ یہ ہے کہ والد کا معنی ہے صاحب اولاد، اس معنی کے لحاظ سے یہ لفظ ماں اور باپ دونوں کو شامل ہو گا یعنی اب مطلب یہ ہو گا کہ وہ مجھے والدین سے زیادہ محبوب سمجھے۔

محبت کی تین قسمیں ہیں، طبعی، عقلی اور ایمانی۔ حدیث شریف میں جس محبت کا ذکر ہے وہ طبعی نہیں کیونکہ اس میں انسان کو اختیار نہیں اس لیے طبعی محبت حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے رکھنے کا حکم نہیں دیا گیا کیونکہ یہ طاقت سے ماورا ہے اور طاقت سے زائد چیز کا حکم نہیں دیا جاتا۔

محبت عقلی یہ ہے کہ انسان اپنی عقل سے کسی چیز کو اختیار کرے خواہ وہ خواہشات کے خلاف ہی کیوں نہ ہو جیسے مریض کا کڑوی دوا پینا، اگرچہ وہ اس سے طبعاً نفرت کرتا ہے لیکن عقل کی وجہ سے اسے اپنے لیے مفید سمجھتے ہوئے اختیار کر لیتا ہے۔ اس محبت کے لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب سمجھنا ضروری ہے یہاں تک کہ آپ نے اگر کسی کو حکم دیا ہوتا کہ تو اپنے کافر والدین یا کافر اولاد کو قتل کر دے تو اس پر آپ کے حکم پر عمل کرنا فرض ہوتا کیونکہ عقل کا یہی تقاضا ہے کہ آپ سے

محبت والدین اور اولاد کی نسبت زیادہ ہو۔

محبت ایمانی یہ ہے کہ محبوب کی بزرگی، عزت، احسان اور رحمت کی وجہ سے محبت ہو۔ اس محبت ایمانی کا تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی اغراض کو غیروں کی اغراض پر ترجیح دے یہاں تک کہ اپنے قریبی رشتہ داروں اور اپنی جان سے بھی محبوب کو زیادہ عزیز سمجھے۔

وَلَمَّا كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَامِعًا لِّمُوْجِبَاتِ الْمَحَبَّةِ مِنْ حُسْنِ الصُّوْرَةِ وَالسِّيْرَةِ وَكَمَالِ الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ مَالَمْ يَبْلُغْهُ غَيْرُهٗ اِسْتَحَقَّ اَنْ يَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَى الْمُؤْمِنِ مِنْ نَفْسِهٖ فَضْلًا مِنْ غَيْرِهٖ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں محبت کی تمام وجوہ موجود ہیں، حسنِ صورت آپ کو حاصل ہے، حسنِ سیرت کے آپ مالک ہیں، فضل واحسان میں آپ کو وہ کمال درجہ حاصل ہے جو کسی کو حاصل نہیں، تو اب ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ مومن اپنی جان سے بھی زیادہ آپ کو محبوب سمجھے۔ جب اپنی جان سے بھی آپ کو زیادہ محبوب سمجھنا ضروری ہو گیا تو دوسروں سے زیادہ آپ سے محبت کرنا تو اور بھی زیادہ ضروری ہو گیا۔

اس اعلیٰ درجہ کی محبت کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حاصل کیا، جب آپ نے یہ حدیث پاک سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا،

يَارَسُوْلَ اللهِ! لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ اِلَّامِنْ نَفْسِيْ

یارسول اللہ! آپ مجھے ہر ایک سے زیادہ محبوب ہیں سوائے میری اپنی جان کے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا،

لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ

نہیں! قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہاں تک کہ میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، فَاِنَّکَ اَلْاٰنَ وَاللہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْقسم ہے اللہ تعالیٰ کی اب آپ مجھے میری جان سے بھی محبوب ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ تَمَّ اِیْمَانک، اے عمر! اب تمہارا ایمان مکمل ہوا۔

(بخاری، ج4، ص283، حدیث نمبر:6632)

خیال رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے یہ کہا کہ مجھے اپنی جان سے محبت ہے اور پھر یہ کہا کہ آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی دو وجوہ ہیں۔

ایک تو یہ احتمال ہے کہ آپ نے شاید پہلے یہ سمجھا ہو کہ محبت سے مراد طبعی محبت ہے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ارشاد کے بعد سمجھ لیا ہو کہ اس سے مراد محبت عقلی اور ایمانی ہے۔ لیکن دوسرا احتمال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی توجہ سے اس اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا اور آپ کے دل میں حضور کی محبت ایسے پختہ ہو گئی گویا کہ حضور ہی حضرت عمر کی حیات اور عقل بن گئے۔ یعنی پہلے بشری تقاضے کے مطابق آپ کو واقعی اپنی ذات سے محبت زیادہ ہو لیکن حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خصوصی توجہ کی وجہ سے آپ کو یہ بلند و بالا مقام حاصل ہو گیا کہ آپ کو اپنی جان سے زیادہ محبت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے ہو گئی اور مقصدِ حیات آپ ہی بن گئے۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی محبت کی وجہ سے کامل ایمان حاصل ہو گیا وہ کبھی اس کے فوائد سے محروم نہیں ہو سکتا، بے شک وہ خواہشات میں کیوں نہ گھرا ہوا ہو، اکثر اوقات اس پر غفلت کے پردے کیوں نہ چھائے ہوں پھر بھی وہ اپنے نبی کا ذکر آنے پر آپ کو دیکھنے کا مشتاق ہو جاتا ہے۔

آپ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں آپ کی محبت کے پیش نظر صحابہ کرام نے آپ پر اپنے اہل وعیال، خویش واقارب اور مال ودولت کو قربان کر دیا اور پُر خطر مقامات پر انہیں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا کوئی خوف دامن گیر نہیں ہوا۔

اب بھی ہم روز مرہ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ کتنے ہی لوگ کثیر شہوات میں مبتلا رہتے ہیں، اکثر وقت لہو ولعب میں گذارتے ہیں، نفع مند اعمال سے غافل رہتے ہیں لیکن جب کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مزارِ پر انوار کا ذکر کیا جاتا ہے، گنبدِ خضرا کا ذکر ہوتا ہے تو وہ آبدیدہ ہو جاتے ہیں، انکی آنکھوں سے اشک رواں ہو جاتے ہیں اور وہ کثیر مال خرچ کر کے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے آپ کے روضہ مطہرہ کی زیارت کے لیے مدینہ طیبہ پہنچ جاتے ہیں، یہ سب کچھ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی برکات کے ثمرات ہیں۔ (از مرقاۃ ج 1 ص 73،74)

اس سے واضح ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان کبھی کامل نہیں ہو سکتا خواہ کوئی ہزاروں سجدے ہی کیوں نہ کرتا رہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اکثر اوقات خواہشات اور غفلت میں گذرنے کے باوجود آپ کی محبت کی برکات ضرور حاصل ہوتی ہیں۔

جب وہ محبوب بے مثل بھی ہے بے مثال بھی، باجمال بھی ہے باکمال بھی، حسنِ صورت میں اس کا کوئی ثانی نہیں، حسنِ سیرت میں اس کی کوئی نظیر نہیں، وہ محبوب جس کا ہر عضو کسی نہ کسی معجزہ سے مزین ہے، وہ محبوب جس کا پسینہ مبارک کستوری وعنبر سے زیادہ خوشبودار ہے، وہ محبوب جن کے فضلات بھی برکات سے خالی نہیں، اس محبوب سے محبت کرنے کے لیے اس کے اوصاف وکمالات سے باخبر ہونا ضروری ہے۔

وہ اوصاف بیان کرنے میں عمریں بیت سکتی ہیں لیکن ان کا بیان مکمل نہیں ہو سکتا۔ ان کو قرطاسِ ابیض پر رقم کرنے کے لیے کئی دفاتر بھی ناکافی ہونگے لیکن جہاں تک

ممکن ہو سکے انسان ان سے آگاہ رہے، کیونکہ آپ کے اوصاف کا علم حاصل ہونے پر محبت میں اور اضافہ ہو گا۔ احادیث کی کتب میں آپ کے اوصاف و کمالات مختلف ابواب میں مندرج ہیں یعنی وہ موتی مختلف جگہ بکھرے ہوئے ہیں جنہیں عام انسان کے لیے ایک جگہ جمع کرنے اور انہیں ایک سلک میں پرو کر ایک قیمتی ہار کی شکل میں لانے کی ضرورت تھی۔

اگرچہ مبسوط کتب میں اس کی پہلے بھی کوششیں ہو چکی ہیں تاہم عام شخص کے لیے وقت کی قلت کا لحاظ کرتے ہوئے مختصر انداز میں خلاصہ کے طور پر ہادیٔ حق حضرت علامہ پیر سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی نے ان موتیوں کو جمع کر کے جمالِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عنوان سے پیش فرمایا ہے۔ آپ کے تلمیذِ رشید اور مریدِ باصفا حضرت علامہ قاری محمد آصف قادری مدظلہ العالی نے اس کتاب کی ترتیب و تزئین میں خاص اہتمام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مصنف موصوف اور مرتب کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے اور سب مسلمانوں کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت پر قائم و دائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

باب اول

عشقِ مصطفٰی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

ایمان واطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”(اے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم!) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر، اور خوشی اور ڈر سناتا، تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو“۔[1]

اسی سورت کی آیت میں فرمایا گیا، ”اور ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر، تو بے شک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے“۔[2] (کنز الایمان)

دوسری جگہ ارشاد ہوا، ”تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اُس نور پر جو ہم نے اُتارا“۔[3]

مزید ارشاد ہوا، ”تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ“۔[4]

اسی سورت کی آیت کے آخر میں فرمایا گیا، ”تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا، وہی بامراد ہوئے“۔[5] (کنز الایمان از اعلیٰ حضرت امام رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ)

1...پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:8،9

2...پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:13

3...پارہ نمبر:28، سورۃ التغابن، آیت نمبر:8

4...پارہ نمبر:9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:158

5...پارہ نمبر:9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:158

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نبوت ورسالت پر ایمان لانا اور آپ کی تعظیم وتوقیر کرنا فرض ہے۔ کتاب الشفا میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نبوت ورسالت اور احکام الٰہیہ جو حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بیان فرمائے ان سب کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرے۔ جب زبانی اقرار اور قلبی تصدیق دونوں جمع ہوں گی تب ہی ایمان مکمل ہو گا۔

محض زبانی اقرارِ رسالت کو قرآن حکیم نے منافقت قرار دیا ہے۔ سورہ منافقون کی پہلی آیت میں ارشاد ہوا، ”جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں (تو) کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں“۔[6] (کنزالایمان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر ایمان لانے کے ساتھ ہی آپ کی اطاعت واتباع بھی واجب ہو گئی۔ **قرآن کریم کی چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔**

1۔ ”اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“۔(7)

2۔ ”تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور اس کے رسول کا“۔(8)

3۔ ”اور اللہ ورسول کی اطاعت کرو اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ“۔(9)

6...پارہ نمبر:28، سورۃ المنافقون، آیت نمبر:1

7...پارہ نمبر:3، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:31

8...پارہ نمبر:3، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:32

9...پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:132

4۔ ”اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو“۔(10)

5۔ ”اور جو کچھ رسول تمہیں عطافرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو“۔(11)

6۔ ”اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو“۔(12)

7۔ ”اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے، اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا“۔(13)

8۔ ”اور اگر تم رسول کی فرمانبرداری کروگے، راہ پاؤگے“۔(14)

9۔ ”اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی میں بہکا“۔(15)

10۔ ”اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے“۔(16)

11۔ ”تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم فرمادو، اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں“۔(17)

10... پارہ نمبر:28، سورۃ التغابن، آیت نمبر:8

11... پارہ نمبر:28، سورۃ الحشر، آیت نمبر:7

12... پارہ نمبر:26، سورۃ محمد، آیت نمبر:33

13... پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:17

14... پارہ نمبر:18، سورۃ النور، آیت نمبر:54

15... پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:32

16... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:64

17... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:65

12۔ ”اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو“۔(18)

13۔ ”جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا“۔(19)

14۔ ”جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے۔ کہتے ہونگے، ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا“۔(20)

15۔ ”یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے“۔(21)

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کرنے والوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیروی واتباع کرنی چاہیے اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت در حقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی متعدد آیات میں اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت کے منکر آخرت میں جہنم کا ایندھن بنا دیے جائیں گے۔

محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت ایمان کی روح اور دین کی اصل ہے۔ محبت رسول اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے معنی اور اس کی حقیقت علمائے حق نے اپنے اپنے انداز میں بیان فرمائی ہے، اگرچہ الفاظ مختلف ہیں لیکن روح سب کی ایک ہی

18... پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:20

19... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:80

20... پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:66

21... پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:6

ہے۔

چنانچہ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی محبت ہے۔

یحییٰ بن معاذ کہتے ہیں کہ محبت ایک کیفیت ہے جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

بعض اہلِ علم کا قول ہے کہ محبت محبوب کی رضا چاہنے کا نام ہے۔ بعض کے نزدیک محبوب کی پسند کو اپنی پسند اور اس کی ناپسند کو اپنی ناپسند بنالینا محبت ہے۔ بعض نے محبوب کے ذکر کے دوام کو محبت قرار دیا ہے۔ بعض کے نزدیک دل سے محبوب کے سوا سب کچھ فنا کر دینے کا نام محبت ہے۔[22]

سورہ توبہ میں ارشاد ہوا، ”تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہاری پسند کے مکان، یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب) لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ (ہدایت) نہیں دیتا“۔[23]

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان پر تمام چیزوں سے زیادہ اللہ عزوجل اور رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت لازم ہے۔ اسی حوالے سے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ”تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کے والد،

22... مدارج النبوۃ، ج 1، ص 371

23... پارہ نمبر:10، سورۃ التوبہ، آیت نمبر:24

اُس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں"۔ (24)

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بیشک آپ مجھے میری جان کے سوا ہر شے سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، "تم میں سے کوئی بھی ہر گز اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں"۔

یہ فرمان سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں محبت کی یہ منزل بھی اتر آئی۔ عرض کی، "قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، بے شک آپ مجھے اب میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں"۔

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، "اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا"۔ (25)

جان ہے عشقِ مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا، نازِ دوا اٹھائے کیوں

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایمان کی حلاوت عطا کرتی ہے، قوتِ محرکہ کے طور پر اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف مائل کرتی ہے، یہ قربِ باری تعالیٰ اور روحانیت میں ترقی کا باعث بھی ہے اور آخرت میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رفاقت و معیت حاصل ہونے کا اہم وسیلہ بھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، قیامت کے لیے تو نے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی، نہ بہت سی نمازیں جمع کی ہیں اور نہ روزے اور نہ ہی صدقات لیکن اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی

24... بخاری، ج1، ص14، حدیث نمبر:14، و مسلم، ج1، ص67، حدیث نمبر:44

25... بخاری، ج20، ص314، حدیث نمبر:6142، و مسلم، ج3، ص1433، حدیث نمبر:1807

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، ''پھر تو قیامت میں اُنہی کے ساتھ ہو گا جن سے محبت رکھتا ہے''۔[26]

اے عشق ترے صدقے، جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی، وہ آگ لگائی ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بے شک آپ مجھے میری جان اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، جب میں گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کی یاد آتی ہے تو جب تک میں خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ کا دیدار نہیں کر لیتا مجھے صبر نہیں آتا۔ جب میں موت کو یاد کرتا ہوں تو میں یقین کرتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیائے کرام کے ساتھ اعلیٰ درجے میں ہونگے اور میں جنت میں نہ جانے کہاں ہوں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ میں آپ کو دیکھ نہ سکوں گا۔

وہ یہ عرض کر رہا تھا کہ جبریل علیہ السلام یہ آیت[27] لیکر نازل ہوئے، (ترجمہ) ''اور جو اللہ اوراس کے رسول کا حکم مانے تو اسے انکا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور نیک لوگ، اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں''۔[28]

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرتے تھے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! خدا کی قسم! میرے والد کے ایمان لانے کے مقابلے میں ابو طالب کا ایمان لانا میری

26... بخاری، ج12، ص21، حدیث نمبر:3412، ومسلم، ج4، ص2032، حدیث نمبر:2639

27... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:69

28... طبرانی کبیر، ج12، ص86، حدیث نمبر:12589

آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈک اور روشنی پہنچاتا کیونکہ ابو طالب کے ایمان لانے سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک ہوتی۔[29]

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مجھے اپنی جان، مال، والدین اور اولاد سے زیادہ محبوب ہیں۔[30] (کتاب الشفا)

صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و محبت میں اپنا سب کچھ حتیٰ کہ جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ دو ایمان افروز واقعات اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ہجرت کی رات حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ غار ثور پہنچے تو پہلے آپ غار میں داخل ہوئے، صفائی کی اور جو سوراخ نظر آئے انہیں اپنے بدن کے کپڑے پھاڑ کر بند کیا اور دو سوراخ بند کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ملی تو ان پر اپنی ایڑیاں لگا دیں۔ پھر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم غار میں تشریف لے گئے اور آپ کے زانو پر سر رکھ کر آرام فرمانے لگے۔

اسی دوران سوراخ کے اندر سے سانپ نے آپ کے پاؤں پر کاٹ لیا، آپ حضور کے آرام کا خیال کرتے ہوئے ساکن بیٹھے رہے لیکن سانپ کے زہر کی انتہائی تکلیف کے باعث آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس پر گرے۔ حضور بیدار ہوئے اور آپ کا حال دریافت فرمایا تو آپ نے سارا واقعہ عرض کیا۔

آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کے زخم پر اپنا لعاب دہن لگایا تو فوراً آرام آگیا مگر آپ کے انتقال کے وقت یہی زہر لوٹ آیا اور اسی کے اثر سے آپ کی شہادت

29... المعجم الکبیر، ج9، ص40، حدیث نمبر:8340

30... کتاب الشفا، ج2، ص22

ہوئی۔[31]

غزوہ خیبر سے واپسی پر مقام صہبا میں رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نماز عصر کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا، آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز نہ پڑھی تھی مگر آپ نے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بیدار نہ کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے چشمانِ کرم کھولیں تو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا، حبیب کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی،

الٰہی! علی تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں تھے اس لیے ان کے لیے سورج کو لوٹا دے۔ آپ کی دعا سے ڈوبا ہوا سورج پھر نکل آیا۔

اس حدیث پاک کو امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے کتاب الشفا میں اور امام طحاوی علیہ الرحمہ نے مشکل الآثار میں روایت کیا ہے۔[32]

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا:

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جاں اس پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے
ہاں تو نے اِنہیں جان اُنہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

31... مشکوٰۃ، ج3، ص313، حدیث نمبر:6025

32... کتاب الشفاء، ج1، ص284

اصل الاصول بندگی اُس تاج وَر کی ہے

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''محبت اہلِ ایمان کے دلوں کی زندگی اور ان کی روحوں کی غذا ہے۔ مقاماتِ رضا اور احوالِ محبت میں یہ مقام سب سے بلند اور افضل ترین ہے''۔ (33)

امام المحدثین کے اس ایمان افروز قول میں ان لوگوں کے اعتراض کا جواب بھی موجود ہے جنہیں یہ شکایت ہے کہ اہلسنّت کے علماء تو جب دیکھو عشقِ رسول یا محبت مصطفی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی باتیں کرتے ہیں، یہ کبھی نعتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور کبھی درودوسلام۔ اس مسئلہ کو سمجھانے کے لیے مثال عرض کرتا ہوں۔

فرض کیجیے کہ آپ کے مکان میں ایک پودا لگا ہوا ہے اور آپ اسے روزانہ پانی دیتے ہیں۔ کوئی شخص یہ کہے کہ جناب یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ خود تو عمدہ عمدہ کھانے کھائیں اور بہترین مشروب پئیں اور اس پودے کو روزانہ صبح وشام صرف پانی ہی دیں۔

اگر آپ اس کے فریب میں آگئے اور آپ نے پودے کو ایک دن پانی دیا، دوسرے دن تیل، تیسرے دن گھی اور چوتھے دن کوئی اور قیمتی غذا وغیرہ۔ اب آپ بتائیے کہ کیا اس طرح پودے کی آبیاری ہوگی؟ کیا اس کی نشوونما ہوگی ؟ ہر گز نہیں۔ ہر عقلمند یہی کہے گا کہ پودے کی آبیاری اور نشوونما پانی سے ہوتی ہے۔ پس اسی طرح اہلسنت کی روحانی نشوونما صرف عشق مصطفی اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے ہوتی ہے۔

مغز قرآں روح ایماں جان دیں
ہست حب رحمۃ اللعالمیں

33... مدارج النبوۃ، ج1، ص372

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ''سن لو! اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے''۔[34]

حدیث قدسی میں ارشادِ ربانی ہے، ''(اے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم!) میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر قرار دے دیا ہے پس جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا''۔[35]

ثابت ہوا کہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دل کو سکون اور روح کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔ یہی بات امام المحدثین نے مدارج النبوۃ میں ارشاد فرمائی[36]۔ اور اسی حقیقت کو امام یوسف نبہانی علیہا الرحمہ نے اپنی کتاب انوارِ محمدیہ میں یوں بیان فرمایا،

''جاننا چاہیے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت کی تمنا ہر چاہنے والے کے دل میں پائی جاتی ہے، یہ وہ اعلیٰ مقام ہے جس کی طرف عابدوں کی نگاہیں لگی رہتی ہیں اور جس کے لیے عشاق اپنے آپ کو فنا کر دیتے ہیں اور جس کی روح پرور ہوا کے جھونکے عابدوں کو تر و تازہ کر دیتے ہیں۔ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دلوں کی قوت، روحوں کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور یہ ایسا نور ہے کہ جو اسے حاصل نہ کر سکا وہ اندھیروں کی گہرائیوں میں ڈوب گیا، پس رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت ایمان، اعمال، باطنی احوال اور روحانی مقامات کی روح ہے''۔[37]

در دلِ مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما زِ نام مصطفیٰ است

34... پارہ نمبر:13، سورۃ الرعد، آیت نمبر:28

35... کتاب الشفا، ج1، ص20

36... مدارج النبوۃ، ج1، ص376، 375

37... انوار محمدیہ، ص266، دار الکتب العلمیہ

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ کتاب الشفامیں اور امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ کسی سے محبت وعشق ہوجانے کی تین بڑی وجوہات ہوتی ہیں۔

اول: اس کا حسن وجمال کہ طبیعت فطری طور پر حسین وجمیل اور خوبصورت چیزوں کی طرف مائل ہوتی ہے۔

دوم: اس کا حسن اخلاق کہ طبیعت فطری طور پر اچھی سیرت واخلاق والے، صاحبِ کمالات اور متقی وصالحین کی طرف مائل ہوتی ہے۔

سوم: اس کا انعام واحسان کہ طبیعت فطری طور پر انعامات دینے والے اور احسان کرنے والے کی طرف مائل ہوتی ہے۔(38)

یہ بات بالکل واضح ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی ان تمام صفات اور کمالات کی جامع ہے جو محبت کے اسباب اور عشق کے موجب ہیں۔

اب ہم قرآنی آیات، احادیث نبوی اور جلیل القدر ائمہ کرام کی کتب معتبرہ کی روشنی میں مذکورہ تینوں اسباب کا اجمالی طور پر جائزہ لیتے ہیں۔

☆☆☆☆

38... مدارج النبوۃ، ج1، ص377،376

باب دوم

حسن وجمالِ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ(۱۵)﴾

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب''۔ (39)

اس آیت مبارکہ میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وجودِ اقدس کو نور فرمایا گیا۔ سید المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس نور سے مراد رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ تفسیر جلالین، تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی، تفسیر روح البیان، تفسیر مظہری وغیرہ معتبر تفاسیر میں یہ معنی موجود ہیں۔ (40)

علامہ صاوی رقم طراز ہیں، ''نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نور اس لیے فرمایا گیا کیونکہ آپ بصارتوں کو نورانی بناتے ہیں اور کامیابی کی طرف ہدایت دیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر حسی اور معنوی نور کی اصل ہیں''۔ (41)

امام ابن جریر فرماتے ہیں، ''حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نور ہیں اُس کے لیے جو اس نور سے اپنا دل منور کرنا چاہے''۔ (42)

آنکھ والا ترے جلوے کا نظارہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر، کیا دیکھے

39... پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:15

40... تفسیر بیضاوی، ج2، ص56، وتفسیر جلالین، ج2، ص191، وتفسیر خازن، ج2، 251، تفسیر طبری، ج10، ص143، روح البیان، ج1، ص322

41... تفسیر صاوی، ج11، ص310

42... تفسیر طبری، ج10، ص143

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ "امام مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے استاذ اور امام بخاری وامام مسلم کے استاذ الاستاذ حافظ الحدیث امام عبد الرزاق ابو بکر بن ہمام نے اپنی مصنف میں سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے ماں باپ حضور پر قربان! مجھے بتا دیجیے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی؟

ارشاد فرمایا، اے جابر! بے شک اللہ نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا پھر وہ نور جہاں خدا نے چاہا سیر کرتا رہا، اُس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن، انسان کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کیے پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے کے چار حصے کیے پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے جنت اور چوتھے سے دوزخ بنائے،... الیٰ آخر الحدیث۔ (43)

یہ حدیث امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں، امام قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں، امام ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں، علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں، علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں، علامہ حسین دیار بکری نے تاریخ الخمیس میں اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں روایت کرکے اس پر اعتماد کیا ہے۔

(افسوس کہ موجودہ زمانے کے وہابیہ نے مصنف عبد الرزاق سے اس حدیث کو نکال دیا ہے)

علامہ محقق نابلسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں، "بے شک ہر

43... المواہب اللدنیۃ، 1/ 71-72، شرح الزرقانی علی المواہب، 1/ 46-47۔ تاریخ الخمیس، 1/ 19-20، مطالع المسرات، ص 221۔

چیز نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے نور سے بنی ہے جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے"۔ (44)

مجددِ امت، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

انبیاء اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

سورہ الاحزاب میں ارشاد ہوا، "اے غیب بتانے والے نبی! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر"۔ (45)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے نورِ نبوت سے قلوب وارواح کو منور کیا، حقیقت میں آپ کا وجود مبارک ایک ایسا آفتاب عالم تاب ہے جس نے ہزار ہا آفتاب بنا دیے اسی لیے اس کی صفت میں منیر (چمکا دینے والا) ارشاد فرمایا گیا"۔ (46)

تفسیر مظہری میں ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اپنے قلب انور اور جسم منور کی وجہ سے سراج منیر تھے۔ ایمان والے اس آفتاب کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں اور اس کے انوار سے نورانی ہو جاتے ہیں"۔ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں اپنا قصیدہ "بانت سعاد" پیش کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے خوش ہو کر انہیں اپنی چادر مبارک عطا فرمائی۔

44... فتاوی رضویہ، ج27، ص657، 660، الحدیقۃ الندیۃ، ص2، ج375

45... پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:46، 45

46... خزائن العرفان، پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:46، 45

اس قصیدے میں یہ شعر بھی تھا،

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفُ اللہِ مَسْلُوْلٌ

"بیشک رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسا نور ہیں جن سے روشنی حاصل کی جاتی ہے، وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک بے نیام تلوار ہیں"۔ (47)

سورۃ النور میں فرمایا گیا ہے، "اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا، اُس کے نور کی مثال ایک طاق کی اس میں چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے"۔ (48)

حضرت کعب الاحبار اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں دوسرے لفظ نور سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں اور ارشادِ باری تعالیٰ "مثل نورہ" یعنی اس کے نور کی مثال سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے"۔ (49)

تفسیر مظہری میں اس آیت کے تحت مذکور ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بیان کیا کہ "اس کے نور کی مثال سے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ مشکوٰۃ یعنی طاق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سینۂ اقدس ہے، زجاجہ یعنی فانوس سے مراد قلبِ انور ہے اور مصباح یعنی چراغ سے مراد نبوت ہے"۔

تفسیر کبیر میں حضرت سہل بن عبد اللہ کا قول بیان کیا گیا ہے کہ مصباح سے مراد قلب اقدس اور زجاجہ سے مراد سینہ مبارک ہے۔ (50)

47... سیرۃ النبویہ، ج3، ص706
48... پارہ نمبر:18، سورۃ النور، آیت نمبر:35
49... کتاب الشفا، ج1 ص17
50... تفسیر طبری، ج19، ص178

مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں،

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زُجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا، دے ڈال صدقہ نور کا

حقیقتِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ”اور بیشک پچھلی (یعنی ہر آنے والی گھڑی) تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے“۔ (51)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے، ”گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا، اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بہ ساعت آپ کے مراتب ترقی کرتے رہیں گے“۔ (52)

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ شفا شریف میں فرماتے ہیں،

”رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا جو فضل وکرم ہے اور جو کمالات آپ کو عطا فرمائے گئے ہیں، عقلیں ان کو سمجھنے سے اور زبانیں انہیں بیان کرنے سے قاصر ہیں“۔

امام قسطلانی مواہب اللدنیہ میں، امام شعرانی کشف الغمہ میں ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں اور محدث علی قاری حنفی علیہم الرحمہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ: ”آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے فضائل وکمالات اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جاسکتا“۔

51... پارہ نمبر:30، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر:4
52... خزائن العرفان، پارہ نمبر:30، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر:4

امام نبہانی فرماتے ہیں، ”حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حقیقت کو کماحقہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا جیسا کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ”قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میری حقیقت کو سوائے میرے رب کے کسی نے بھی کماحقہ نہ جانا“۔ (53)

اسی لیے سید التابعین اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا صرف عکس دیکھا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حقیقت کو نہ پاسکے۔

آپ سے پوچھا گیا، کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی نہیں دیکھا؟ فرمایا، ہاں انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کماحقہ نہیں دیکھا“۔ (54)

آقا و مولیٰ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے، ”جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا“۔ (55)

شارحین اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ”جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا“۔ (56)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

مَنْ رَاٰنِیْ قَدْ رَاَئ الْحَقّ جو کہے
کیا بیاں اس کی حقیقت کیجیے

امام قسطلانی علیہ الرحمہ نے مواہب الدنیہ میں یہ حدیث پاک بیان فرمائی ہے،

53... مطالع المسرات، ص129

54... حجۃ اللہ علی العالمین

55... بخاری، ج1، ص52، حدیث نمبر:110

56... فیض القدیر، ج6، ص171

اَنَا مِرْاٰۃُ جَمَالِ الْحَق یعنی ”میں حق تعالیٰ کے جمال کا آئینہ ہوں“۔

امام اجل شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں،

”حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا چہرۂ انور اللہ تعالیٰ کے جمال کا آئینہ اور لا محدود ولا متنا ہی انوارِ الٰہی کا مظہر ہے“۔(57)

حق را بچشم اگرچہ ندیدند لیکنش
از دیدن جمالِ محمد شناختند

”اگرچہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن اُس ذاتِ اقدس کو حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حسن و جمال سے پہچان لیا ہے“۔

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ”حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ظہور اول اور تمام حقائق کی اصل حقیقت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ”اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا“۔

یہ بھی ارشادِ گرامی ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا فرمایا گیا اور تمام ایمان والے میرے نور سے پیدا کیے گئے“۔(58)

امام بوصیری علیہ الرحمہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں،

اَعْیَ الْوَرٰی فَھْمُ مَعْنَاہُ فَلَیْسَ یُرٰی
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْہُ غَیْرُ مُنْفَحِمٖ

یعنی ”آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی حقیقت سمجھنے سے تمام مخلوق عاجز ہے اور ہر دور ونزدیک آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حقیقی کمالات بیان کرنے سے قاصر ہے“۔

بعض لوگ اہلِ سنّت پر شانِ رسالت میں غلو کرنے کا الزام لگاتے ہیں جو کہ

57... مدارج النبوۃ، ج1، ص15

58... مکتوبات دفتر، سوم حصہ نہم مکتوب، ص122

صریح بہتان ہے۔ اکابرین امت کے اقوال پہلے بھی پیش کیے گئے، مزید دلائل ملاحظہ فرمانے سے قبل یہ جان لیجیے کہ غلو کیا ہے؟

مفسر قرآن، قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں، "غلو سے مراد حدود سے آگے بڑھنا ہے خواہ زیادتی کی صورت میں یا کمی کی صورت میں" یعنی افراط و تفریط دونوں ناجائز ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فضائل و کمالات کا انکار کرنا تفریط اور آپ کو نعوذ باللہ خدا یا خدا کا بیٹا کہنا افراط ہے اور ان دونوں سے بچنا صراط مستقیم ہے۔ بقول مولانا حسن رضا بریلوی رحمہ اللہ،

حسنؔ سنی ہے افراط اور تفریط اس سے کیونکر ہو
ادب کے ساتھ رہتی ہے روش اربابِ سنت کی

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعریف میں مبالغہ ممکن نہیں کیونکہ جو وصف بھی آپ کے لیے ثابت کیا جائے گا وہ آپ کے حقیقی اعلیٰ مقام کے سامنے ہیچ ہو گا، پس آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں مبالغہ یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے صفت اُلوہیت بیان کی جائے اور یہ یقیناً منع ہے"۔ (59)

دَعۡ مَا ادَّعَتۡهُ النَّصَارٰی فِیۡ نَبِیِّهِمِ
وَاحۡكُمۡ بِمَا شِئۡتَ مَدۡحًا فِیۡهِ وَاحۡتَكِمِ

"جو کچھ نصاری نے اپنے نبی کی شان میں کہا وہ چھوڑ، اور اس کے سوا جو کچھ آپ کی تعریف میں کہنا چاہے حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے کہہ دے"۔ (60)

59... اشعۃ اللمعات، کتاب الایمان، الفصل الاول، ج 1، ص 43

60... قصیدہ بردۃ، ص ۵

مجددِ دین وملت، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
حق یہ کہ ہیں عبد اِلٰہ اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِّ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

امام ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ”سید عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے فضائل وشمائل کا شمار اور بیان ناممکن ہے پس اے حضور کی تعریف کرنے والے! تو آپ کی تعریف میں جتنا بھی مبالغہ کرلے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حقیقی مقام کو اور اوصافِ حمیدہ کو احاطہ نہیں کرسکتا، کہاں آسمان اور کہاں پکڑنے والا ہاتھ!“۔(61)

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ يَا سَيِّدَ الْبَشَر
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

”اے صاحبِ حسن وجمال، اے سردارِ کائنات! آپ کے چہرۂ انور سے ہی چاند نے نور حاصل کیا ہے۔ آپ کی تعریف کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں، مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بعد ہر کمال وبزرگی آپ ہی کے لیے ہے“۔

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ:

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے طعنہ دیتے ہوئے کہا کہ ”محمد (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا“۔ یہ سن کر آپ

61...جواہر البحار، ج3، ص351،350

کی طبیعت مبارکہ میں بتقاضائے بشریت کچھ ملال ساپیدا ہوا، اس پر سورہ والضحیٰ نازل ہوئی۔ ارشادِ ہوا،

"چاشت (کی طرح چمکتے ہوئے چہرے) کی قسم اور رات (کی مانند شانوں کو چھوتی ہوئی زلفوں) کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔ اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے، اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے"۔ (62)

صدرُ الافاضل شیخ التفسیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں، "بعض مفسرین نے فرمایا، چاشت سے اشارہ ہے نورِ جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبریں سے"۔ (63)

علامہ اسماعیل حقی نے تفسیر روح البیان میں، علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر میں، قاضی عیاض مالکی نے کتاب الشفا میں اور امام زرقانی علیہم الرحمہ نے شرح مواہب میں یہی مفہوم بیان فرمایا ہے۔

محدث علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں، "یہ سورت جس مقصد کے لیے نازل ہوئی اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ ضحی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرۂ انور اور لیل سے آپ کی مبارک زلفیں مراد ہیں۔ (64)

امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس قول کو ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ معنیٰ لینے میں کوئی حرج نہیں"۔ (65)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بھی تفسیر عزیزی میں اکابر مفسرین کا یہ قول

62... پارہ نمبر:30، سورۃ الضحی، آیت نمبر:5،1
63... خزائن العرفان، پارہ نمبر:30، سورۃ الضحی، آیت نمبر:5،1
64... شرح الشفا، ج1، ص92
65... تفسیر طبری، ج24، ص482

بیان کیا ہے کہ "ضحی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا رخِ انور اور لیل سے آپ کی زلفِ عنبریں مراد ہیں"۔ (66)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحی تیرے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

علامہ سید عمر آفندی خرپوتی قصیدہ بردہ شریف کی شرح میں فرماتے ہیں،

"ضحی سے نور مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا چہرۂ انور مراد ہے اور لیل سے گیسوئے محبوب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ اور اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث کافی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، کوئی نبی مبعوث نہیں ہو اگر خوبصورت چہرے اور دلکش آواز والا، اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ دلکش آواز والے ہیں"۔ (67)

دانائے شیراز، شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

اگر نہ واسطہ روئے و موئے او بودے
خدائے نہ گفتے قسم بہ لیل و نہار

"اگر حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چہرۂ انور اور مبارک زلفوں کی بات نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ ہر گز رات اور دن کی قسم ارشاد نہ فرماتا"۔

عارف کامل مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

دو چشمِ نرگسینش را کہ مَازَاغَ الْبَصَر خوانند
دو زلفِ عنبرینش را کہ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی

66... تفسیر عزیزی، ج4، ص411

67... قصیدہ شہیدہ، ص190

”حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دونوں نرگسی آنکھیں ایسی خوبصورت ہیں کہ (قرآن میں ان کے بارے میں) ارشاد ہوا، ”آنکھ (دیدارِ الٰہی سے) کسی طرف نہ پھری“،اور آپ کی زلف عنبریں ایسی سیاہ ہیں کہ فرمایا گیا، ”رات کی قسم جب چھاجائے“۔

جار اللہ سمہودی کے قصیدہ ذو قافیتین کا مشہور شعر ملاحظہ فرمائیں،

اَلصُّبۡحُ بَدَا مِنۡ طَلۡعَتِہٖ

وَالَّیۡلُ دَجٰی مِنۡ وَّفۡرَتِہٖ

”حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن وجمال ہی سے صبح طلوع ہوئی اور آپ کی زلفوں کی سیاہی سے ہی رات چھاگئی“۔

بے مثال حسن وجمال:

تمام مسلمانوں کاعقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنے نور کے فیض سے تخلیق فرمایا اور نفسِ بشریت میں اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے مظہر اور باری تعالیٰ کے نائبِ مطلق ہیں۔اس بات پر بھی تمام امت کا اتفاق ہے کہ سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فضل وکمال اور حسن وجمال میں بے مثل وبے مثال پیدا فرمایاہے۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں یوں عرض کرتے ہیں،

وَاَحۡسَنَ مِنۡكَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَیۡنِی

وَاَجۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقۡتَ مُبَرَّأً مِّنۡ كُلِّ عَیۡبٍ

كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَاءُ

''آپ جیسا حسین کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور آپ جیسا خوبصورت کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ آپ کو ہر عیب سے ایسے پاک پیدا فرمایا گیا۔ گویا آپ کو آپ کی مر ضی کے مطابق پیدا فرمایا گیا''۔ (68)

امام قسطلانی مواہب الدنیہ میں فرماتے ہیں، ''جان لو کہ ایمان کی تکمیل کے لیے یہ عقیدہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وجودِ اقدس ایسا حسین و جمیل تخلیق فرمایا ہے کہ آپ سے پہلے نہ کوئی آپ کی مثل تھا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد کوئی آپ کی مثل ہو گا''۔

یہی بات محدث علی قاری نے جمع الوسائل میں اور حافظ ابن حجر مکی کے حوالے سے علامہ نبہانی علیہم الرحمہ نے جواہر البحار میں بیان فرمائی ہے۔

امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

''آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سر اقدس سے لے کر قدم مبارک تک مجسم نور تھے۔ آپ کے جمالِ باکمال کو دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جاتیں، آپ کا جسمِ انور ماہتاب و آفتاب کی طرح روشن تھا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بشری لباس میں نہ ہوتے تو آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا اور آپ کے حسن و جمال کا ادراک ہر گز ممکن نہ ہوتا''۔ (69)

خورشید تھا کس زور پر، کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

امام قرطبی فرماتے ہیں ''نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حسن و جمال کامل طور پر ظاہر نہیں ہوا کیونکہ اگر آپ کا حسن و جمال کامل طور پر ظاہر ہو جاتا تو آنکھیں آپ صلی

68... دیوان حسان بن ثابت، ص20

69... مدارج النبوۃ، ج1، ص7

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار کی تاب نہ لاسکتیں"۔ (70)

شاہ ولی اللہ "الدرُّالثمین" میں فرماتے ہیں کہ میرے والد شاہ عبد الرحیم کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ انہوں نے عرض کی،

حسنِ یوسف علیہ السلام دیکھ کر مصر کی عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے اور بعض انہیں دیکھ کر بیہوش ہو جاتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھ کر ایسی کیفیات کیوں طاری نہیں ہوئیں؟

ارشاد فرمایا، "میرے رب نے غیرت کے باعث میرا حقیقی جمال لوگوں سے مخفی رکھا، اگر وہ ظاہر کر دیا جاتا تو لوگ اس سے بھی زیادہ بیخود ہو جاتے جیسے یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا کرتے تھے"۔

بقول مولانا حسن رضا خاں:

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو؟

مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

احادیث کریمہ میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جو حلیہ مبارکہ اور اوصافِ جمیلہ بیان ہوئے ہیں، امام قسطلانی ان کے بارے میں فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جو اوصاف مذکور ہیں وہ بطور تمثیل کے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات اقدس ان سے کہیں بلند وبالا ہے"۔ (71)

70... المواہب اللدنیہ، زرقانی، ج6، ص4

71... مواہب اللدنیہ، ج7، ص236

مجد د دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

رُخ دن ہے یا مہرِ سما، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشکِ ختا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
بلبل نے گل اُن کو کہا، قمری نے سروِ جاں فزا
حیرت نے جھنجلا کر کہا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ''جس نے بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعریف کی ہے اس نے اپنی سمجھ اور عقل و فہم کے مطابق کی ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس ہر صاحبِ عقل و دانش کے فہم سے بالاتر ہے''۔(72)

یعنی ان تمام بزرگوں نے اوصافِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ظاہری صورت کو بیان فرمادیا ہے اور ان اوصاف کی حقیقت تو سوائے اللہ عزوجل کے کوئی نہیں جانتا۔

فَاِنَّ فَضۡلَ رَسُوۡلِ اللهِ لَيۡسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعۡرِبَ عَنۡهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فضائل و کمالات کی کوئی حد نہیں کہ جو کوئی فصاحت والا اپنے منہ سے بول سکے''۔(73)

اسی لیے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا لیکن آپ کی عظمت و جلال کے باعث میں آپ کے چہرۂ اقدس کا دیدار نہ کر سکتا تھا۔ اسی لیے اگر کوئی مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اوصافِ حمیدہ بیان کرنے کے لیے کہتا تو میں کچھ نہ کہہ پاتا کیونکہ میں آپ صلی اللہ

72... قصیدہ بردہ شریف، ص70

73... قصیدہ بردہ شریف، ص99 الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن جہاں تاب کو آنکھ بھر کر دیکھ ہی نہ سکا تھا۔[74]

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے جب عرض کی گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اوصاف بیان فرمائیں تو انہوں نے معذرت کی پھر اصرار کرنے پر فرمایا، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے بھیجنے والے (اللہ تعالیٰ) کی شان کا مظہر ہیں"۔[75]

سمجھا نہیں ہنوز مرا عشق بے ثبات
تو کائناتِ حسن ہے یا حسنِ کائنات
اک خالقِ جہاں ہے تو اک مالکِ جہاں
اک جانِ کائنات ہے اک وجہِ کائنات

ذکرِ جمالِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن و جمال اور آپ کے حلیہ مبارک کے ذکر سے دلوں میں محبت و عشق کی حرارت پیدا ہوتی ہے اور جن کے دل محبتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے لبریز ہو چکے ہوں، ان کے لیے یہ ذکر سکونِ دل اور آرام جاں کا باعث ہوتا ہے کیونکہ جب عاشقِ صادق اپنے محبوب کے دیدار اور وصال سے محروم ہوتا ہے تو محبوب کا تصور، اس کی یادیں اور اس کی باتیں ہی دل کو سکون پہنچاتی ہیں۔

آئی جو اُن کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقشِ ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

یہ بھی ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ جیسے جیسے محبوب کی خوبیوں اور کمالات سے آگاہی ہوتی جاتی ہے، محبت بڑھتی جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

74... مسلم، ج1، ص304، حدیث نمبر: 173

75... مواہب اللدنیہ، ج2، ص5

ہے کہ جب اسلامی لشکر یمامہ کے سردار ثمامہ کو قیدی بنا کر لایا تو اسے مسجد نبوی کے ستون سے باندھ دیا گیا۔ روزانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس سے گفتگو فرماتے۔

تیسرے دن اسے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم سے کھول دیا گیا۔ وہ چلا گیا اور غسل کر کے بارگاہ نبوی میں قبول اسلام کے لیے حاضر ہوا اور عرض کی، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ تعالیٰ کی قسم روئے زمین پر پہلے آپ کے چہرے سے بڑھ کر مجھے کوئی شے ناپسند نہ تھی لیکن اب مجھے آپ کے چہرۂ اقدس سے بڑھ کر کوئی شے محبوب نہیں ہے"۔ (76)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدارِ پُر انوار نے اس کے دل کی دنیا ہی بدل ڈالی۔ آج اگر ہم باطنی پاکیزگی حاصل کر کے اپنے دل کی دنیا بدلنا چاہیں اور عظمت رفتہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں صحابہ کرام کے ان مقدس ارشادات کو اپنا وظیفہ بنانا ہوگا جن میں انہوں نے جانِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن وجمال اور فضائل وکمالات کو بیان فرمایا ہے تاکہ عشق رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جذبہ بیدار ہو اور پھر یہ جذبہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا داعی اور محرک بن جائے۔

جواہر البحار میں سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حلیہ مبارکہ ذکر کرنے کی غرض وغایت یہ بیان کی گئی ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صورت مبارکہ کا تصور کرنے اور اس کا مسلسل مشاہدہ کرنے سے سعادت کبریٰ بھی نصیب ہوگی اور تمہارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے درمیان استمداد کی راہ بھی کھل جائے گی"۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصال کے وقت بہت چھوٹا تھا اس لیے میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی

76... مشکوٰۃ، ج2، ص400، حدیث نمبر:3964

اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حلیہ مبارک کے متعلق سوال کیا اور میری خواہش تھی کہ وہ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اوصاف بیان فرمائیں تاکہ ان کے بیان کو میں اپنے لیے سند بناؤں۔(77)

محدث علی قاری فرماتے ہیں، ”تاکہ ان اوصاف کے ذریعہ میں آپ سے تعلق مزید مضبوط کرلوں اور انہیں اپنے ذہن وخیال میں محفوظ کرلوں“۔(78)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ سرکار کی صورت مبارکہ کو اپنے ذہن ودماغ میں بسانے کی کوشش کرتے اور یہی بات ان کے لیے باعث فخر بھی ہوتی جیسا کہ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد گرامی ہے۔

انہوں نے فرمایا، ”آج میرے سوا روئے زمین پر کوئی اور ایسا شخص نہیں ہے جس نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کیا ہو“۔(79)

حضرت ابن سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب کسی ایسے شخص سے ملتے جس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن وجمال کا دیدار نہ کیا ہوتا آپ اسے فرماتے کہ آؤ میں تمہیں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن وجمال اور حلیہ مبارک کے متعلق بتاؤں پھر حلیہ مبارک بیان فرماکر کہتے، ”میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مثل نہ پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد“۔(80)

حسانُ الہند امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا

77... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

78... جمع الوسائل، ج1، ص33

79... شمائل ترمذی، ص41، حدیث نمبر:14

80... طبقات الکبری، ج3، ص106

جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ جیسا کسی نے دیکھا نہیں اورآپ کی مثل پیدا ہوا ہی نہیں۔ کائنات کے مالک و مختار ہونے کا تاج آپ ہی کے سر اقدس پر سجتا ہے اور سب آپ ہی کو دوجہاں کا بادشاہ جانتے ہیں"۔

مکہ مکرمہ کے عظیم محقق ڈاکٹر محمد علوی مالکی اپنی تصنیف الانسان الکامل میں لکھتے ہیں،

"نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظمت وہیبت اور وقار کے باعث صحابہ کرام آپ کو نظر بھر کر نہ دیکھ پاتے۔ یہی وجہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حلیہ مبارکہ وہی صحابہ کرام بیان فرماتے ہیں جو اُس وقت بچے تھے یا اعلانِ نبوت سے قبل حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زیرِ تربیت تھے جیسے حضرت ہند بن ابی ہالہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم"۔

بلاشبہ جن صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرمایا ہے یہ ان کا ملت اسلامیہ پر احسان عظیم ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے جس کے حصول کے لیے تابعین صحابہ کرام علیہم الرضوان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان سے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اطہر کے اعضائے مقدسہ کے بارے میں سوالات کرتے اور حضور کا حلیہ مبارک دریافت فرماتے جیسا کہ روایات سے ثابت ہے۔ اگر ایمان کی نظر سے دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی متعدد آیات میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن وجمال اور اعضائے مقدسہ کا ذکر فرمایا ہے۔

چند آیات پہلے بیان کی گئیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نور فرمایا گیا، سراج منیر قرار دیا گیا، آپ کے چہرۂ انور کو والضحیٰ فرمایا گیا۔ اب مزید آیات ملاحظہ فرمائیں۔

سورہ بقرہ آیت میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس کا ذکر فرمایا، "ہم

دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا"۔[81]

سورہ شعراء کی آیت میں آپ کے قلب مبارک کا ذکر فرمایا، "اسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر"۔[82] سورہ البقرہ آیت[83]، سورہ الشوریٰ آیت[84]، سورہ الفرقان آیت[85] اور سورہ النجم آیت[86] میں بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قلب اطہر کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سورۃ القیامہ آیت میں آپ کی زبان اقدس کا ذکر فرمایا، "تم یاد کرنے کی جلدی میں اپنی زبان کو حرکت نہ دو"۔[87]

سورہ الدخان آیت میں بھی زبان حق ترجمان کا ذکر فرمایا گیا۔ سورۃ التوبہ میں کان مبارک کا ذکر فرمایا گیا، "تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں"۔[88]

سورۃ النجم میں آپ کی چشمان مبارک کا ذکر فرمایا، "آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی"۔[89]

سورۂ بنی اسرائیل میں آپ کے دست اقدس اور گردن مبارک کا ذکر فرمایا،

81...پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:144

82...پارہ نمبر:26، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:194

83...پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:97

84...پارہ نمبر:25، سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر:24

85...پارہ نمبر:19، سورۃ الفرقان، آیت نمبر:32

86...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:11

87...پارہ نمبر:29، سورۃ القیامۃ، آیت نمبر:16

88...پارہ نمبر:25، سورۃ الدخان، آیت نمبر:58

89...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:17

''اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھیے''۔ (90)

سورۂ الم نشرح کی پہلی آیت میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک سینے کا ذکر فرمایا، ''کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا''۔ (91)

اور اگلی آیت میں آپ کی پشت مبارک کا بھی ذکر فرمایا، ''اور تم پر سے وہ بوجھ اُتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ بوجھل کر دی تھی''۔ (92)

یہ تو صریحاً اعضائے مبارکہ کا ذکر تھا۔ بعض اکابر مفسرین فرماتے ہیں کہ قرآن حکیم میں ''یٰس'' اور ''طٰہٰ'' سے مراد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی ذات ہے۔ (93)

حضرت ابن عطاء فرماتے ہیں کہ سورۂ قٓ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قوت کی قسم ارشاد فرمائی ہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ قرآن پاک میں والنجم سے مراد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا قلب اقدس ہے۔ (94)

سورۃ البلد کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک قدموں سے لگنے والی خاک کی قسم ارشاد فرمائی، سورہ الحجر میں جانِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک جان کی قسم ارشاد فرمائی (95) اور سورۃ الزخرف میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری گفتگو کی قسم ارشاد فرمائی۔ (96)

امام نعت گویاں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ رحمۃ القوی آپ کی

90... پارہ نمبر:15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:29

91... پارہ نمبر:30، سورۃ لم نشرح، آیت نمبر:1

92... پارہ نمبر:30، سورۃ لم نشرح، آیت نمبر:2

93... تفسیر مظہری، پارہ نمبر22، سورۃ یٰس، آیت نمبر1

94... کتاب الشفاء، ج1، ص34

95... پارہ نمبر:13، سورۃ الحجر، آیت نمبر:72

96... پارہ نمبر:25، سورۃ الزخرف، آیت نمبر:88

اس شانِ محبوبیت کو یوں بیان فرماتے ہیں،

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

استادِ زمن مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

تیرے صانع سے کوئی پوچھے ترا حسن و جمال
خود بنایا اور بنا کر آپ پیارا ہو گیا
نام تیرا، ذکر تیرا، تو، ترا پیارا خیال
ناتوانوں بے سہاروں کا سہارا ہو گیا
اے حسنؔ قربان جاؤں اس جمال پاک کے
سینکڑوں پردوں میں رہ کر عالم آرا ہو گیا

غزوہ اُحد میں ایک صحابیہ کے والد، بھائی اور شوہر شہید ہو گئے۔ اسے ان کی شہادت کی خبر دی گئی مگر اس نے بار بار یہی پوچھا کہ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کیسے ہیں؟ مجھے جمالِ مصطفی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا دیدار کرا دو۔ پھر جب اس نے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دیکھ لیا تو کہنے لگی: كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَل یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سلامت ہیں تو میرے لیے ہر مصیبت آسان ہے۔[97]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک رات رعایا کی نگہبانی کے لیے گشت پر تھے کہ دیکھا، ایک گھر میں چراغ روشن ہے اور ایک بوڑھی عورت اُون بُن رہی ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی یاد میں نعت پڑھ رہی ہے اور حضور کے دیدار کی شدید آرزو ظاہر کر رہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا، ان کلمات کو دوبارہ کہو۔

97... سیرۃ الحلبیہ، ج2، ص542، سیرت ابن ہشام، ج4، ص50

اس نے غمزدہ آواز میں ان اشعار کو دہرایا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہنے لگے۔(98)

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار کو صحابہ کرام بہت بڑی نعمت جانتے تھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک صحابی حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کو پلکیں جھپکائے بغیر مسلسل دیکھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا، اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟

عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوجائیں میرے آقا! میں آپ کی بابرکت زیارت سے لذت حاصل کر رہا ہوں۔(99)

جس مسلماں نے دیکھا اُنہیں اک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی، میں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے اسے حجرہ مبارک میں آنے کی اجازت عطا فرمائی۔ وہ عورت روضۂ انور دیکھ کر اتنا روئی کہ وہیں جان قربان کر دی۔(100)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدارِ پرُانوار کی تڑپ عطا فرمائے۔ آمین

اس ایمان افروز تمہیدی گفتگو کے بعد اب اللہ تعالیٰ عزوجل کے محبوب رسول اور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اطہر و اعضائے مقدسہ کا حسن وجمال

98... مدارج النبوۃ

99... کتاب الشفاء، ج2، ص20

100... کتاب الشفاء، ج2، ص23

احادیث مبارکہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

باب سوم

جمالِ اعضائے مبارکہ مطہرہ

1... جسم اطہر:

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس بات پر اتفاق تھا اور ائمہ دین نے اسے ایمان کامل کی شرط بھی قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اطہر کو ایسا حسین و خوبصورت بنایا ہے کہ اس کی مثل نہ تو پہلے کوئی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا۔

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

”آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی مقدس ذات ایسی ہے جو اپنے ظاہری کمالات اور باطنی ترقیوں میں مکمل ہے اور جن کو خالق ارواح نے محبوبیت کے لیے منتخب فرمایا۔ آپ کی مقدس ہستی اپنے اوصاف و محاسن میں کسی کی شرکت سے بالاتر ہے اور آپ کا جوہر حسن کسی دوسرے میں تقسیم شدہ نہیں۔[101]

امام ابو نعیم فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو تمام انبیاء کرام بلکہ ساری مخلوق سے زیادہ حسن و جمال دیا گیا تھا مگر ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ عزوجل نے ایسا بے مثل حسن و جمال عطا فرمایا ہے جو کسی اور مخلوق کو نہیں دیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن و جمال کا ایک حصہ دیا گیا تھا اور آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تمام حسن و جمال یعنی حسن کل عطا فرما دیا گیا۔[102]

101... العمدۃ فی اعراب البردہ، ج1، ص96

102... خصائص الکبریٰ، ج1، ص82

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جسم اطہر اعضائے مبارکہ کی ساخت کے اعتبار سے حسن اعتدال کا آئینہ دار تھا۔ بلاشبہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ حسنِ مجسم پیکرِ انسانی کی صورت میں ظاہر ہو گیا ہے۔ حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

"نبیِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جسمِ اطہر حسنِ اعتدال کا مرقع تھا"۔(103)

حضرت انس رضی اللہ عنہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسمِ اقدس کی تعریف یوں فرماتے ہیں، "رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جسمِ اطہر نہایت حسین وخوبصورت تھا"۔(104)

حضرت اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، "حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نمایاں حسن اور خوبصورت جسم والے تھے"۔(105)

آپ ہی سے مروی ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دور سے دیکھنے پر سب لوگوں سے زیادہ دلکش اور جاذبِ نظر دکھائی دیتے اور قریب سے دیکھنے پر سب سے زیادہ حسین وجمیل معلوم ہوتے۔(106)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی تخلیق کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل تھے"۔(107)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حسن وجمال یوں بیان فرماتے ہیں، "میں نے اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بڑھ کر کسی کو حسین نہ

103... مسلم، ج4، ص1784، حدیث نمبر:706

104... شمائل ترمذی، ص29

105... البدایہ والنہایہ، ج6، ص33

106... البدایہ والنہایہ، ج6، ص34

107... بخاری، ج11، ص386، حدیث نمبر:3287

پایا"۔[108]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان، وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اقدس اور جلد مبارک کی نرمی کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "میں نے کبھی کسی ایسے ریشم یا دیباج کو نہیں چھوا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک ہتھیلی کی طرح نرم و ملائم ہو"۔[109]

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جسم اطہر نہایت نرم و ملائم تھا"۔[110]

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جس راستے سے مسجد کو تشریف لے جاتے وہ راستہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اقدس کی خوشبو کے باعث پہچانا جاتا تھا"۔[111]

بعثت سے قبل بادل کا ایک ٹکڑا دھوپ میں ہمیشہ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اقدس پر سایہ کیے رہتا۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اقدس کی ایک اور خوبی

108... مسند احمد، ج20، ص216، حدیث نمبر:9673

109... بخاری، ج11، ص396، حدیث نمبر:3297، مسلم، ج4، 1814، حدیث نمبر 2330

110... الوفا، الباب السابع والعشرون، ص294

111... شرح مسند ابی حنفیہ، ص40

احادیث کریمہ میں یہ بھی وارد ہے کہ آپ کو چالیس جنتی مردوں کی قوت عطا فرمائی گئی۔(112)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، ''میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا، اور کسی نے میرے ستر کو نہیں دیکھا''۔(113)

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم اطہر کی پاکیزگی سے متعلق آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم اطہر پر کوئی نجاست نہیں تھی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پاک وصاف حالت میں پیدا ہوئے۔(114)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس عالم آب و گل میں جلوہ گر ہوئے اور میں نے آپ کے جسم اقدس کی طرف نگاہ کی تو آپ کو چودھویں کے چاند کی طرح پایا جس سے تازہ کستوری کی خوشبوئیں اُٹھ رہیں تھیں۔(115)

امام زرقانی اور اکابر ائمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جسم اطہر تو بہت اعلیٰ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لباس پر بھی کبھی مکھی نہیں بیٹھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جوؤں وغیرہ سے بھی محفوظ رہے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں اور آپ کا جسم اطہر ہر قسم کی گندگی اور بدبو سے پاک تھا۔(116)

امامِ نعت گویاں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

112... خصائص الکبری، ج1، ص119

113... خصائص الکبری، 1، ص91

114... کتاب الشفاء، ج1، ص66

115... دلائل النبوۃ، ابو نعیم، ج2، ص196، حدیث نمبر:549

116... مواہب اللدنیہ، ج5، ص536

نورِ عینِ لطافت پہ اَلطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

2...چہرۂ اقدس:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ عزوجل کے حسن وجمال کے کامل مظہر ہیں۔ جو بھی آپ کا دیدار کرتا آپ پر فدا ہو جاتا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ ''آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس کا ہمیشہ دیدار کرتا رہوں''۔(117)

آپ کے حسن وجمال کے بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا''۔(118)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

''آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ رہنے والا آپ سے محبت کرتا، اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعریف کرنے والا ہر شخص یہ کہتا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مثل نہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ آپ کے بعد''۔(119)

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی ذاتِ والا صفات کے لحاظ سے بھی بڑی شان والے تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی

117... مواہب اللدنیہ، ج5، ص539
118... بخاری، ج11، ص386، حدیث نمبر:3287، مسلم، ج4، ص1818، حدیث نمبر:2337
119... شمائل ترمذی، ص31

عظمت والے تھے۔ آپ کا چہرۂ اقدس چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا"۔ (120)
(شمائل ترمذی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صورت کے لحاظ سے سب سے زیادہ حسین و جمیل تھے اور سیرت کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے"۔ (121)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ حسین نہ دیکھا، یوں محسوس ہوتا تھا گویا آفتاب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس میں جلوہ گر تھا"۔ (122)

خامۂ قدرت کا حسنِ دست کاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب بھی خوش ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرۂ اقدس ایسے منور ہو جاتا کہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا"۔ (123)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرۂ اقدس تلوار کی طرح چمکدار تھا؟ آپ نے فرمایا، نہیں بلکہ وہ سورج و چاند کی طرح چمکدار تھا (یعنی گولائی کی طرف مائل تھا)"۔ (124)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

120... شمائل ترمذی، ص35
121... بخاری، ج11، ص386، حدیث نمبر:3287، مسلم، ج4، ص1818، حدیث نمبر:2337
122... شمائل ترمذی، ص112
123... بخاری، ج12، ص276، حدیث نمبر:3600، و مسلم، ج4، ص2120، حدیث نمبر:2769
124... بخاری، ج11، ص387، حدیث نمبر:3288، و مسلم، ج4، ص1818، حدیث نمبر:2337

وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا۔ آپ سرخ دھاری دار لباس زیبِ تن کیے ہوئے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو، آخر کار میں نے یہی فیصلہ کیا کہ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چاند سے بہت زیادہ حسین وخوبصورت ہیں"۔ (125)

مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں،

مہِ بے داغ کے صدقے جاؤں
یوں دمکتے ہیں دمکنے والے
عرش تک پھیلی ہے تابِ عارض
کیا جھلکتے ہیں جھلکنے والے

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن وجمال کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا، "اے بیٹے! اگر تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرتا تو یہ محسوس کرتا کہ سورج طلوع ہوگیا ہے"۔ (126)

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں! میں جانِ تجلّی کہوں تجھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، "حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرہ تمام انسانوں سے زیادہ حسین اور نورانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس کی تعریف کرنے والے ہر شخص نے اسے چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور پر پسینہ کی بوندیں موتیوں کی مثل معلوم ہوتی تھیں اور پسینہ مبارک خالص

125... شمائل ترمذی، ص39

126... سنن دارمی، ج1، ص72، حدیث نمبر:61، مشکوٰۃ، ج3، ص259، حدیث نمبر:5793

کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتا"۔[127]

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

مِنۡ وَجۡهِهٖ شَمۡسُ الضُّحٰی مِنۡ خَدِّهٖ بَدۡرُ الدُّجٰی

مِنۡ ذَاتِهٖ نُوۡرُ الۡهُدٰی مِنۡ کَفِّهٖ بَحۡرُ الۡهِمَمِ

"وہ جن کا چہرہ چمکتا ہوا سورج ہے اور رخسار مبارک چودھویں کا چاند، وہ جن کی ذات ہدایت کا نور ہے اور جن کی ہتھیلی میں سخاوت کا دریا ہے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "مجھے نور مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس کا آخری دیدار اُس وقت نصیب ہوا جب (وصال سے قبل) پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے پردہ اٹھا کر ہمیں نماز پڑھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ پس میں نے آپ کے چہرۂ انور کو مصحف کا ایک ورق پایا، لوگ اس وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے"۔[128] (شمائل ترمذی)

امام نووی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، "حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چہرۂ انور کو مصحف پاک کا ورق اس لیے کہا کہ جس طرح قرآنی ورق کلام الٰہی ہونے کی وجہ سے حسی و معنوی انوار کا خزینہ ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا چہرۂ انور بھی حسی و معنوی انوار کا منبع ہے"۔[129]

جلوہ موئے محاسن چہرۂ انور کے گرد
آبنوسی رحل پہ رکھا ہے قرآنِ جمال

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، "ایک رات میں کچھ سی رہی تھی کہ سوئی

127... دلائل النبوۃ، ج2، ص181، حدیث نمبر:537، مواہب الدنیہ، ج5، ص536

128... شمائل ترمذی، ص327

129... شرح مسلم، ج4، ص142

زمین پر گر پڑی۔ میں اسے تلاش کر رہی تھی کہ نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور سے نکلنے والی نوری شعاعوں سے میں نے وہ سوئی تلاش کر لی"۔ (130)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کی روشنی میں سوئی مل جانے کا واقعہ اتفاقاً نہیں ہوا بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "میں رات کے اندھیرے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس کی روشنی میں سوئی میں دھاگا ڈال لیا کرتی تھی"۔ (131)

سوزنِ گمشدہ ملتی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،

"اگر زلیخا کو طعنے دینے والی عورتیں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی منور پیشانی دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کی بجائے اپنے دل کاٹ دیتیں"۔ (132)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کو پہلی نظر میں دیکھ کر حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہود کے بہت بڑے عالم تھے، پکار اُٹھے:

"یہ مقدس اور نورانی چہرہ کسی جھوٹے شخص کا نہیں ہو سکتا"۔ (133)

حضرت حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منیٰ کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جلوہ گر تھے اور جو اعرابی آپ کا دیدار کرتا، بے اختیار کہہ اٹھتا، "یہ

130... تاریخ دمشق، ج3، ص310

131... خصائص الکبریٰ، ج1، ص109

132... مواہب اللدنیہ، ج12، ص109

133... مشکوۃ، ج1، ص430، حدیث نمبر:1907

نورانی چہرہ بابرکت ہے"۔(134)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

"مجھے قریش نے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پاس بطور قاصد بھیجا، جب میری پہلی نظر آقاو مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس پر پڑی تو میرے دل میں اسلام داخل ہو گیا"۔(135)

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گلِ پاکِ منبت پہ لاکھوں سلام

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "اگر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اپنی زبان سے اعلانِ نبوت نہ فرماتے تب بھی آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے انوار و کمالات سے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نبوت واضح ہو جاتی"۔(136)

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے،

لَوْ لَمْ تَكُنْ فِيْهِ آيَاتٌ بَيِّنَةٌ
لَكَانَ مَنْظَرُهٗ يُنَبِّئُكَ بِا لْخَبَرِ

"اگر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے معجزات کا اظہار نہ بھی ہو تا تب بھی آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حسن و جمال کا منظر ہی آپ کے نبی ہونے کی دلیل تھا"۔(137)

اہل مدینہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا استقبال کرتے ہوئے کہا،

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع

"ہم پر چودھویں کا چاند ثنیات الوداع پہاڑی سے طلوع ہوا"۔

134... سنن ابی داؤد، ج5، ص65، حدیث نمبر:1480

135... سنن ابی داؤد، ج7، ص398، حدیث نمبر:2377

136... تفسیر مظہری، سورۃ النور، آیت نمبر35

137... خصائص الکبری، ج1، ص436

حضرت عباد بن عبد الصمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ آپ نے کنیز سے کھانا لانے کے لیے کہا۔ جب وہ لے آئی تو فرمایا، رومال لا۔ وہ ایک میلا رومال لائی۔ آپ نے تنور گرم کرواکے وہ رومال آگ میں ڈال دیا اور پھر اسے نکالا تو وہ دودھ کی طرح سفید نکلا۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے فرمایا،

"یہ وہ رومال ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنا چہرۂ اقدس مَس کیا کرتے تھے۔ جب یہ میلا ہو جاتا ہے تو ہم اسے اسی طرح صاف کرتے ہیں کیوں کہ اس شے پر آگ اثر نہیں کرتی جو انبیاء کرام علیہم السلام کے چہرہ مبارک سے مَس ہو جائے"۔ (138)

تجھ سے در، در سے سگ، سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دُور کا ڈورا تیرا

3... جسم اطہر کی رنگت مبارک:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اطہر کی رنگت مبارک نہ تو بالکل سفید تھی اور نہ ہی گندمی بلکہ سرخی مائل سفید تھی جو ملاحت آمیز ہونے کی وجہ سے نہایت جاذب نظر تھی۔

"ملاحت ایسی خوبی ہے جو دیکھنے میں خوشنما اور دلنشیں ہے اور جس کا ادراک ذوقِ سلیم ہی کر سکتا ہے"۔ (139)

اس ملاحت آمیز رنگت کو اعلیٰ حضرت بریلوی نے نمکین حسن سے تعبیر فرمایا ہے،

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی

138... خصائص الکبری، ج2، ص123

139... مدارج النبوۃ، ج1 ص22

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حسن والا ہمارا نبی

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ’’حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رنگ سرخی مائل سفید تھا‘‘۔(140)

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رنگت مبارک کو صحابہ کرام نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق بیان فرمایا لیکن یہ امر طے شدہ ہے کہ آپ کے جسم اقدس کی رنگت روشن اور چمکدار تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم روشن اور چمکدار رنگت والے تھے۔(141)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس قدر سفید رنگ اور حسین تھے کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا آپ کا جسم چاندی میں ڈھالا گیا ہے۔(142)

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اقدس کی جلد مبارک تمام لوگوں سے زیادہ حسین وخوبصورت تھی۔(143)

140... شمائل ترمذی، ص32، حدیث نمبر:7

141... دلائل النبوۃ للبیہقی، ج1، ص300

142... شمائل ترمذی، ص40، حدیث نمبر:12

143... مجمع الزوائد، ج8، ص579، حدیث نمبر:14202

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پھول جیسا کھلا ہوا رنگ تھا، نہ بالکل سفید اور نہ گندمی (یعنی جاذب نظر تھا)۔ (144)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''رسول معظم نبی مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رنگ مبارک سفید تھا جس میں (سرخی مائل ہونے کی وجہ سے) ملاحت بھی تھی''۔ (145)

ان کے حسنِ با ملاحت پر نثار
شیرۂ جاں کی حلاوت کیجیے

برادرِ امام اہلسنّت مولانا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں،

دنیاکے حسینوں کو جو دینی تھی ملاحت
تھوڑا سا نمک اُن کے نمک داں سے نکالا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رنگ مبارک نہایت خوش نما اور چمکدار تھا، پسینہ مبارک آپ کے جسم اقدس پر ایسے دکھائی دیتا جیسے موتی۔ (146)

بقول اعلیٰ حضرت، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک پسینہ اللہ تعالیٰ کے باغ کی شبنم ہے۔

شبنم باغِ حق یعنی رُخ کا عرق
اُس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

ابو طالب کا یہ شعر صحابہ کرام میں بہت معروف تھا،

وَاَبْیَضُ یُسْتَقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

144... بخاری، ج11، ص382، حدیث نمبر:3283
145... مسلم، ج4، ص1820، حدیث نمبر:2340
146... بخاری، ج11، ص382، حدیث نمبر:3283، مسلم، ج4، ص1814، حدیث نمبر:2330

"یہ گورے رنگ والا ہے جس کے صدقہ میں بارش مانگی جاتی ہے جو یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کا محافظ ہے"۔(147)

4... قد مبارک:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہ بہت دراز قد تھے اور نہ پست قامت، بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا بے مثل شاہکار تخلیق فرمایا کہ جب آپ تنہا کھڑے ہوتے تو میانہ قد نظر آتے اور اپنے پروانوں کے جھرمٹ میں جلوہ گر ہوتے تو بلند قامت دکھائی دیتے۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میانہ قد والے سے قدرے لمبے اور زیادہ دراز قد سے قدرے پست تھے"۔(148)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، "آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہ بہت دراز قد تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد والے بلکہ آپ میانہ قد تھے"۔(149)

مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

ہے گلِ باغِ قدس رخسارِ زیبائے حضور
سرو گلزارِ قدم قامت رسول اللہ کی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قد مبارک اور چہرۂ اقدس کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھے"۔(150)

حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، "حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا قد مبارک

147... خصائص النبوۃ، ج1 ص145

148... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

149... شمائل ترمذی، ص31، حدیث نمبر:5

150... تاریخ دمشق، ج3، ص281

درمیانہ تھا، نہ اتنا لمبا کہ آنکھوں کو برا لگے اور نہ اتنا چھوٹا کہ دیکھنے والوں کو حقیر نظر آئے۔ آپ دو شاخوں کے درمیان ایک ایسی شاخ کی طرح تھے جو سب سے زیادہ سرسبز وشاداب اور حسن وجمال میں نمایاں ہو"۔ (151)

یاد قامت کرتے اٹھیے قبر سے
جانِ محشر پر قیامت کیجیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، "حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دو دراز قد مردوں کے ساتھ چل رہے ہوتے تو ان سے زیادہ بلند نظر آتے اور جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہو جاتے تو دونوں دراز قد دکھائی دیتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد نظر آتے"۔ (152)

امام شہاب الدین خفاجی اس کی حکمت یہ بیان فرماتے ہیں،

"اللہ تعالیٰ نے دیکھنے والوں کی آنکھوں میں یہ بات پیدا فرمادی تھی کہ آپ انہیں بلند قامت نظر آتے۔ یہ خصوصیت اس لیے عطا فرمائی گئی کہ کوئی شخص صورت کے لحاظ سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلند دکھائی نہ دے اور آپ کی تعظیم میں اضافہ ہو۔ اسی لیے جب یہ ضرورت نہیں رہتی تو آپ اسی قد مبارک پر دکھائی دیتے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق ہوئی تھی"۔ (153)

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کا سایہ نہیں تھا۔ حکیم ترمذی نے نوادر الا

151... البدایہ والنہایہ، ج6، ص33

152... دلائل النبوۃ، ج2، ص196، حدیث نمبر:549

153... نسیم الریاض شرح شفائے عیاض

صول میں حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ (تابعی) سے روایت کیا ہے کہ ”سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی میں نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سایہ نہیں ہوتا تھا“۔ (154)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کی، ”بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر اس لیے نہیں بنایا کہ کوئی اس پر پاؤں نہ رکھ دے“۔ (155)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

”حضور آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔ جب آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کے چہرہ کی نورانیت سورج کی روشنی پر غالب آجاتی۔“

امام قاضی عیاض مالکی، امام قسطلانی، امام رازی، امام ابن حجر، امام سیوطی، امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی، امام احمد رضا محدث بریلوی اور بے شمار محدثین وائمہ دین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہی بات بیان فرمائی ہے۔ (156)

قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدودِ رأفت پہ لاکھوں سلام

”ظلِ ممدودِ رأفت“ کا مطلب ہے، رحمت وعنایت کا کبھی نہ ختم ہونے والا سایہ۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قد انور کا سایہ نہیں ہے مگر آپ کی ذاتِ اقدس تمام جہان پر اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کا دائمی سایہ ہے۔ باری تعالیٰ دنیا وآخرت میں ہمیں اس سایۂ رحمت میں رکھے، آمین۔

اسی بات کو دورِ حاضر کے ایک شاعر نے یوں بیان کیا ہے،

154... خصائص الکبریٰ، ج1، ص117

155... تفسیر مدارک، ص772 دار المعرفۃ بیروت

156 ... المواھب اللدنیہ، 2/ 223، اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ، ص79، مدارج النبوۃ، ج1، ص20، مکتوبات امام ربانی، 3/ 187، تفسیر عزیزی، سورۃ الضحیٰ، ص312

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

5...سر اقدس:

رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا سر اقدس نہ چھوٹا اور نہ بہت بڑا، البتہ حسن اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔ مواہب الدنیہ میں شیخ ابراھیم بیجوری کا قول منقول ہے کہ سر کا بڑا ہونا دماغی قویٰ کے کامل ہونے کے علاوہ سردار ہونے کی بھی علامت ہے۔ محدث علی قاری آپ کے سر اقدس کے عظیم ہونے کو آپ کی رفعت شان اور عظمت پر دلیل قرار دیتے ہیں۔[157]

شیر خدا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، ”حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا سر اقدس موزونیت کے ساتھ بڑا تھا“۔[158]

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے آپ کے سر اقدس کا حسن اعتدال کے ساتھ بڑا ہونا بیان فرمایا ہے۔[159]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا“۔[160]

157... مرقاۃ، ج16، ص466

158... شمائل ترمذی، ص31، حدیث نمبر:5، دلائل النبوۃ، ج1، ص164، حدیث نمبر:142

159... شمائل ترمذی، ص184، حدیث نمبر:225

160... بخاری، ج12، ص292، حدیث نمبر:3548، مسند احمد، ج27، ص78، حدیث نمبر:13031

چونکہ عرب میں سر کا چھوٹا ہونا عیب سمجھا جاتا ہے اور بہت بڑا سر حسین نہیں ہوتا، اس لیے محدثین کرام فرماتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سر اقدس چھوٹا نہیں تھا بلکہ اعتدال کے ساتھ بڑا تھا اور آپ کے حسن و جمال کو چار چاند لگا رہا تھا۔ اس بات کی تائید مذکورہ بالا روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے ہوتی ہے، {لَمْ اَرَ بَعْدَہٗ وَلَا قَبْلَہٗ}

"آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جیسا حسین و جمیل نہ میں نے آپ سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں"۔ (161)

اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سر انور پر اپنی محبوبیت کا تاج ایسے سجایا کہ ساری نعمتیں انہی کے درِ اقدس سے تقسیم ہوتی ہیں۔ گویا جس کو جو کچھ خدا سے ملتا ہے، درِ خیر الوریٰ سے ملتا ہے۔

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

ابو جہل ملعون نے ایک بار حبیبِ کبریا سیدِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سر اقدس کو پتھر سے کچلنے کا ناپاک ارادہ کیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حالتِ نماز میں تھے وہ اس ناپاک ارادے سے پتھر لیے قریب آیا اور پھر اچانک خوفزدہ ہو کر پیچھے پلٹا۔ اس کے جسم پر لرزہ طاری تھا اور پتھر اس کے ہاتھ سے زمین پر گر چکا تھا۔ اپنے ساتھیوں کے پوچھنے پر بولا، میں جب ان کے قریب ہوا تو میں نے ایک مست اونٹ سامنے پایا۔ اتنے بڑے سر، لمبی گردن اور خوفناک دانتوں والا اونٹ میں نے کبھی نہیں دیکھا، اگر میں جان بچا کر نہ بھاگتا تو وہ مجھے پھاڑ کھاتا۔

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا، وہ جبرائیل (علیہ السلام) تھے۔ اور اگر ابو

161... صحیح بخاری، ج18، ص266، حدیث نمبر 5455

جہل میرے قریب آتا تو وہ اسے ہلاک کردیتے۔ (162)

6...موئے مبارک:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال مبارک نہ تو گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کیفیات کے درمیان یعنی کچھ خمدار تھے۔ آپ کے بال مبارک پہلے کانوں کی لو تک ہوتے پھر بڑھ کر کانوں سے نیچے ہوجاتے اور کبھی دوش اقدس تک پہنچ جاتے۔

بعض لوگ رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زلف مبارک کا ذکر کرنے پر چراغ پا ہوتے ہیں کہ "یہ کون سا دین کی باتیں ہیں"۔وہ بنظر انصاف ان احادیث کریمہ کا مطالعہ فرمائیں جن میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گیسوئے مبارک کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہ کرام نے فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے موئے مبارک نہ بالکل خم دار تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے"۔ (163)

حضرت ہند ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے اگر سر کے بالوں میں اتفاقاً مانگ نکل آتی تو مانگ رہنے دیتے ورنہ آپ خود مانگ نہ نکالتے۔ جب بال مبارک بڑھ جاتے تو کان کی لو سے تجاوز کر جاتے"۔ (164)

اس حدیث کی شرح میں علماء فرماتے ہیں کہ اگر آسانی سے مانگ نکل آتی تو آپ

162...دلائل النبوۃ، بیہقی، ج2، ص62، حدیث نمبر:497، دلائل النبوۃ، ابو نعیم، ج1، ص177، حدیث نمبر:150

163...بخاری، ج12، ص291، حدیث نمبر:3547

164...شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

نکال لیتے۔ اور اگر کنگھی کی ضرورت ہوتی تو کنگھی نہ ہونے کی صورت میں نہ نکالتے اور جس وقت کنگھی موجود ہوتی، آپ مانگ نکال لیتے۔

بعض علماء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ابتدا میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مشرکوں کی مخالفت اور اہل کتاب کی موافقت کی وجہ سے مانگ نہ نکالتے تھے پھر آپ اہل کتاب کی مخالفت میں مانگ نکالنے لگے جیسا کہ شمائل ترمذی کی ایک اور حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، ”نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال مبارک نہ تو زیادہ پیچ دار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ خمدار تھے“۔(165) آپ ہی سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے موئے مبارک نہایت حسین و خوبصورت تھے۔(166)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کی حسین سفید رنگت اور آپ کی زلفوں کی گہری سیاہی کو میں بھول نہیں سکتا“۔(167)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک گیسوؤں کا ذکر یوں کرتے ہیں، ”میں نے کوئی زلفوں والا سرخ جبہ میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ حسین و جمیل نہیں دیکھا آپ کے پیارے پیارے گیسو آپ کے مبارک شانوں کو چھو رہے تھے“۔(168)

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ جب یہ بات بیان فرماتے تو ہمیشہ مسکرا دیتے۔(169)

165... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:7

166... تاریخ دمشق، ج3، ص249

167... ابن عساکر، ج3، ص304

168... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:4

169... دلائل النبوۃ، ج1، ص177، حدیث نمبر:154

آپ سے مروی دوسری روایت میں ہے کہ ”جان کائنات صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے گیسو مبارک کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے سرخ جبے میں ملبوس آپ سے بڑھ کر کوئی حسین نہ دیکھا“۔(170)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بال مبارک کانوں اور دونوں شانوں کے درمیان تھے۔(171)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بال مبارک نصف کانوں تک تھے۔(172)

ان احادیث مبارکہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے موئے مبارک کی دو حالتیں واضح ہیں۔ ایک ابتدائی یعنی کان کے نصف یا کان کی لو تک گیسو مبارک ہوتے اور دوسری انتہائی کہ گیسوئے مصطفی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم شانوں کو چھونے لگتے۔ نیز حجۃ الوداع کے موقع پر سید عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا بال مبارک منڈوا دینا بھی ثابت ہے۔ اب ان تینوں حالتوں کو عاشقِ صادق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے دو ایمان افروز اشعار میں ملاحظہ فرمائیں۔

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو
آخر حج غمِ امت میں پریشاں ہو کر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو

امام قرطبی خصائص مصطفی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بیان میں فرماتے ہیں،

170... بخاری، ج18، ص261، حدیث نمبر:5450

171... سنن ابی داؤد، ج1، ص168، حدیث نمبر:116

172... شمائل ترمذی، ص29، حدیث نمبر:2

''نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بال مبارک پیدائشی طور پر کنگھی شدہ تھے''۔ اس لیے ایک صحابی کا ارشاد ہے کہ ''حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے''۔(173)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ ' فرماتے ہیں،

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کے لیے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سر مبارک پر اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارک میں بھی اکثر کنگھی کیا کرتے اور عمامہ مبارک کے نیچے ایک رومال رکھ لیتے (تاکہ عمامہ خراب نہ ہو)، وہ رومال تیل سے تر رہتا تھا''۔(174)

اعلیٰ حضرت نے اس کی بہت خوب منظر کشی فرمائی ہے، فرماتے ہیں،

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

عشق مصطفی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا جذبہ ہے جو امام اہلسنّت کو اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں یوں لب کشا کرتا ہے،

دیکھ قرآں میں شب قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو
سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے جب حج کے موقع پر بال مبارک ترشوائے تو صحابہ

173...شمائل ترمذی، ص54، حدیث نمبر:36

174...شمائل ترمذی، ص51

کرام حلقہ باندھے ہوئے مستعد تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا کوئی موئے مبارک زمین پر نہ گرے بلکہ ہم میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ آئے۔(175)

دوسری روایت میں ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے موئے مبارک اپنے پروانوں میں خود تقسیم فرمادیئے۔(176)

ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا، ہمارے پاس آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے کچھ موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ یا ان کے اہل خانہ سے ملے ہیں۔ تو حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ایک بال مبارک میرے پاس ہونا مجھے دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہے''۔(177)

صحابہ کرام ان بالوں سے برکت حاصل کرتے تھے۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ایک موئے مبارک چاندی کی ڈبیا میں محفوظ تھا آپ اس موئے مبارک کو پانی میں ڈبوتیں، جو بیمار اس پانی کو پیتا، شفا پاتا۔(178)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ بعد وصال آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا موئے مبارک میری زبان کے نیچے رکھ دیا جائے پس ایسا ہی کر کے انہیں دفن کیا گیا۔(179)

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے بھی حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مبارک

175... مسلم، ج2، ص947، حدیث نمبر:1305

176... مسند احمد، ج26، ص312، حدیث نمبر:12765

177... بخاری، ج1، ص296، حدیث نمبر:165

178... بخاری، ج18، ص255، حدیث نمبر:5446

179... الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، ج1، ص127

بال اور ناخن کے تراشے کفن میں رکھنے کی وصیت فرمائی، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔(180)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی میں موئے مبارک سی رکھے تھے جس کی برکت سے وہ جنگوں میں فتح پاتے تھے۔(181)

جنگ یرموک میں ان کی ٹوپی گر گئی تو دورانِ جنگ تلوار و نیزہ چلانے کی بجائے انہوں نے ٹوپی تلاش کی۔ بعد ازاں یہ وجہ بیان فرمائی کہ یہ ٹوپی جس جنگ میں میرے سر پر ہوتی ہے، میں موئے مبارک کی برکت سے ضرور فتح پاتا ہوں۔(182)

ہم بھی عاشقِ صادق، فاضل بریلوی کے لفظوں میں دعا گو ہیں،

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

7... جبینِ سعادت:

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک پیشانی کشادہ اور چمک دار تھی جس پر بیزاری اور دنیاوی تفکرات کے آثار تک نہ تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیشانی مبارک کشادہ تھی“۔(183)

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چمکدار رنگت اور کشادہ پیشانی والے تھے“۔(184)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے آپ کی چمکدار پیشانی کے بارے میں فرمایا،

180... الطبقات الکبریٰ، ج5، ص406

181... دلائل النبوۃ، ج6، ص491، حدیث نمبر:2512

182... مستدرک، ج3، ص338، حدیث نمبر:5299

183... دلائل النبوۃ، ج1، ص264، حدیث نمبر:234

184... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَھِیْمِ جَبِیْنُہٗ
بَلَجَ مَثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقِّدِ

"جب اندھیری رات میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی تو روشن چراغ کی طرح چمکتی دکھائی دیتی"۔ (185)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک روز چرخہ کات رہی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے سامنے نعلین پاک کو پیوند لگا رہے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جبین سعادت پر پسینہ کے قطرے دیکھے جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ میں اس خوبصورت منظر کو دیکھنے میں اپنا کام بھول گئی۔

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کی، آپ کی مبارک پیشانی پر پسینہ کے قطرے یوں لگ رہے ہیں جیسے نور کے ستارے ہوں۔ اگر اس کیفیت کو ابو کبیر ہذلی دیکھ لیتا تو وہ پکار اٹھتا کہ میرے اس شعر کا مصداق حضور ہی ہیں،

اِذَا نَظَرْتُ اِلٰی اُسَرَّۃِ وَجْھِہٖ
بَرَقَتْ کَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَھَلِّلِ

"جب میری نگاہ ان کے روئے تاباں پر پڑی تو ان کے رخساروں کی چمک ایسی تھی جیسے بادل کے ٹکڑے میں بجلی کوندر ہی ہو"۔ (186)

حسانُ الہند، مجددِ اُمت، اعلیٰ حضرت محدث بریلوی فرماتے ہیں،

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

185... دیوان حسان، ص50

186... تاریخ دمشق، ج3، ص307،

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جبین سعادت پر سجدہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ واقعہ یوں ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر رہے ہیں۔ صبح آپ نے یہ خواب بارگاہِ رسالت میں بیان کیا۔ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ سن کر سیدھے لیٹ گئے اور فرمایا، اپنے اس خواب کو سچ کرلو۔ چنانچہ آپ نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جبین اقدس پر سجدہ کیا۔[187]

8... ابرو مبارک:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ابرو مبارک دراز و باریک اور محرابی صورت میں تھے۔

علامہ علی بن برہان الدین حلبی فرماتے ہیں، ”دونوں ابروؤں کے درمیان اتنا کم فاصلہ تھا کہ غور سے دیکھنے پر واضح ہوتا“۔[188]

اسی لیے بعض صحابہ کرام نے ابرو مبارک کے باہم متصل ہونے کا ذکر کیا ہے جبکہ وہ حقیقت میں ملے ہوئے نہ تھے۔ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ”حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ابرو مبارک باریک اور ملے ہوئے تھے“۔[189]

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھنووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ابرو مبارک خم دار، باریک، گھنے اور الگ الگ تھے، دونوں ابروؤں کے درمیان رگ

187... مشکوٰۃ، ج2، ص547، حدیث نمبر:4624

188... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

189... البدایۃ النہایۃ، ج6، ص20

تھی جو جلال کے وقت سرخ ہو جاتی تھی"۔ (190)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ اس رگ کو رگِ ہاشمیت قرار دیتے ہوئے یوں سلام عرض کرتے ہیں،

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

محدث ابن جوزی روایت کرتے ہیں کہ وصال ظاہری کے وقت آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جب غسل دیا گیا تو سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ابرو مبارک میں لگے ہوئے پانی کو چاٹ لیا، اسی کے سبب ان کا مبارک سینہ قرآن و حدیث کے اسرار و رموز کا گنجینہ بن گیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ جس دن سے میں نے وہ پانی پیا ہے میری قوت حافظہ بہت بڑھ گئی ہے۔ (191)

9...چشمانِ مقدس:

سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مقدس آنکھیں بڑی اور قدرتی طور پر سرمگیں تھیں۔ آپ کی پرکشش آنکھیں خوب سیاہ اور خوبصورت تھیں اور ان کی سفیدی میں باریک سرخ ڈورے تھے، ان چشمان مقدس پر گھنی، سیاہ اور لمبی پلکوں کا دلربا سایہ تھا۔ (192)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی مبارک پلکوں کا حسین اور دراز ہونا بیان فرمایا ہے۔ (193)

190... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

191... کنز العمال، ج7، ص252، حدیث نمبر:18787

192... دلائل النبوۃ، ج1، ص260، حدیث نمبر:230

193... دلائل النبوۃ، ج1، ص264، حدیث نمبر:234

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، ”حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مقدس آنکھیں خوب سیاہ، سرمگیں اور پلکیں گھنی اور لمبی تھیں“۔ (194)

اعلیٰ حضرت بریلوی، آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مقدس پلکوں کی تعریف یوں کرتے ہیں،

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”جب بھی میں آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مقدس آنکھوں کو دیکھتا تو یہ سمجھتا کہ آپ نے سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ ایسا نہیں تھا“۔ (195)

سرمگیں آنکھیں، حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک آنکھوں کی سرخی کو کتب سابقہ میں نبوت کی ایک علامت قرار دیا گیا ہے۔ (196)

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”نبی مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ نظر فرماتے تھے، آپ کا دیکھنا آنکھ کے ایک گوشہ سے ہوتا تھا (یعنی حیا کی وجہ سے آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے)“۔ (197)

194... شمائل الترمذی، ص32، حدیث نمبر:7

195... شمائل الترمذی، ص36، حدیث نمبر:226

196... دلائل النبوۃ، ج1، ص17، حدیث نمبر:13

197... شمائل ترمذی، ص36، حدیث نمبر:8

اپنی ایک میٹھی نظر کے شہد سے
چارۂ زہر مصیبت کیجیے

اللہ تعالیٰ نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مقدس آنکھوں کو ایسی طاقت عطا فرمائی تھی کہ آپ بیک وقت آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اور اندھیرے اجالے میں یکساں دیکھا کرتے تھے۔(198)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں۔(199)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غیب جاننے والے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، "جب تم رکوع و سجود کرتے ہو تو میں بیشک تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں"۔(200)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، "میری تم سے ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں"۔(201)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مالکِ کل صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، "خدا کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا خشوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارا رکوع"۔(202)

ایک اور حدیث میں فرمایا، "میں وہ وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے"۔(203)

198... الخصائص الکبری، ج1، ص130

199... دلائل النبوۃ، ج5، ص69، حدیث نمبر:1779

200... بخاری، ج2ص186، حدیث نمبر:402،، مسلم، ج1، ص319، حدیث نمبر:423

201... بخاری، ج5، ص124، حدیث نمبر:1258، مسلم، ج4، ص1795، حدیث نمبر:2296

202... بخاری، ج2، ص185، حدیث نمبر:401

203... ترمذی، ج4، ص140، حدیث نمبر:2319

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خشوع جو کہ دل کی ایک کیفیت ہے اور آنکھ سے دیکھی ہی نہیں جاسکتی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مقدس آنکھیں اسے بھی دیکھ لیتی ہیں۔ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مادی چیزوں کے علاوہ غیر مرئی چیزوں کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔

ایک بار عرفہ کی رات میں حبیب کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی امت کے لیے دعائے مغفرت فرمائی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، میں نے سب کو بخشا سوائے ظالم کے کیونکہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ آپ نے عرض کی، یارب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت میں کوئی اچھا درجہ عطا فرما اور ظالم کو بخش دے۔ یہ عرض قبول نہ ہوئی پھر صبح مزدلفہ میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہی دعا مانگی تو قبول ہو گئی۔ آپ نے دعا کے آخر میں تبسم فرمایا۔

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی، آقا! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، خدا آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے، آپ کے مسکرانے کا سبب کیا ہے؟

ارشاد فرمایا، ابلیس کو جب علم ہوا کہ اللہ عزوجل نے امت کے حق میں میری دعا قبول فرمالی ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ حسد کے باعث اپنے سر پر مٹی ڈال رہا ہے اور سخت حسرت و افسوس کر رہا ہے تو مجھے یہ دیکھ کر ہنسی آگئی۔ (204)

آپ کی قوت بصارت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث پاک میں یوں بیان ہوئی ہے، مختارِ کل ختم الرسل صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، ”اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کو ظاہر کر دیا پس میں دنیا اور جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے، سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں“۔ (205)

204... سنن ابن ماجہ، ج9، ص111، حدیث نمبر:3004،

205... کنز العمال، ج11، ص378، حدیث نمبر:31810

مجددِ دین وملت، امامِ اہل سنت، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا ہے،

شش جہت سمت مقابل، شب و روز ایک ہی حال
دھوم "والنجم" میں ہے آپ کی بینائی کی
فرش تا عرش سب آئینہ، ضمائر حاضر
بس قسم کھایئے اُمی! تری دانائی کی

دوسری جگہ حدائق بخشش میں یوں فرمایا،

سر عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی چشمان مبارک کو دیدارِ باری تعالیٰ سے مشرف ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ حضرت عبد الرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے رب تعالیٰ کو حسین صورت میں دیکھا۔(206)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، "میں نے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا ہے"۔(207)

طبرانی نے معجم اوسط میں صحیح سند کے ساتھ آپ ہی سے روایت کیا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا، ایک بار سر کی آنکھوں سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔(208)

شارح مسلم امام نووی کا ارشاد ہے کہ اکثر علماء اسی بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ آقا

206... مشکوٰۃ، ج1، ص160، حدیث نمبر:725

207... مسند احمد، ج5، ص481، حدیث نمبر:2449

208... خصائص کبری، ج1، ص267

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شب معراج میں اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔(209)

مجدد برحق، شیخ الاسلام اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں،

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

10... گوش مبارک:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دونوں کان مبارک دلکش و حسین اور کامل و تام تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سرا قدس کے مبارک بال ہلکے خم دار، آنکھیں لمبی پلکوں والی، چہرۂ انور حسین و پاکیزہ، داڑھی مبارک خوبصورت اور آپ کے دونوں کان مبارک کامل تھے''۔(210)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے مبارک کانوں کی دلکشی کو یوں بیان فرماتی ہیں، ''رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک سیاہ زلفوں کے جھرمٹ میں سے دونوں سفید کانوں کا دیدار ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے تاریکی میں دو چمکدار ستارے طلوع ہو گئے ہوں''۔(211)

آپ کے مقدس کانوں کی قوت سماعت بھی قوت بصارت کی طرح معجزانہ شان رکھتی ہے۔ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے، ''میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، میں آسمان کی چرچراہٹ کو بھی سن رہا ہوں اور اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے

209... شرح مسلم، ج18، ص56
210... البدایہ والنہایۃ، ج6، ص20
211... تاریخ دمشق، ج30، ص28

کیونکہ اس میں چار انگشت برابر جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدہ میں نہ ہو"۔(212)

ایک اور حدیث میں فرمایا، "میں شکم مادر میں لوح محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز سنتا تھا"۔ آقا و مولیٰ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قبروں میں دیے جانے والے عذاب کی آوازیں بھی سنتے ہیں۔(213)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے غلاموں کا درود و سلام بھی خود سنتے ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، "جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے یعنی میری توجہ سلام بھیجنے والے کی طرف ہو جاتی ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔(214)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، "جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ وہ یوم مشہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی بندہ کسی جگہ سے بھی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔

ہم نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا، ہاں! بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے"۔

اس حدیث کو حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا اور فرمایا کہ ابن ماجہ نے اسے

212... ترمذی، ج8، ص288، حدیث نمبر:2234، مسند احمد، ج5، ص173، حدیث نمبر:21555

213... بخاری، ج1، ص362، حدیث نمبر:209، مسلم، ج1، ص240، حدیث نمبر:292

214... سنن ابی داؤد، ج5، ص417، حدیث نمبر:1745، مسند احمد، ج2، ص527، حدیث نمبر:10827

جید سند کے ساتھ روایت کیا۔[215]

سچی عقیدت و محبت سے آقا و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود سلام کے تحفے پیش کرنے والوں پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خصوصی نظر کرم فرماتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، ''اہل محبت کا درود میں خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں''۔[216]

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صرف دور و نزدیک ہی کی نہیں بلکہ گذشتہ اور آئندہ کی آوازیں بھی سماعت فرماتے ہیں جیسا کہ آپ انے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جنت میں چلنے کی آواز سماعت فرمائی۔[217]

11...بینی مبارک:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناک مبارک خوبصورت اور اعتدال کے ساتھ دراز تھی نیز درمیان سے قدرے بلند تھی۔ اس پر ہر وقت نور چمکتا رہتا اور جو شخص غور سے نہ دیکھتا وہ یہ سمجھتا کہ ناک مبارک اونچی ہے حالانکہ بینی مبارک بلند نہ تھی بلکہ یہ بلندی اس نور کی وجہ سے محسوس ہوتی تھی جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔ جواہر البحار میں ہے کہ آپ کی بینی مبارک حسن تناسب اور موزونیت کے ساتھ پتلی تھی۔

215... سنن ابن ماجہ، ج3، ص386، حدیث نمبر:1075، جلاء الافہام، ص63 مطبوعہ مدینہ منورہ، الترغیب والترہیب، للمنذری، ج2، ص137، حدیث نمبر:1672

216... مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص81

217... بخاری، ج4، ص322، حدیث نمبر:1081، مسلم، ج4، ص1910، حدیث نمبر:2458

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”آپ کی بینی مبارک مناسب دراز، بلندی مائل اور نہایت خوبصورت تھی اس پر ہر وقت نور درخشاں رہتا (جس کی وجہ سے) غور سے نہ دیکھنے والا ناک مبارک کو بلند خیال کرتا“۔(218)

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

12...رخسار مبارک:

جانِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رخسار مبارک نرم وہموار، نہایت حسین اور سرخی مائل سفید تھے۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رخسار مبارک نرم وہموار تھے“۔(219)

شیخ الاسلام اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رخسار مبارک کی نورانیت اور چمک دمک کا ذکر یوں فرماتے ہیں،

جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

13...دہن اقدس:

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا منہ مبارک حسن اعتدال کے ساتھ فراخ وکشادہ تھا۔ آپ کو کبھی جمائی نہیں آئی کیونکہ جمائی شیطان کے اثر سے ہوا کرتی ہے اور انبیاء کرام

218...شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

219...شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

علیہم السلام شیطان کے اثر سے محفوظ اور معصوم ہیں۔[220]

حضرت ہند رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”نبی مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دہن مبارک فراخ تھا“۔[221]

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا“۔[222]

علماء فرماتے ہیں کہ عرب تنگ منہ کو ناپسند کرتے اور فراخ منہ کو اچھا جانتے تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دہن اقدس تو اس لیے باعظمت و باکمال تھا کہ اس سے نکلنے والی ہر بات اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی تھی۔ جیسا کہ سورہ النجم کی آیت 3 اور 4 میں ارشاد ہوا،[223] ”اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے“۔

ابو داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی روایت موجود ہے کہ قریش نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر بات لکھنے سے منع کیا۔ میں نے یہ بات بارگاہ نبوی میں عرض کی تو ارشاد ہوا، ”لکھو! خدا کی قسم اس منہ سے سوائے حق کے اور کچھ نکلتا ہی نہیں“۔[224]

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

220... مواہب اللدنیہ، ج7، ص199

221... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

222... مسلم، ج4، ص1820، حدیث نمبر:2339

223... پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:3،4

224... مسلم، ج4، ص2298، حدیث نمبر:3004

غزوہ خیبر کے دن حضرت سلمہ بن اکوَع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں ایسا زخم لگا کہ لو گوں کو گمان ہوا کہ وہ شہید ہو گئے۔ جب وہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تین دفعہ دَم فرمادیا پھر انہیں کبھی تکلیف نہ ہوئی۔ (225)

14... لعاب دہن مبارک:

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا لعاب دہن مبارک زخمیوں اور بیماروں کے لیے شفا اور زہر کے لیے تریاق تھا۔ جب غار ثور میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سانپ نے کاٹا تو اس کے زہر کا اثر آپ ہی کے لعاب دہن سے دور ہوا۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے آشوب چشم کی یہ دواء بنا، حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی آنکھ غزوہ بدر میں پھوٹ گئی جو آپ کے لعاب دہن لگا کر دعا فرمانے سے پھر روشن ہو گئی۔ (226)

یونہی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی نکلی ہوئی آنکھ کو آپ نے روشن فرمادیا۔ (227)

غزوہ خندق کے دن آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر آٹے اور سالن میں لعاب دہن ڈال دیا تو وہ تھوڑا سا کھانا ایک ہزار صحابہ کے لیے کافی ہو گیا، سب نے سیر ہو کر کھایا پھر بھی کھانا ایسے باقی رہا جیسے کسی نے کھایا ہی نہیں۔ (228)

جس کے پانی سے شاداب جان وجناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا لعاب دہن حضرت انس رضی اللہ عنہ کے کنوئیں میں

225... بخاری، ج13، ص106، حدیث نمبر:3884

226... خصائص کبری، ج2، ص110

227... کتاب الشفاء، ج1، ص322

228... بخاری، ج4، ص1505، حدیث نمبر:3876

ڈال دیا تو اس کا پانی شیریں ہو گیا کہ ایسا میٹھا پانی کسی اور کنویں کا نہ تھا۔(229)

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک ڈول میں پانی لایا گیا آپ نے اس میں سے کچھ پانی پیا اور کچھ کلی کر کے ایک کنویں میں ڈال دیا تو اس کنویں کے پانی میں سے کستوری کی مانند خوشبو آنے لگی۔(230)

حدیبیہ کے دن آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وضو کر کے پانی کی ایک کلی خشک کنویں میں ڈال دی تو پچیس دن تک تمام لشکر اس پانی سے سیر اب ہوتا رہا۔(231)

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اُس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

15...زبانِ اقدس:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبانِ اقدس وحیٔ الٰہی کی ترجمان تھی۔ آپ کی فصاحت و بلاغت کے سامنے عرب کے بڑے بڑے فصحاء گونگے نظر آتے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دن بارگاہِ رسالت میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں نے سارے عرب کے فصحاء کو سنا ہے مگر آپ سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہ پایا۔ آپ نے فرمایا، ”میرے رب نے میری تربیت فرمائی ہے اور میری پرورش بنی سعد میں ہوئی ہے“۔(232)

مجددِ امت، ولی کامل، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے، فصحاء عرب کے بڑے بڑے

229...خصائص کبری، ج1، ص107

230...مواہب اللدنیہ، ج5، ص289 خصائص کبری، ج1، ص107

231...بخاری، ج11، ص413، حدیث نمبر:3312

232...خصائص النبوۃ، ج1، ص110، مواہب اللدنیہ، ج5، ص298

کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جانوروں، پتھروں، درختوں اور دیگر مخلوق کی بولیاں جانتے تھے، اس بارے میں متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں جنہیں مشکوٰۃ باب المعجزات میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی شخص کسی بھی زبان میں گفتگو کرتا آپ اس سے اسی کی زبان میں کلام فرماتے کیونکہ آپ تمام مخلوق کی زبانیں جانتے ہیں۔(233)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمہاری طرح تیز گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ واضح اور ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ سننے والا اسے باآسانی یاد کرلیتا۔(234)

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

نبی مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اُمور تکوینیہ کا مالک و مختار بنایا ہے اسی لیے آپ کی زبانِ حق ترجمان سے جو بات بھی نکلتی، ضرور پوری ہوتی۔

ایک بار ایک شخص نے تکبر کی وجہ سے بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ کے منع فرمانے پر بولا، میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، اب کبھی طاقت نہ رکھے گا۔ چنانچہ پھر وہ اپنا ہاتھ کبھی منہ تک نہ اٹھا سکا۔(235)

ایک مرتبہ دشمنِ رسول، حکم بن ابی العاص نے آپ کو ستانے کے لیے منہ

233... کتاب الشفاء، ج1، ص80

234... شمائل ترمذی، ص183، حدیث نمبر:223

235... مسلم، ج3، ص1599، حدیث نمبر:2021

بگاڑا۔ آپ نے فرمایا، کن کذالک۔ "ایسا ہی ہو جا" پھر اس کا چہرہ بگڑا ہی رہا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔[236]

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

16... آواز مبارک:

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آواز اور لہجہ مبارک سارے انسانوں سے بڑھ کر حسین اور دلکش تھا۔

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب چاہتے آپ کی آواز مبارک دور و نزدیک کے سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر یکساں سن لیا کرتے تھے، جیسا کہ سوا لاکھ سے زائد صحابہ کرام نے آخری حج میں آپ کا خطبہ سنا۔[237]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حسین چہرے اور دلکش آواز کے ساتھ مبعوث فرمایا۔[238]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نمازِ عشاء میں سورہ والتین تلاوت فرمائی میں نے ایسی حسین آواز کبھی نہیں سنی۔[239]

آپ ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک روز ہمیں خطبہ دیا۔ آپ کی آواز اتنی بلند تھی کہ گھروں میں بیٹھی خواتین نے بھی آپ کا

236... خصائص کبری، ج2، ص122

237... نسائی، ج10 ص14، حدیث نمبر:2957، سنن ابی داؤد، ج11، ص103، حدیث نمبر:3551

238... طبقات کبری، ج1، ص376

239... بخاری، ج3، ص220، حدیث نمبر:725، مسلم، ج1، ص339، حدیث نمبر464

وعظ سنا۔[240]

حضرت عبد الرحمٰن بن معاذ تمیمی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی بیان فرمایا ہے۔[241]

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کا لہجہ رعب دار ہو جاتا اور آپ کی آواز مبارک بلند ہو جاتی گویا کہ آپ کسی لشکر کو ڈرا رہے ہیں کہ تم پر اب حملہ ہوا چاہتا ہے۔[242]

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہایت مسحور کن لہجے میں گفتگو فرماتے تھے۔ حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کی آواز گونج دار تھی۔[243]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے، "اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام خوبصورت چہرے اور دلکش آواز والے مبعوث فرمائے اور تمہارے نبی کا چہرہ سب سے زیادہ حسین و جمیل اور اس کی آواز سب سے زیادہ دلکش ہے۔[244]

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

240... دلائل النبوۃ، ج6، ص499

241... عون المعبود، ج13، ص153

242... خصائص کبریٰ، ج1، ص114

243... البدایہ والنہایۃ، ج3، ص231

244... السیرۃ الحلبیہ، ج3، ص466

17...دندانِ اقدس:

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دندان مبارک کشادہ اور روشن و تاباں تھے اور موتیوں کی لڑی کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ ان کے درمیان باریک ریخیں تھیں، جب آپ کلام یا تبسم فرماتے تو ان سے نور نکلتا دکھائی دیتا۔

حضرت ہند ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دانت مبارک نہایت چمکدار و کشادہ تھے۔ جب آپ مسکراتے تو دندانِ اقدس (برف کے) اولوں کی طرح (سفید) نظر آتے۔[(245)]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''جب آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تبسم فرماتے تو آپ کے منہ مبارک سے ایسا نور نکلتا کہ دیواریں روشن ہو جاتیں۔[(246)]

آپ سے مروی دوسری روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک دانتوں کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔[(247)]

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

18...لب ہائے نازک:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک ہونٹ خوبصورت، لطیف و نازک اور سرخی مائل سفید تھے۔

علامہ نبہانی امام طبرانی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

245...شمائل الترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

246...دلائل النبوۃ، ج1، ص162، حدیث نمبر:141

247...شمائل الترمذی، ص41، حدیث نمبر:15

وسلم کے لب ہائے اقدس، اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ (248)

ایک دوسری روایت میں امام طبرانی نے آقا کریم علیہ السلام کے مبارک ہونٹوں کا الطف یعنی نرم و نازک ہونا بیان فرمایا ہے۔ امام زرقانی فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک نور مجسم صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کے مبارک ہونٹ حسین، نرم و نازک اور حسن اعتدال کے ساتھ پتلے تھے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ''حضور صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کی گفتگو موتیوں کی لڑی معلوم ہوتی جس سے موتی جھڑ رہے ہوں''۔ (249)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس وصف کو اور لب ہائے نازک کے دیگر اوصاف کو ایک شعر میں یوں سمو دیا ہے،

وہ گل ہیں لب ہائے نازک اُن کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل، یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کو قبر انور میں لٹا دیا گیا تو میں نے آخری بار آپ کے چہرۂ اقدس کا دیدار کیا۔ میں نے دیکھا کہ آقا صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کے لب مبارک حرکت کر رہے ہیں۔ میں نے کان نزدیک کر کے سنا تو آپ فرما رہے تھے، اللھم اغفر لامتی یعنی ''اے اللہ میری

248... دلائل النبوۃ، ج1، ص270، حدیث نمبر:238

249... کنز العمال، ج16، ص672، حدیث نمبر:46300

امت کو بخش دے"۔ (250)

19...ریش مبارک:

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی داڑھی مبارک نہایت خوبصورت اور گھنی تھی نیز چہرۂ اقدس اور سینہ مبارک کو ایسے مزین و آراستہ کیے ہوئے تھی کہ دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔ (251)

حضرت ہند رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ریش مبارک گھنی تھی۔ (252)

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، "میرے ماں باپ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر قربان ہوں! آپ درمیانہ قد تھے، سرخی مائل سفید رنگت تھی اور گھنی داڑھی"۔ (253)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کی ریش مبارک کے بال نہایت سیاہ اور حسین و خوبصورت تھے اور دونوں اطراف سے برابر تھے۔ (254)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی داڑھی مبارک کو لمبائی اور چوڑائی میں تراشتے اور طول و عرض میں برابر رکھتے تھے۔ (255)

250... مدارج النبوۃ، ج2، ص442

251... مسلم، ج4، ص2344، حدیث نمبر:2344

252... شمائل الترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

253... تاریخ دمشق، ج3، ص266

254... تاریخ دمشق، ج3، ص361

255... ترمذی، ج9، ص428، حدیث نمبر:2686

فقہاء فرماتے ہیں کہ داڑھی مشت بھر رکھنا واجب ہے اور اس سے زائد بالوں کو تراشنا سنت ہے۔(256)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ان روایات کا خلاصہ صرف دو اشعار میں بیان فرمایا ہے،

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

''حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دہنِ اقدس کے گرد داڑھی مبارک کا حسن وجمال موہ لیتا ہے آپ کا دہن مبارک علم وحکمت کی نہر ہے اور اس رحمت کی نہر کے گرد داڑھی مبارک سبزہ کی طرح دکھائی دیتی ہے، آپ کی ریش مبارک پر لاکھوں سلام ہوں۔

آپ کی ریش مبارک متوازن اور نہایت خوبصورت ہے، دراصل اس کا دیدار ہی دل کے زخموں کا مرہم ہے۔یوں لگتا ہے جیسے چہرۂ انور کے چاند کے گرد ہالہ بنا ہوا ہے، آپ کی ریش مبارک پر لاکھوں سلام ہوں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سر اقدس اور ریش مبارک میں چودہ سے زائد سفید بال نہیں گنے۔ بعض روایات میں یہ تعداد ۱۸ یا ۲۰ بھی آئی ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ سر اقدس کے سفید بال تیل لگانے پر ظاہر نہیں ہوتے تھے۔(257)

256... فتاویٰ رضویہ، ج22، ص590

257... شمائل ترمذی، ص325، حدیث نمبر:384

20... گردن مبارک:

نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گردن مبارک لمبی اور چاندی کی طرح چمکدار تھی۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک گردن (حسن اعتدال اور خوبصورتی میں) ایسے تھی جیسے کسی مورتی کی تراشی ہوئی گردن ہوتی ہے اور رنگ میں چاندی کی طرح صاف وسفید اور چمکدار تھی۔[258]

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوبصورت گردن حسن اعتدال کے ساتھ لمبی تھی۔[259]

21... دوشِ اقدس:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کندھے نہایت خوبصورت، فربہ اور مضبوط تھے۔ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وجاہت اور جلالت کو مسحور کن بنا رہا تھا۔

محدث ابن سبع روایت کرتے ہیں کہ جب آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوتے تو آپ کے مبارک شانے سب سے اونچے نظر آتے۔[260]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا''۔[261]

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دوش

258... شمائل ترمذی، ص36، حدیث نمبر:8

259... دلائل النبوۃ، ج1، ص276، حدیث نمبر:232

260... مواہب اللدنیہ، ج7، ص199

261... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

اقدس کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ کے جوڑ نہایت مضبوط تھے۔[262] حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شانوں کے جوڑ بھاری اور مضبوط تھے۔[263]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوش مبارک کی خوبصورتی یوں بیان فرماتے ہیں،

''جب آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے دوشِ اقدس سے کپڑا اہٹاتے تو وہ ایسے چمکدار نظر آتے جیسے چاندی کے بنے ہوئے ہیں''۔[264]

ایک ایمان افروز حدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے مدارج النبوۃ میں بیان فرمائی ہے، اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

فتح مکہ کے بعد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کعبہ شریف میں داخل ہو کر تمام بت توڑ دیے۔ جو بت بلندی پر نصب تھے، ان کے متعلق آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرے کندھوں پر سوار ہو کر انہیں توڑ دو۔ وہ عرض گذار ہوئے، آقا! میں یہ گستاخی نہیں کر سکتا، آپ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیں تو زہے نصیب۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اے علی! تم نبوت کا بوجھ نہیں اٹھا سکو گے''۔ پھر شیر خدا سر تسلیم خم کرتے ہوئے آپ کے دوش اقدس پر سوار ہوئے اور بت گرانے شروع کیے۔ آپ نے فرمایا، علی! کس حال میں ہو؟ عرض کی، ''میری نظروں سے تمام حجابات اُٹھا دیے گئے ہیں، گویا میرا سر عرش کے نزدیک ہے۔ اگر میں ہاتھ بڑھاؤں تو جہاں چاہوں پہنچ جاؤں اور جو چاہوں حاصل کر لوں''۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بت توڑ کر چھلانگ لگا کر نیچے آئے تو مسکرانے لگے۔ وجہ پوچھی گئی تو

262... شمائل ترمذی، ص32، حدیث نمبر:7

263... شمائل ترمذی، ص32، حدیث نمبر:7

264... دلائل النبوۃ، ج1، ص211، حدیث نمبر:186

عرض کی، میں نے اتنی بلندی سے چھلانگ لگائی مگر مجھے چوٹ نہیں آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، اے علی! تجھے چوٹ کیسے لگتی کہ تجھے اوپر لے جانے والا میں تھا اور نیچے لانے والا جبریل امین (علیہ السلام)۔ (265)

دوش بر دوش ہے جن سے شان و شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

22...پشت مبارک:

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پشت مبارک کشادہ اور ایسی چمکدار وخوبصورت تھی کہ جیسے پگھلائی ہوئی چاندی ہے۔ حضرت محرش بن عبداللہ الکعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جعرانہ میں عمرے کا احرام باندھ رہے تھے میں نے آپ کی پشت انور کی زیارت کی اور اسے ایسا پایا جیسے چاندی کو پگھلایا گیا ہو۔ (266)

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پشت مبارک کشادہ تھی“۔ (267)

یہ حدیث شریف پہلے بیان ہو چکی جس میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، ”میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں“۔ (268)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اسی بات کو یوں بیان فرمایا،

روئے آئینہ علم پشتِ حضور
پشتی قصر ملت پہ لاکھوں سلام

265...مدارج النبوۃ، ج2، ص291

266...مسند احمد، ج31، ص89، حدیث نمبر:14966

267...دلائل النبوۃ للبیہقی، ج1، ص304

268...بخاری، ج2ص186، حدیث نمبر:402، مسلم، ج1، ص319، حدیث نمبر:423

ابن عساکر نے حضرت جلہمہ بن عرفطہ سے روایت کیا ہے کہ ایک بار میں مکہ آیا تو وہاں سخت قحط سالی تھی۔ قریش نے ابو طالب کی خدمت میں عرض کی، لوگ سخت مصیبت میں گرفتار ہیں، تم خدا سے بارش مانگو۔ پھر ابو طالب سورج کی مثل روشن چہرے والے بچے کو لے کر نکلے۔ چند اور بچے بھی ساتھ تھے۔

ابو طالب نے اس نورانی بچے کی پشت کعبۃ اللہ سے لگا دی۔ اس حسین و جمیل بچے نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی تو دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر بادل چھاگئے اور اتنی بارش ہوئی کہ شہر اور دیہات سب سیر اب ہو گئے اور قحط ختم ہو گیا۔

ابو طالب نے قریش کو اپنے اشعار میں اسی واقعہ کی یاد دلائی تھی،

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ
ثِمَالُ الْیَتٰمٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ
یَلُوْذُ بِہِ الْھَلَاکُ مِنْ آلِ ھَاشِمٍ
فَھُمْ عِنْدَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ وَفَوَاضِلٍ

"یہ گورے رنگ والا روشن چہرہ جس کے صدقہ میں بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کا محافظ ہے۔ بنو ہاشم جیسے اعلیٰ لوگ ہلاکت کے وقت ان سے فریاد کرتے ہیں اور وہ ان کے پاس آکر نعمتیں اور برکتیں پاتے ہیں"۔[269]

23...مہر نبوت:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان ایک نورانی گوشت کا ٹکڑا تھا جو بدن اقدس کے دیگر اجزا سے اُبھرا ہوا تھا، اسے مہر نبوت کہتے ہیں۔[270] یہ نبوت کی علامات میں سے تھی۔

269... تاریخ دمشق، ج3، ص356، دلائل النبوۃ، ج1، ص270، حدیث نمبر:238

270... مدارج النبوۃ، ج1، ص32

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہر نبوت کو دیکھا وہ مسہری کی گھنڈی جیسی تھی (جو کبوتری کے انڈے کے برابر بیضوی شکل میں ہوتی ہے)۔(271)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ سرخ غدود کی طرح اور کبوتری کے انڈے کی مثل تھی۔(272)

عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، میرے قریب ہو کر میری پشت ملو۔ میں نے پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت کو بھی لگیں۔ ان کے شاگرد نے پوچھا، مہر نبوت کیسی تھی؟ فرمایا، کچھ بالوں کا مجموعہ تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مہر نبوت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ پشت انور پر اُبھرا ہوا گوشت تھا۔(273)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پشت اقدس پر گوشت کے ٹکڑے کی مانند مہر نبوت تھی جس پر گوشت سے ہی لکھا ہوا تھا، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)۔(274)

چونکہ مہر نبوت کے بارے میں روایات مختلف ہیں اس لئے بعض علماء ان میں تطبیق یوں دیتے ہیں کہ یہ تمام تشبیہات ہیں اور ہر شخص اپنے ذہن اور فہم کے مطابق تشبیہ دیتا ہے۔ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ مہر نبوت کی مقدار بھی کم و زیادہ ہوتی رہتی تھی اور اس کا رنگ بھی مختلف اوقات میں مختلف ہوتا تھا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ

271... صحیح بخاری، ج1، ص321، حدیث نمبر:183، مسلم، ج17، ص419، حدیث نمبر:5238

272... مسلم، ج17، ص419، حدیث نمبر:5238

273... شمائل الترمذی، ص42، حدیث نمبر:17

274... مستدرک، ج1، ص298، حدیث نمبر:6741، خصائص کبری، ج2، ص382

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے درمیان ایک راز تھا جس کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔ احادیث مبارکہ سے کئی صحابہ کا مہر نبوت کو چومنا بھی ثابت ہے۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

حجر اسود کعبۂ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

24...سینہ اقدس:

نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سینہ مبارک کشادہ اور چمکدار تھا۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سینہ اقدس کشادہ اور دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا، آپ مضبوط جوڑوں والے تھے، بدن کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن و چمکدار تھا، سینہ سے ناف مبارک تک بالوں کا ایک باریک خط تھا اس کے سوا سینہ مبارک کے اطراف اور پیٹ پر بال نہ تھے البتہ آپ کے بازوؤں، شانوں اور سینہ اقدس کے اوپری حصہ پر قدرے بال تھے۔ (275)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بدن مبارک بالوں سے صاف تھا (یعنی بہت کم بال تھے) البتہ سینہ اقدس سے ناف مبارک تک بالوں کی باریک اور لمبی لکیر تھی۔ (276)

امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سینہ انور کشادہ اور ہموار تھا اور چمک دمک میں چودھویں کے چاند کی طرح تھا۔ (277)

275... شمائل ترمذی، ص35، حدیث نمبر:8

276... شمائل ترمذی، ص33، حدیث نمبر:7

277... دلائل النبوۃ، ج1، ص268، حدیث نمبر:236

قرآن حکیم میں آپ کے سینہ اقدس چاک کیے جانے کا ذکر سورہ الم نشرح میں ہے۔ آپ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شرح صدر کے لیے دعا فرمائی تھی جبکہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ دولت بن مانگے عطا ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سینہ اقدس پر سلائی کے نشان کی زیارت کی ہے۔(278)

علامہ نور بخش توکلی فرماتے ہیں کہ آپ کا سینہ اقدس چار بار چاک کیا گیا۔(279)

شیخ الاسلام مجدد دِامت اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں،

رفع ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

25... شکم مبارک:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا شکم مبارک اور سینہ اقدس ہموار اور برابر تھے یعنی نہ تو شکم اقدس سینہ مبارک سے بلند تھا اور نہ ہی سینہ مبارک شکم اقدس سے۔(280)

امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زیادہ فربہ نہ تھے بلکہ آپ کا جسم اقدس پھرتیلا اور کم گوشت تھا۔(281)

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سینہ اقدس اور شکم مبارک ہموار تھے۔(282)

278... مسلم، ص88، حدیث نمبر: 413، دار الکتاب العربی

279... سیرت رسولِ عربی، ص62 مکتبۃ المدینہ

280... دلائل النبوۃ، ج2، ص194، حدیث نمبر: 547

281... کتاب الشفاء، ج1، ص156

282... شمائل ترمذی، ص36، حدیث نمبر: 8

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک کی زیارت کی، یوں محسوس ہوا جیسے ایک دوسرے پر رکھے ہوئے اور تہہ کیے ہوئے کاغذ ہیں۔[283]

کتب احادیث و سیر سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات کے مالک و مختار ہونے کے باوجود رضائے الٰہی کے لیے فاقے کرتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی حالت دیکھ کر رو پڑتیں، آپ شکم اقدس پر پتھر باندھ لیتے تاکہ کمر سیدھی رہے۔[284]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھلنی نہ دیکھی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ پوچھا گیا، آپ لوگ جو کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا، ہم انہیں پیس کر پھونک مارتے اور جو بچتا، اسے پکا کر کھا لیتے۔[285]

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

26... قلب اطہر:

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب اطہر اسرار الٰہیہ اور معارف ربانیہ کا مرکز ہے۔ تمام کائنات میں اسی قلب انور کے انوار و کمالات کا فیض جاری ہے۔

امام قسطلانی فرماتے ہیں، ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب اطہر سب سے پہلا دل

283... طبقات الکبریٰ، ج2، ص144

284... شمائل ترمذی، ص309، حدیث نمبر:371

285... بخاری، ج17، ص27، حدیث نمبر:4993

ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے راز کا امین بنایا کیونکہ آپ کی تخلیق سب سے پہلے ہوئی"۔(286)

علماء فرماتے ہیں، "جو بارِ امانت نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلبِ اطہر نے اٹھایا، اس کا کوئی متحمل نہیں ہو سکتا تھا"۔ نیز "ظاہری اخلاق جو کہ باطنی اخلاق کی علامت ہوتے ہیں، جب ان میں مخلوق میں سے کوئی بھی آپ کے برابر نہ ہو سکا تو کسی کا دل آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل مبارک کے برابر بھی ہرگز نہیں ہو سکتا"۔(287)

سورۂ قٓ کی پہلی آیت کی تفسیر میں امام ابن عطا فرماتے ہیں،

"اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب اطہر کی قوت کی قسم ارشاد فرمائی کہ اس نے بلاواسطہ رب تعالیٰ سے گفتگو فرمائی اور دیدار الٰہی کی سعادت حاصل کی اور یہ آپ کے حال و مقام کی بلندی ہے"۔(288)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب اقدس کو باری تعالیٰ نے اتنی طاقت عطا فرمائی کہ اس نے نزول قرآن کو قبول کیا کیونکہ سورۃ الحشر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

"اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم ضرور اسے دیکھتے جھکا ہوا، پاش پاش ہوتا"۔(289)

جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قلب اطہر ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ وتر پڑھے بغیر سو جاتے ہیں اور پھر اُٹھ کر بغیر وضو کیے وتر ادا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا،

286... مواہب اللدنیہ، ج5، ص463

287... مدارج النبوۃ، ج، ص31

288... کتاب الشفاء، ج1، ص34

289... پارہ نمبر:28، سورۃ الحشر، آیت نمبر:21

"اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل بیدار رہتا ہے"۔[290]

محدث علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیت ہے کہ ان کے قلب اقدس ہر وقت ہر حالت میں بیدار اور جمالِ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں مستغرق رہتے ہیں۔[291]

شب معراج میں جب نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سینہ اقدس شق کیا گیا تو جبریل علیہ السلام نے قلب اطہر آب زمزم سے دھوتے ہوئے فرمایا، "اس دل میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سنتے ہیں"۔[292]

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

27...بازو مبارک:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بازو مبارک نہایت خوبصورت، مضبوط اور حسنِ اعتدال کے ساتھ طویل تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں بازو عظیم تھے۔[293]

یعنی بازو مبارک طویل اور قوت والے تھے۔ آپ ہی سے مروی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک کلائیاں موزونیت کے ساتھ لمبی تھیں۔[294]

290... بخاری، ج4، ص319، حدیث نمبر:1079

291... جمع الوسائل، ج4، ص319، حدیث نمبر:1079

292... فتح الباری، ج3، ص493

293... طبقات الکبری، ج1، ص422

294... مدارج النبوۃ، ج1، ص33

ولیٔ کامل، مجددِ امت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی فرماتے ہیں،

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک کلائیوں پر بال تھے اور آپ کی کلائیاں دراز تھیں۔(295)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مقدس بازوؤں کی طرح مبارک بغلیں بھی سفید تھیں اور ان پر بہت کم بال تھے۔ روایات میں ہے کہ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک بغلیں ہمیشہ خوشبو سے مہکتی رہتیں۔(296)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آیا کرتی۔(297)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو (دعائے استسقاء کے لیے) ہاتھ مبارک اتنے بلند کیے ہوئے دیکھا کہ آپ کی مقدس بغلوں کی سفیدی نظر آرہی تھی۔(298)

28...دستِ اقدس:

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھ مبارک نرم، خوشبو دار اور بے حد خوبصورت تھے۔ آپ کے دست اقدس پر بیعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بیعت قرار دیا(299)

295... شمائل ترمذی، ص36، حدیث نمبر:8

296... مدارج النبوۃ، ج1، ص32

297... خصائص النبوۃ، ج1، ص109

298... بخاری، 2، ص147، حدیث نمبر:377، مسلم، ج2، ص612، حدیث نمبر:895

299... پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:10

غزوہ بدر میں آپ کے کنکریاں پھینکنے کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کنکریاں پھینکنا فرمایا۔(300)

حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ کے مبارک ہاتھوں کے متعلق فرماتے ہیں، ''میں نے کسی ریشم یا دیباج کو آپ کے دست اقدس سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ ہی مشک و عنبر و غیرہ کسی خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا''۔(301)

حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ''میں نے آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور آپ کے دست اقدس کو ریشم سے بھی زیادہ ملائم پایا''۔(302)

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھ ریشم سے بھی زیادہ نرم و ملائم تھے۔(303)

آپ ہی سے مروی دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خوشبو لگاتے یا نہ لگاتے مگر آپ کے ہاتھ مبارک عطار کے ہاتھ کی طرح خوشبو دار ہوتے۔ آپ سے مصافحہ کرنے والے شخص کے ہاتھ سارا دن خوشبو سے مہکتے رہتے اور آپ جس بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے وہ خوشبو کی وجہ سے دوسرے بچوں میں نمایاں ہو جاتا۔(304)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، ''حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھ پُر گوشت تھے''۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جود و سخا کے بارے میں آپ ہی کا

300... پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:17

301... بخاری، ج7، ص83، حدیث نمبر:1837

302... انظر: السیرۃ النبویہ لابن کثیر، ج4، ص650

303... دلائل النبوۃ للبیہقی، ج1، ص305

304... کتاب الشفاء، ج1، ص62

ارشاد ہے کہ ”آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دست مبارک تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھا“۔(305)

حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نماز پڑھ کر تشریف لائے تو لوگ آپ کے دست اقدس پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ میں نے بھی آپ کا دست مبارک پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو اسے برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار پایا۔(306)

آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، زمین کے تمام خزانے میرے ہاتھ میں دے دیے گئے۔(307) آقا علیہ السلام ہی کے دستِ اقدس میں قیامت میں حمد کا جھنڈا دیا جائے گا۔(308) مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، ”بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرمانے والا ہے“۔(309)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دستِ اقدس دستِ شفا اور مشکل کشا ہے۔ چند احادیث پیش ہیں:

۱۔ نماز فجر کے بعد مدینے کے لونڈی غلام پانی کے برتن لاتے اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم برکت کے لیے ان میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو دیتے۔(310)

۲۔ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی

305... شمائل ترمذی، ص32، حدیث نمبر:7

306... بخاری، ج11، ص388، حدیث نمبر:3289

307... بخاری، ج2، ص303، حدیث:2977، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ

308... سنن ابن ماجہ، ج4 ص522، حدیث:4308

309... بخاری، ج5، ص124، حدیث نمبر:1258، مسلم، ج1، ص371، حدیث نمبر:523

310... مسلم، ج1، ص55، حدیث نمبر:27

ہوئی پنڈلی پر دست اقدس پھیر دیا تو وہ صحیح ہو گئی۔(311)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حافظہ مانگا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مٹھی بھر کر ان کی جھولی میں ڈال دی پھر وہ کبھی کچھ نہ بھولے۔(312)

۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مقدمات کا فیصلہ کرنے کی صلاحیت مانگی۔ آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دعا فرمائی۔ وہ فرماتے ہیں، مجھے تمام زندگی کبھی کسی مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے شبہ نہ ہوا۔(313)

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

۵۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ غزوہ احد میں تیر لگنے سے باہر نکل آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے دست اقدس سے آنکھ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا، وہ فوراً روشن ہو گئی۔(314)

۶۔ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر دست مبارک پھیر دیا تو ان کا چہرہ انتقال تک تر و تازہ رہا۔(315)

۷۔ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ کے چہرے پر داغ تھا۔ آپ انے دست اقدس پھیرا تو سب داغ غائب ہو گئے۔(316)

311...بخاری، ج12، ص433، حدیث نمبر:3734

312...بخاری، ج6، ص2677، حدیث نمبر:6921

313...ابن ماجہ، ج1، ص186، حدیث نمبر:155

314...کتاب الشفاء، ج1، ص322

315...خصائص الکبری، ج2، ص129

316...اصابہ، ج1، ص23

۸۔ حضرت اُسید بن ابی ایاس کنانی رضی اللہ عنہ کے سینے پر دست اقدس رکھا اور چہرے پر پھیر دیا جب وہ کسی تاریک گھر میں داخل ہوتے تو گھر روشن ہو جاتا۔(317)

۹۔ حضر موت کے لوگوں کے دلیل طلب کرنے پر آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کنکریاں اٹھالیں اور ان کنکریوں نے آپ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھی۔(318)

۱۰۔ حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ کے سر پر آپ نے اپنا دست اقدس پھیر کر فرمایا، تجھ میں برکت دی گئی۔ پھر جب کسی انسان یا جانور کے جسم پر ورم ہو جاتا تو حضرت حنظلہ اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر ورم کی جگہ ملتے تو ورم اتر جاتا۔(319)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دست اقدس کے فیوض و برکات کا ذکر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم
اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

29...انگلیاں مبارک:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دست اقدس اور آپ کی مبارک انگلیوں کے بارے میں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ہاتھ مبارک کشادہ تھے اور آپ کی مبارک انگلیاں موزونیت کے ساتھ لمبی تھیں۔(320)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک انگلیاں

317...خصائص اللنبوۃ، ج2، ص131

318...خصائص الکبریٰ، ج2، ص116، دلائل النبوۃ، ج1، ص218، حدیث نمبر:185

319...خصائص کبری، ج2، ص129، مواہب اللدنیہ، ج5، ص459

320...شمائل ترمذی، ص36، حدیث نمبر:8

ہتھیلیوں کی جانب سے موٹی اور حسن اعتدال کے ساتھ دراز تھیں۔[321]

مالکِ کل، احمدِ مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی مبارک انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا۔[322]

سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک انگلیوں کے فیوض و برکات سے متعلق چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورانِ سفر پانی ختم ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست اقدس اس برتن میں رکھا تو آپ کی مقدس انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے جس سے تین سو لوگوں نے وضو کیا۔[323]

۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔[324]

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن پانی ختم ہو گیا۔ عرض کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا دست اقدس ایک ڈول میں رکھا تو آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ اس پانی کو ہم سب نے پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ اُس وقت کتنے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو ہمیں کافی ہوتا مگر ہم پندرہ سو تھے۔[325]

321... سبل الھدی والرشاد، ج2، ص73

322... بخاری، ج11، ص467، حدیث نمبر:3364

323... بخاری، ج1، ص337، حدیث نمبر:193

324... بخاری، 11، ص415، حدیث نمبر:3314

325... بخاری، ج3، ص1310، حدیث نمبر:3383، ومسلم، ج3، ص1483، حدیث نمبر:1856

۴۔ ایک دن آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پانی کے کنارے جلوہ افروز تھے کہ عکرمہ بن ابو جہل (جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے) آ گئے اور بولے، اگر آپ سچے ہیں تو دوسرے کنارے پر پڑے ہوئے فلاں پتھر کو بلائیے۔ آپ نے اپنی مبارک انگلی سے اشارہ فرمایا تو وہ پتھر پانی پر تیرتا ہوا حاضر ہو گیا اور اس نے انسانی زبان میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رسول برحق ہونے کی گواہی دی۔ پھر آپ کے حکم پر پتھر وہیں چلا گیا۔(326)

۵۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ گہوارے میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ انگلی سے اشارہ فرماتے، چاند اسی طرف ہو جاتا تھا۔(327)

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

30...پنڈلیاں مبارک:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زانو مبارک دیگر اعضا کی طرح گوشت سے پُر تھے جبکہ پنڈلیاں مبارک پتلی، چمکدار اور نہایت حسین تھیں۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، ''حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زانوئے مقدس پُر گوشت تھے''۔(328)

انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

326... مواہب اللدنیہ، ج3، ص425

327... خصائص کبری، ج1، ص92، دلائل النبوۃ، ج1، 420، حدیث نمبر:374

328... دلائل النبوۃ، ج1، ص225، حدیث نمبر:199

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دو نوں پنڈلیاں مناسب حد تک پتلی تھیں۔(329)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابطح کے مقام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مقدس پنڈلیوں کی زیارت کی۔ وہ منظر میرے ذہن میں ایسا محفوظ ہے کہ گویا آج بھی میں ان مقدس پنڈلیوں کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔(330)

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ ہجرت کی شب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیچھا کرتے ہوئے آپ کے قریب پہنچے تھے اور آپ کی مقدس پنڈلیوں کی زیارت انہیں نصیب ہوئی تھی۔ وہ ان کی چمک دمک کو یوں بیان فرماتے ہیں، ''آپ کی مبارک پنڈلیاں یوں نظر آرہی تھیں جیسے کھجور کا خوشہ اپنے پردے سے باہر نکل آیا ہو''۔(331)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ اس بات کو یوں بیان فرماتے ہیں،

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمع راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

31...قدمین شریفین:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دونوں پاؤں مبارک نہایت خوبصورت، نرم اور گوشت سے پُر تھے، انگلیاں حسن اعتدال کے ساتھ لمبی اور تلوے قدرے گہرے تھے۔ وصافِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدمین شریفین گوشت سے پُر تھے، انگلیاں مبارک

329... ترمذی، ج12، ص101، حدیث نمبر:3578

330... بخاری، ج11، ص401، حدیث نمبر:3302

331... البدایہ والنہایہ، ج6، ص17

خوبصورت اور مناسب طور پر لمبی تھیں، پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے، قدم مبارک ہموار تھے اور ان پر پانی ذرا بھی نہیں ٹھہر تا تھا"۔(332)

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاؤں مبارک تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔(333)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاؤں مبارک مناسب طور پر بڑے تھے۔(334)

حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی، "مجھے اب بھی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاؤں اقدس کا حسن و جمال یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ پاؤں مبارک کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی دوسری انگلیوں سے لمبی تھی"۔(335)

حضرت زراع رضی اللہ عنہ جب وفد عبد القیس کے ساتھ مدینہ طیبہ پہنچے تو ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دست اقدس اور پاؤں مبارک کو بوسے دیے۔(336)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب پتھر پر چلتے تو وہ نرم ہو جاتا اور اس پر قدم مبارک کا نشان نظر آتا۔(337)

آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جس خاک پر چلتے تھے، اس خاکِ پا اور راہ گزر کی اللہ

332... شمائل ترمذی، ص36، حدیث نمبر:8

333... مواہب اللدنیہ، ج5، ص485

334... بخاری، ج5، ص2212، حدیث نمبر:5568

335... مسند احمد، ج55، ص10، حدیث نمبر:25818

336... سنن ابی داؤد، ج13، ص457، حدیث نمبر:4548

337... دلائل النبوۃ، ج1، ص221، حدیث نمبر:195

تعالیٰ نے قسم ارشاد فرمائی ہے۔[338] یہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظمت و محبوبیت کی دلیل ہے۔

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

32... مقدس ایڑیاں:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایڑیاں مبارک زیادہ بھاری اور موٹی نہیں تھیں بلکہ پتلی تھیں یعنی ان پر گوشت کم تھا۔[339]

تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک ایڑیوں کے حسن و جمال کو اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے یوں بیان فرمایا ہے،

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوش تر ایڑیاں
جا بجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ کوہ اُحد پر تشریف لے گئے تو اُحد پہاڑ (خوشی سے) ہلنے لگا آپ نے اس پر پاؤں مبارک مارا اور فرمایا، اے احد! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔[340]

338... پارہ نمبر:30، سورۃ البلد، آیت نمبر:1

339... مسلم، ج4، ص1820، حدیث نمبر:2339، ترمذی، ج12، ص102، حدیث نمبر:3579

340... بخاری، ج12، ص19، حدیث نمبر:3410

اعلیٰ حضرت امام احمد خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں،

ایک ٹھوکر سے اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، ”حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب چلتے تو قوت اور وقار سے قدم اٹھاتے اورآپ کا جھکاؤ آگے کی جانب ہوتا گویا بلندی سے اُتر رہے ہوں“۔(341)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کی رفتار مبارک کے بارے میں فرماتے ہیں،
”میں نے آپ سے زیادہ تیز رفتار کوئی نہیں دیکھا گویا آپ کے لیے زمین لپیٹی جاتی تھی ہم لوگ مشقت سے تیز چل کر آپ کے ساتھ ہوتے تھے اور آپ اپنی معمول کی رفتار سے چلتے تھے“۔(342)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، ابوطالب کے ساتھ مقام ذی المجاز میں تھے کہ دوران سفر انہیں پیاس لگی۔ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سواری سے اتر کر قدم مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا۔ جب ابوطالب سیر ہوچکے تو پھر آپ نے قدم مبارک اس جگہ رکھ دیا تو پانی بند ہوگیا۔(343)

ایک صحابی نے اپنی اونٹنی کے سست رفتار ہونے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس اونٹنی کو پاؤں مبارک سے ٹھوکر لگائی۔ پھر وہ اونٹنی ایسی تیز ہوگئی کہ کسی کو اپنے سے آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی۔

341... شمائل ترمذی، ص32، حدیث نمبر:7

342... شمائل ترمذی، ص112، حدیث نمبر:123

343... کتاب الشفاء، ج1، ص290، مواہب اللدنیہ، ج5، ص521

33...خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جسم اطہر ایسا خوشبو دار تھا کہ آپ جہاں سے گذرتے وہ راستے مہکنے لگتے، جو آپ سے مصافحہ کرتا اس کے ہاتھوں سے بھی خوشبو آنے لگتی، آپ جس بچے کے سر پر دست رحمت پھیرتے وہ خوشبو کی وجہ سے پہچانا جاتا، آپ کے پسینہ مبارک کی خوشبو کا دنیا کی کوئی خوشبو مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ چند احادیث کریمہ ملاحظہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”میں نے کوئی خوشبو یا عطر ایسا نہیں سونگھا جو سرکار اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اقدس کی خوشبو یا ریح مبارک یا پسینہ مبارک کی طرح خوشبو دار ہو“۔ (344)

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جس راستے سے گذر جاتے وہ راستہ آپ کے جسم اطہر کی مہک یا آپ کے پسینہ مبارک کی خوشبو کی وجہ سے ایسا معطر ہو جاتا کہ بعد میں وہاں سے گذرنے والے جان لیتے کہ یہاں سے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم گذرے ہیں۔ (345)

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میرے ماں باپ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر فدا

344...بخاری، ج11، ص396، حدیث نمبر:3297، مسلم، ج4، ص1714، حدیث نمبر:2330

345...مشکوٰۃ، ج3، ص2589، حدیث نمبر:5792، دلائل النبوۃ، ابو نعیم، ج1، ص424، حدیث نمبر:353

ہوں، آپ صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کے پسینے کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر تھی، آپ جیسا نہ پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہو گا۔(346)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھی پھر حضور نے ہر ایک کے رخسار پر دست شفقت پھیر الیکن میرے دونوں رخسار پر دست مبارک پھیرا۔ میں نے آقا صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو اس طرح محسوس کی جیسے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک عطر فروش کے ڈبے سے نکالا ہے۔(347)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم ایک دن ہمارے گھر میں بستر پر آرام فرماتے تھے۔ میری والدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ آقا صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کو پسینہ آرہا ہے تو انہوں نے ایک شیشی میں آپ کے بابرکت پسینے کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمایا، ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم! ہم اسے اپنی خوشبوؤں میں ملائیں گے تاکہ وہ زیادہ خوشبودار ہو جائیں۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اسے برکت کے لیے اپنے بچوں کو لگاتے ہیں، اس پر حضور صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم نے فرمایا، تم ٹھیک کرتی ہو۔(348)

بخاری شریف کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے وصال کے بعد جب مجھے اور میرے کفن کو خوشبو لگائی جائے

346... تاریخ دمشق، ج3، ص264

347... مسلم، ج1، ص334، حدیث نمبر:453

348... بخاری19، ص326، حدیث نمبر:5809، مسلم، ج4، ص1815، حدیث نمبر:2331

تو یہ پسینہ مبارک ضرور لگایا جائے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔[349]

امام طبرانی سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کی شادی کے سلسلے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا پسینہ مبارک لے گیا اور اس کے اہل خانہ نے اسے استعمال کیا تو اس کا گھر ایسی عمدہ خوشبو سے مہک اٹھا کہ اہل مدینہ میں ''بیت المطیبین''یعنی خو شبو والوں کا گھر مشہور ہو گیا۔[350]

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مدینہ طیبہ کے جس راستے سے گذر جاتے وہ راستہ آپ کے جسم اقدس کی خوشبو سے ایسا معطر ہو جاتا کہ بعد میں گزرنے والے جان لیتے کہ یہاں سے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم گزرے ہیں۔[351]

عنبر زمیں، عبیر ہوا، مشک تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہ گذر کی ہے

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ''مدینہ طیبہ کے لوگ یہاں کی مٹی اور درودیوار سے ایسی خوشبوئیں محسوس کرتے ہیں جن کے مقابلے میں دنیا کی تمام خوشبوئیں ہیچ ہیں''۔[352]

عاشق مدینۃ النبی، اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

349... بخاری19، ص326، حدیث نمبر:5809

350... خصائص الکبری، ج1، ص116، مواہب اللدنیہ، ج5، ص534

351... خصائص الکبری، ج1، ص115

352... مدارج النبوۃ، ج1، ص41

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر
رہ گئی ساری زمین عنبر سارا ہو کر

34...فضلاتِ مبارکہ:

"حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے فضلات مبارکہ طیب و طاہر ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے اور شافعی مذہب کے بعض اکابر ائمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضلات مبارک کی طہارت اور پاکیزگی پر دلائل موجود ہیں اور ائمہ کرام نے اسے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خصائص میں شمار کیا ہے"۔[353]

نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضلات مبارکہ بول و براز وغیرہ امت کے حق میں طیب و طاہر تھے مگر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمتِ شان کے سبب وہ آپ کے لیے نجاست کا حکم رکھتے تھے۔[354]

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ بیت الخلا تشریف لے جاتے ہیں جب آپ کے بعد میں وہاں جاتی ہوں تو مجھے کچھ نظر نہیں آتا بلکہ کستوری سے بھی عمدہ خوشبو آتی ہے۔ ارشاد فرمایا،

"ہم انبیاء کرام کے اجسام جنتی ارواح کی صفت پر پیدا کیے جاتے ہیں (اسی لیے ہمارا بول و براز اور پسینہ لطیف و پاکیزہ اور خوشبودار ہوتا ہے) اور ان سے جو کچھ نکلتا

353...ردالمختار، ج1، ص318

354...فتاوی رضویہ، ج1، ص584

ہے، اسے زمین نگل لیتی ہے"۔[355]

امام قاضی عیاض، امام زرقانی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، "جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول وبراز کو نگل لیتی تھی۔ وہاں سے عمدہ اور پاکیزہ خوشبو آیا کرتی تھی"۔[356]

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک برتن میں پیشاب فرمایا۔ مجھے پیاس محسوس ہوئی تو میں اٹھ کر اسے پانی سمجھ کر پی گئی کیونکہ وہ اپنی بہترین خوشبو کی وجہ سے مجھے پیشاب محسوس ہی نہ ہوا۔ صبح آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا تو میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے تو اسے پانی سمجھ کر پی لیا ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرا دیے اور فرمایا، آج کے بعد تجھے کبھی پیٹ کی کوئی بیماری نہ ہو گی۔[357]

اسی طرح ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی برکت نامی کنیز نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیشاب مبارک پی لیا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، اے اُم یوسف! تجھے کوئی بیماری لاحق نہ ہو گی سوائے موت کے مرض کے۔[358] امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے، امام دار قطنی نے اسے روایت کر کے صحیح قرار دیا ہے۔[359]

355... کتاب الشفاء، ج1، ص63، خصائص الکبری، ج1، ص120، مواہب اللدنیہ، ج5، ص544

356... مدارج النبوۃ، ج1، ص41

357... خصائص الکبری، ج1، ص121، دلائل النبوۃ، ج1، ص427، حدیث نمبر:355، مواہب اللدنیہ، ج5، ص648

358... خصائص الکبری، ج1، ص122

359... مواہب الدنیہ ج1، ص258

امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے نہ تو اس عورت کو کلی کرنے کا حکم دیا اور نہ اس سے یہ فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے اور امام دار قطنی نے امام مسلم اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہم کا شکوہ کیا ہے کہ انہوں نے صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں اس حدیث کو کیوں شامل نہ کیا۔ (360)

امام قسطلانی نے مزید فرمایا، مروی ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پیشاب مبارک اور خون مبارک کو بطور تبرک استعمال کیا جاتا تھا۔ (361)

حافظ ابن حجر شافعی فرماتے ہیں کہ ائمہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے فضلات مبارکہ کے پاک وطاہر ہونے کو آپ کی خصوصیت قرار دیا ہے۔ (362)

امام نووی شارح مسلم، امام اعظم ابو حنیفہ وغیرہ ائمہ کرام نے بھی یہی بیان فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو جب حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے پچھنے لگوا کر خون دیا اور فرمایا کہ اسے کسی جگہ چھپا دو تو انہوں نے وہ پی لیا۔ آپ کے دریافت فرمانے پر عرض کی، ''میں نے آپ کا خون اس لیے پی لیا کہ میں جانتا ہوں جس میں آپ کا خون ہوگا اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی''۔

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیشک تو دوزخ کی آگ سے بچ گیا، مگر افسوس ان پر جو تجھے قتل کر دیں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا۔ (363)

360... کتاب الشفا، ج1 ص52

361... مواہب اللدنیہ، ج5، ص551

362... ردالمختار، ج1، ص318

363 ... مستدرک، ج3، ص638، حدث نمبر:6343، خصائص الکبری، ج 1، ص118، کتاب الشفاء، ج1، ص64، مواہب اللدنیہ، ج5، ص546

اب آخر میں ایک اور ایمان افروز حدیث ملاحظہ فرمایئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عبد اللہ بن اُبی منافق کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ دراز گوش پر سوار تھے۔ اس منافق نے شدید ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا، اپنے جانور کو دور لے جاؤ، اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔

یہ سنتے ہی ایک انصاری صحابی نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کی قسم! آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گدھے کی خوشبو تم سے زیادہ پاکیزہ اور بہتر ہے''۔[364]

اس کی شرح میں محدثین فرماتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دراز گوش نے پیشاب کیا تو اس منافق نے ناگواری کا اظہار کیا جس پر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری گدھے کے پیشاب کی بو کو اس منافق سے اور کستوری سے بھی بہتر فرمایا۔[365] (عمدۃ القاری)

سبحان اللہ! صحابی کا عقیدہ ملاحظہ فرمایئے کہ وہ گدھے کے پیشاب کی بو کو کستوری سے بہترین صرف اس لیے قرار دے رہے ہیں کہ وہ ان کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری کا جانور ہے۔ ثابت ہوا کہ جب ایمان دل میں راسخ ہو جاتا ہے تو ہر وہ شے محبوب اور پیاری ہو جاتی ہے جس کی نسبت آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہو جائے۔

عارف کامل امام سیدی عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام سراج البلقینی (جو کہ حافظ ابن حجر کے استاد ہیں) فرمایا کرتے تھے، ''اللہ تعالیٰ کی قسم! کاش مجھے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بول و براز نصیب ہو جائے تو میں اسے شوق و محبت سے

364... بخاری، ج9، ص192، حدیث نمبر:2494، مسلم، ج3، 1424، حدیث نمبر:1799

365... عمدۃ القاری، ج2، 61

کھاؤں اور پیوں"۔[366]

باری تعالیٰ ہمیں بھی اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضلاتِ مبارکہ کی سچی تعظیم و محبت نصیب فرمائے، آمین۔

35... حسن سراپا:

آخر میں اہل محبت کے جذب و کیف کو فزوں کرنے کے لیے وصاف رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی مکمل احادیث پاک کا ترجمہ پیش خدمت ہے تاکہ ایک ہی بار مکمل سراپائے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر شمع رسالت کے پروانوں کے مشامِ جاں معطر کردے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حلیہ مبارک سے بخوبی واقف تھے۔ میری خواہش تھی کہ وہ آقا و مولیٰ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف مجھ سے بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں اور دل و دماغ میں بسالوں۔ انہوں نے فرمایا،

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی ذات و الاصفات کے لحاظ سے بھی بڑی شان والے تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی عظمت والے تھے۔ آپ کا چہرۂ انور چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ میانہ قد والے سے قدرے لمبے اور زیادہ دراز قد سے قدرے پست تھے۔ آپ کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔

آپ کے بال مبارک قدرے خم دار تھے۔ اگر سر کے بالوں میں خود بخود مانگ نکل آتی تو مانگ رہنے دیتے ورنہ مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے۔ جب بال مبارک بڑھ

366... سبل الھدی والرشاد، ج2، ص73

جاتے تو کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے۔

آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ نہایت چمکدار اور پیشانی مبارک کشادہ تھی۔ آپ کے ابروئے مبارک خم دار، باریک، گھنے اور ایک دوسرے سے جدا تھے۔ ان کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت سرخ ہو جاتی تھی۔ آپ کی ناک مبارک بلندی مائل اور نہایت خوبصورت تھی۔ اس پر ایک نور چمکتا تھا جس کی وجہ سے غور سے نہ دیکھنے والا آپ کی ناک مبارک کو بلند سمجھتا۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی اور رخسار مبارک نرم اور ہموار تھے۔

آپ کا دہن اقدس اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔ دندان مبارک حسین و خوبصورت تھے اور سامنے کے دانتوں کے درمیان باریک باریک ریخیں بھی تھیں۔ سینہ اقدس سے ناف مبارک تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔

آپ کی گردن مبارک ایسی حسین اور پتلی تھی کہ جیسے کسی مورت کی گردن صاف تراشی ہوئی ہو اور رنگت میں چاندی کی طرح صاف اور خوبصورت تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام اعضائے مبارکہ نہایت معتدل، پُر گوشت اور کسے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ اقدس برابر و ہموار تھے۔ سینہ اقدس کشادہ اور چوڑا تھا۔ دونوں کندھوں کے درمیان قدرے فاصلہ تھا۔

آپ کے بدن مبارک کے جوڑ مضبوط اور طاقتور تھے۔ جسم اقدس کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن و چمکدار تھا۔ سینہ اقدس سے ناف مبارک تک بالوں کی لکیر تھی، اس کے علاوہ سینہ اقدس کے اطراف اور شکم مبارک بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر قدرے بال تھے۔

آپ کی مبارک کلائیاں دراز اور مقدس ہتھیلیاں فراخ تھیں نیز ہتھیلیاں اور دونوں قدم مبارک پُر گوشت تھے۔

آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں۔ پاؤں مبارک کے تلوے قدرے گہرے تھے، قدم مبارک ہموار تھے اور ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔ آپ جب چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور آگے کو جھک کر تشریف لے جاتے۔

آپ قدم مبارک زمین پر آہستہ رکھتے اور چھوٹے چھوٹے قدم چلنے کی بجائے مناسب کشادہ قدم رکھتے۔ جب چلتے تو معلوم ہوتا کہ گویا بلندی سے اتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف دیکھتے تو پورے بدن کے ساتھ پھر کر توجہ فرماتے۔

آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ نظر رکھتے تھے۔ آپ کا زیادہ تر دیکھنا گوشۂ چشم (آنکھ کے کنارے) سے ہوتا (یعنی شرم وحیا کے باعث آنکھ بھر کر نہ دیکھتے)۔ آپ چلنے میں صحابہ کرام کو آگے روانہ فرماتے، خود پیچھے تشریف لاتے اور جب کسی سے ملتے تو سلام کرنے میں خود ابتدا فرماتے"۔[367]

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے پوتے حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرماتے تو کہا کرتے کہ:

"رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے بلکہ میانہ قد تھے۔ آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ خم دار تھے۔ آپ کا جسم اقدس نہ تو موٹا اور نہ ہی آپ کا چہرۂ انور بالکل گول تھا البتہ چہرۂ اقدس میں تھوڑی سی گولائی تھی۔ آپ کا رنگ مبارک سرخی مائل سفید تھا۔

367... شمائل ترمذی، ص36، 33، حدیث نمبر:8، 7

آپ کی مقدس آنکھیں نہایت سیاہ و سرمگیں اور پلکیں گھنی اور لمبی تھیں۔ آپ کے جسم اقدس کے جوڑ مضبوط تھے اور شانوں کے درمیان کی جگہ بھی پُر گوشت اور مضبوط تھی۔ آپ کے بدن مبارک پر بال نہیں تھے (یعنی بہت کم بال تھے) البتہ سینہ اقدس سے ناف مبارک تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ کے ہاتھ اور قدم مبارک پُر گوشت تھے۔

جب آپ کہیں تشریف لے جاتے تو قوت سے پاؤں مبارک اٹھاتے گویا بلندی سے اتر رہے ہوں، اور جب کسی کی طرف دیکھتے تو پورے بدن کے ساتھ توجہ فرماتے۔ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری نبی ہیں۔

آپ سب سے زیادہ سخی دل والے، سب سے زیادہ سچی زبان والے، نہایت نرم طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے۔

جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا وہ (آپ کے حسن و جمال اور رعب و وقار کے باعث) مرعوب ہو جاتا اور جو آپ کو جان پہچان سے دیکھتا وہ آپ سے محبت کرتا اور آپ کی تعریف کرنے والا ہر شخص یہ کہتا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا (صاحبِ حسن و جمال اور صاحبِ فضل و کمال) نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ آپ کے بعد"۔[368]

مذکورہ دو احادیث مبارکہ کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حلیہ مبارک سے متعلق جس حدیث پاک کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی وہ ایک ضعیف العمر صحابیہ حضرت اُم معبد خزراعیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور اسے ائمہ حدیث حاکم، طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث مبارکہ کو بھی تسکینِ قلب

368... شمائل ترمذی، ص32، حدیث نمبر:7

وروح کا ذریعہ بنائیے۔

حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمایاں حسن و جمال والے تھے، آپ کا جسم اقدس، حسن تخلیق کا بے مثل شاہکار تھا۔ چہرہ اقدس ملاحت سے بھرپور اور شکم مبارک ہموار تھا۔ آپ کے حسن و جمال کو چھوٹا سر معیوب نہ بنارہا تھا۔ آپ نہایت حسین و جمیل اور خوبرو تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس آنکھیں سیاہ اور بڑی، پلکیں اعتدال کے ساتھ لمبی، آواز مبارک گونج دار، آنکھیں سرمگیں، ابرو باریک اور ملے ہوئے، گردن مبارک حسین و چمکدار اور داڑھی مبارک گھنی تھی۔

جب آپ خاموش ہوتے تو پُروقار دکھائی دیتے اور جب کلام فرماتے تو چہرۂ انور مزید پروقار اور بارونق ہو جاتا۔ دل موہ لینے والی، آسان اور واضح گفتگو فرماتے۔

آپ کا کلام نہ تو بے فائدہ ہوتا اور نہ ہی بیہودہ۔ آپ کی گفتگو موتیوں کی لڑی معلوم ہوتی جس سے موتی جھڑ رہے ہوں۔

آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دور سے دیکھنے پر زیادہ بارعب اور خوبصورت دکھائی دیتے اور قریب سے دیدار کرنے پر نہایت نرم خو و شیریں اور سب سے زیادہ حسین و جمیل نظر آتے۔

آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا، نہ اتنا لمبا کہ آنکھوں کو برا لگے اور نہ اتنا چھوٹا کہ دیکھنے والوں کو حقیر نظر آئے۔ آپ دو شاخوں کے درمیان ایک ایسی شاخ کی طرح تھے جو سب سے زیادہ سرسبز و شاداب اور حسن و جمال میں نمایاں ہو۔

آپ کے ساتھی آپ کے گرد پروانہ وار رہتے، جب آپ گفتگو فرماتے تو غور سے سنتے اور جب آپ انہیں حکم دیتے تو وہ فوراً حکم کی تعمیل کرتے۔ آپ سب کے

مخدوم و محترم تھے اور ترش رو نہ تھے اور نہ ہی آپ کے فرمان کی مخالفت کی جاتی تھی"۔[369]

بارگاہِ الٰہی میں عاشقانِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسی ہی دعا کرتے ہیں،

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف وعطا، ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا، تجھے اپنے ہی عِزّ و عُلا کی قسم

اللھم ارزقنا زیارۃ النبی الکریم الرؤف الرحیم
علیہ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔ آمین

☆☆☆☆

369... سیرت ابن کثیر ج2، ص261

باب چہارم

اخلاق عظیم

اخلاقِ حسنہ:

اگر کسی شخص میں کوئی ایک امتیازی خوبی پائی جائے تو اہلِ دانش اسے عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس خوبی کی وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں کہ فلاں بہت سخی ہے یا فلاں بہت بہادر ہے یا فلاں بہت صابر و شاکر ہے، تو جس ذاتِ بابرکات میں پسندیدہ اخلاق، کمالات اور خوبیاں اس کثرت سے پائی جائیں کہ ذہن انہیں شمار کرنے سے اور زبان انہیں بیان کرنے سے عاجز ہو جائے اور کسب و محنت کے ذریعے ان خصائص و کمالات کا حصول ممکن نہ ہو، اس مقدس ذات کی تعریف کا حق ادا کرنا یقیناً ممکن نہیں۔

امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا کسی میں یہ طاقت ہی نہیں کہ وہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے خصائص و کمالات کا احاطہ کر سکے"۔

مزید فرماتے ہیں، "حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے محاسن و اخلاق عالیہ ایسے ہیں کہ جن میں محنت و کسب کا کوئی دخل نہیں، بلکہ یہ اخلاق حسنہ آپ کی جبلت میں پیدائشی طور پر موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذات بابرکات میں تمام محاسن و کمالات فطری طور پر اس طرح جمع فرما دیے گئے تھے کہ کوئی خوبی اور کمال اس کے احاطے سے باہر نہیں تھا"۔(370)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے اخلاق حسنہ کی عظمت یوں بیان فرمائی ہے، ارشاد ہوا،

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (۴)﴾

"اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم!) بیشک آپ کی خو بو یعنی اخلاقِ حسنہ بڑی

370... کتاب الشفاء، ج1، ص12

عظمت اور شان والے ہیں"۔ (371)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا،

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرآن

یعنی "نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اخلاق قرآن تھا"۔ (372)

خود آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، "میں محاسنِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں"۔ (373)

حلم و عفو، صبر و استقامت، جود و سخا، عدل و انصاف، شجاعت و استقلال، شرم وحیا، شفقت ورحمت، ایفائے عہد وصلہ رحمی، تواضع وانکساری، صداقت وایمانداری، ایثار و مہمان نوازی، زہد و قناعت، سادگی وبے تکلفی، حسن ادب و حسن سلوک غرض یہ کہ حسن اخلاق کا وہ کونسا پہلو ہے جو آقائے کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اخلاقِ عظیم کا حصہ نہ ہو۔ بلاشبہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس تمام اخلاق جمیلہ اور خصائص حمیدہ کی جامع ہے۔

علم و عقل مبارک:

امام شرف الدین بوصیری، قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں،

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّ فِيْ خُلُقٍ

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّ لَا كَرَمٍ

"حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ظاہری حسن و جمال اور باطنی حسن و اخلاق میں تمام

371... پارہ نمبر:29، سورۃ القلم، آیت نمبر:4

372... کتاب الشفاء، ج2، ص28

373... مستدرک، ج2، ص670، حدیث نمبر:4221

انبیاء کرام پر فوقیت رکھتے ہیں اور علم و کرم میں بھی کوئی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مرتبہ کے قریب نہیں پہنچ سکا"۔

تمام اوصاف و کمالات کا سرچشمہ عقل ہوتی ہے، اسی سے علم و عرفان کے دریا نکلتے ہیں۔ امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ کے حسنِ تدبیر کے بارے میں غور کرے گا وہ جان لے گا کہ عرب اس وقت دنیا کی وحشی ترین قوم تھی جسے کسی تہذیب و تمدن کی ہوا تک نہ لگی تھی، نہ ان کے سامنے ماضی کی تاریخ تھی نہ مستقبل کے اندیشے۔ جن کے پاس تعلیم و تدریس کا کوئی ذریعہ نہیں تھا، اس وحشی قوم کی تربیت آپ نے اس انداز سے کی کہ چند ہی سالوں میں ان کی کایاپلٹ گئی۔ قتل و غارت گری کی جگہ محبت اور ایثار ان کا شعار بن گیا۔[374]

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات اقدس سے جس والہانہ عشق و محبت کا انہوں نے عملی مظاہرہ کیا وہ دنیا کی تاریخ کا ایک حیرت انگیز باب ہے۔ باپ نے میدانِ جنگ میں بیٹے کو للکارا، بیٹے نے باپ کو قتل کیا، شوہر نے بیوی کو اور بیوی نے شوہر کو چھوڑ دیا، آپ ہی کی خاطر لوگوں نے اپنے گھر بار چھوڑ دیے، یہ تمام انقلاب آفریں حقائق اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی دانا اور عقلمند نہیں ہوا۔

امام زرقانی اور امام قاضی عیاض نے ابن عساکر و ابو نعیم کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک عقل کے سامنے تمام انسانوں کی عقلیں کسی دنیا کے تمام ریگستانوں کے مقابلے میں ریت کے ایک ذرے کی مانند ہیں"۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عقل مبارک اور آپ کے علوم و معارف کا ہماری محدود و ناقص

374... جواہر البحار، ج2، ص215

عقلیں اندازہ ہی نہیں کر سکتیں)۔ [375]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، ”اگر یوں کہا جائے کہ عقل کے ہزار حصے ہیں جن میں سے نو سو ننانوے حصے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس ہیں اور ایک حصہ تمام لوگوں کے پاس، تو یہ کہنا بھی صحیح ہے کیونکہ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات میں بے انتہا کمالات ثابت ہیں تو جو کچھ بھی کہا جائے گا، بے جانہ ہو گا“۔ [376]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ”بیشک ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں“۔ [377]

امام نووی فرماتے ہیں، ”اللہ تعالیٰ نے اخلاق کی تمام خوبیاں اور کمالات حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات اقدس میں جمع فرمادیے تھے۔ آپ کو تمام اولین و آخرین کے علم سے نوازا گیا۔ اگرچہ آپ اُمی نبی تھے یعنی آپ نے کسی انسان سے پڑھنا لکھنا نہیں سیکھا تھا لیکن اس کے باوجود آپ کو وہ علوم عطا فرمائے گئے جن سے کائنات میں کوئی آگاہ نہ تھا۔

آپ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں مگر آپ نے دنیا کے مال کے بجائے ہمیشہ آخرت کو ترجیح دی“۔

قاضی عیاض کتاب الشفا میں فرماتے ہیں، ”وہ تمام علوم جن پر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مطلع فرمایا، ان میں مَاکَانَ وَمَایَکُوْن (جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو گا) کا علم، اپنی قدرت کے عجائبات اور اپنی عظیم بادشاہت کے علوم بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ [378]

375... مدارج النبوۃ، ج1، ص56

376... مدارج النبوۃ، ج1، ص56

377... پارہ نمبر:30، سورۃ الکوثر، آیت نمبر:1

378... کتاب الشفاء، ج2، ص117

"اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم!) تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے، اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے"۔ (379)

حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فضل و کمال کا اندازہ کرنے میں عقلیں حیران اور آپ کے اوصاف بیان کرنے سے زبانیں گونگی ہیں اور نہ ہی اس کی انتہا تک پہنچ سکی ہیں"۔

اس مختصر کتاب میں تفصیل کی گنجائش نہیں پھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے معطر و معنبر گلدستہ سے چند مہکتے ہوئے پھول پیشِ خدمت ہیں۔

1... حلم و عفو:

کسی کی زیادتی پر طاقت کے باوجود ضبط کرنا اور کسی کی غلطی پر مؤاخذہ نہ کرنا عفوو درگذر کہلاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات اقدس میں یہ اوصاف بدرجۂ اتم موجود تھے۔

ارشادِ ربانی ہے، "اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگذر کریں"۔ (380)

دوسری جگہ فرمایا گیا، "اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو"۔ (381)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہ لیا لیکن جب آپ اللہ تعالیٰ کی متعین فرمائی ہوئی حدود کی بے حرمتی یعنی شرعی احکام کی خلاف ورزی دیکھتے تو اللہ کے لیے غضب ناک ہوتے

379...پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:113

380...پارہ نمبر:18، سورۃ النور، آیت نمبر:22

381...پارہ نمبر:9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:199

اور اس کا بدلہ لیتے"۔ (382)

آپ ہی سے مروی ایک اور حدیث میں ہے کہ "رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بازار میں اونچی آواز سے گفتگو نہ فرماتے اور نہ ہی آپ برائی کا بدلہ برائی سے دیا کرتے بلکہ معاف کر دیتے اور درگذر فرماتے"۔ (383)(شمائل ترمذی)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیشہ کشادہ رو، نرم عادت اور نرم مزاج رہتے تھے۔ آپ بد اخلاق نہ تھے اور نہ ہی سخت دل، نہ چلانے والے، نہ عیب ڈھونڈنے والے اور نہ ہی تنگی کرنے والے۔ آپ جس چیز کی خواہش نہ رکھتے اس سے خود چشم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو مایوس نہ فرماتے اور خود اس کی دعوت قبول نہ فرماتے تھے۔ (384)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ ایک اعرابی ملا اور اس نے آپ کی چادر پکڑ کر آپ کو نہایت زور سے کھینچا۔ میں نے دیکھا کہ اس اعرابی کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گردن مبارک پر چادر کے نشان پڑ گئے ہیں۔ اعرابی بولا، اے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے، اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم کیجیے۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیے اور اسے کچھ مال دینے کا حکم فرمایا۔ (385)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سوائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے اپنے ہاتھ مبارک سے کبھی کسی (خادم یا عورت) کو نہیں

382... بخاری، ج19، ص88، حدیث نمبر: 5661

383... شمائل ترمذی، ص287، حدیث نمبر: 347

384... شمائل ترمذی، ص290، حدیث نمبر: 351

385... بخاری، ج10، ص402، حدیث نمبر: 2916

مارا۔[386]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”ایک اعرابی نے (احترام مسجد سے ناواقف ہونے کی وجہ سے) مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام اسے مارنے کے لیے بڑھے تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ”اسے جانے دو اور پانی کا ڈول لا کر بہادو کیونکہ تم نرم گیر بنا کر بھیجے گئے ہو، سخت گیر نہیں“۔[387]

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ پہلے یہودی عالم تھے۔ قبولِ اسلام سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے ایک مقررہ مدت کے لیے قرض لیا تھا۔ وہ مدت پوری ہونے سے تین دن پہلے آ گئے اور قرضے کی واپسی کے لیے بھرے مجمع میں سختی سے تقاضہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی چادر مبارک کھینچ کر کہا، عبد المطلب کی اولاد کا یہی طریقہ ہے کہ لوگوں کا مال واپس کرنے میں بہانہ کرتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا۔

وہ غضب ناک لہجے میں بولے، ”اے خدا کے دشمن! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ اگر حضور کا خیال نہ ہو تو میں ابھی تیری گردن اڑادوں“۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، اے عمر! تمہیں چاہئے تھا کہ اسے تم محبت سے سمجھاتے کہ نرمی سے تقاضہ کرے اور مجھے ادائے حق کے لیے کہتے۔ پھر آپ نے فرمایا، ”اس کا قرض ابھی ادا کر دو اور بیس صاع زیادہ دینا کیونکہ تم نے اسے ڈرایا دھمکایا ہے“۔

مال لیتے ہوئے حضرت زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے، ”اے عمر!

386... شمائل ترمذی، ص288، حدیث نمبر:348

387... بخاری، ج1، ص370، حدیث نمبر:214

اصل بات یہ ہے کہ میں نے توریت میں آخری نبی کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں وہ سب میں نے دیکھ لیں تھیں سوائے ان دو کے: اول یہ کہ ان کا علم جہل پر غالب رہے گا اور دوم ان کے ساتھ جتنا زیادہ جہل کا برتاؤ کیا جائے گا اتنا ہی ان کا حلم بڑھتا جائے گا۔ چنانچہ آج میں نے یہ دونوں نشانیاں بھی دیکھ لیں۔ اب میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں"۔(388)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے بعد 9ہجری میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ آپ نے ان سے صرف اتنا فرمایا، مجھے اپنا چہرہ نہ دکھایا کرو۔ اسی طرح ہندہ بنت عتبہ جنہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا، فتح مکہ کے دن اسلام لائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں بھی معاف فرمادیا۔ تاریخ عالم میں ایسے حسن اخلاق کی مثال نہیں ملتی۔

2... صبر واستقامت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صبر و استقامت کا پیکر تھے۔ راہ حق میں آپ کو بیشمار تکلیفیں اور اذیتیں دی گئیں مگر آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فرمایا، "تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا"۔(389)

ودسری جگہ ارشاد ہوا، "اور اے محبوب! تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے"۔(390)

388... دلائل النبوی، ابو نعیم، ج1، ص58، دلائل النبوۃ بیہقی، ج7، ص30، حدیث نمبر:2538، مواہب اللدنیہ، ج6، ص23

389... پارہ نمبر:26، سورۃ الاحقاف، آیت نمبر:35

390... پارہ نمبر:14، سورۃ النحل، آیت نمبر:127

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعوتِ حق کا آغاز فرمایا تو آپ کو صادق و امین کہنے والے آپ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ پر ظلم و ستم ڈھانا شروع کر دیا۔ آپ جب گھر میں ہوتے تو صحن میں پتھر اور گندگی پھینک دیتے۔ راستے میں کانٹے بچھادیتے جس سے آپ کے مبارک تلوے لہولہان ہو جاتے۔ ایک بار سر اقدس پر کیچڑ پھینک دیا، ایک مرتبہ شیطان صفت کافروں نے منیٰ میں دعوت حق دیتے ہوئے آپ کو نرغے میں لے لیا، گالیاں دیں اور پتھر برسائے۔ ان مصیبتوں کے باوجود آپ صبر واستقامت کے ساتھ ان کی ہدایت کے لیے دعا فرماتے رہے۔

ایک دن آپ خانہ کعبہ میں دعوتِ حق دے رہے تھے کہ کفار نے آپ کو مارنا شروع کر دیا۔ حضرت حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خبر دی۔ وہ دوڑے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کفار کے نرغے سے نکال لیا لیکن کافروں نے انہیں تلواریں مار کر شہید کر دیا۔ اسی طرح جب بنی ہاشم کے افراد کو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعوت اسلام دی تو عقبہ بن ابی معیط اپنی چادر آپ کی گردن میں ڈال کر مروڑنے لگا۔ آپ کی تکلیف دیکھ کر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نہ رہا گیا، وہ بچانے کے لیے آگے بڑھے تو مشرکوں نے انھیں اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔

ایک دن عقبہ ملعون نے خون اور گوبر سے بھری ہوئی اوجھڑی لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پشت مبارک پر رکھ دی جبکہ آپ سجدے کی حالت میں تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آکر اس نجاست کو پشت مبارک سے دور کیا اور شریروں کو برا کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''بیٹی صبر کرو، اللہ تعالیٰ ان نادانوں کو ہدایت دے گا یہ نہیں جانتے کہ ان کی بھلائی کس میں ہے''۔

ابو جہل ملعون آپ کو اکثر مارا کرتا تھا، ایک دن اس ملعون نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو زدوکوب کیا اس کی یہ ناپاک حرکت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا

باعث بنی۔ اسی دشمنِ رسول کے ہاتھوں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا نے شہادت پائی جو کہ اسلام میں پہلی شہادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ملنے والوں پر اور آپ کی دعوت قبول کرنے والوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے گئے، مگر ان کے پائے استقامت میں ذرا سی جنبش نہ آئی۔

قریش کے بے حد دباؤ پر جب ابو طالب نے آپ کو تبلیغ سے باز رکھنے کی کوشش کی تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ”اے چچا جان! خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تو میں حق کہنے سے باز نہیں آؤں گا خواہ اس راہ میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے“۔

اعلان نبوت کے ساتویں سال حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے اہل خاندان کو شعب ابی طالب میں نظر بند کر دیا گیا۔ یہ لوگ نہ کسی سے مل سکتے تھے اور نہ ہی خرید و فروخت کر سکتے تھے۔ غلہ ختم ہو گیا تو فاقے ہونے لگے۔

عورتیں اور بچے بھوک سے بیتاب ہو کر روتے اور چلاتے مگر کافروں کو ترس نہ آتا۔ تین سال یہ بائیکاٹ رہا، ان مصیبتوں کے باوجود آپ دین کی تبلیغ فرماتے رہے۔

جب آپ تبلیغ اسلام کے لیے طائف تشریف لے گئے تو وہاں کافروں نے اتنے پتھر برسائے کہ جسم اقدس کے ہر حصے سے خون بہا اور نعلین مبارک خون سے بھر گئے پھر بھی آپ نے ان کے خلاف دعا نہ فرمائی اور صبر کیا۔ طائف سے واپسی پر ایک فرشتے نے عرض کی، اگر اجازت ہو تو طائف کو صفحۂ ہستی سے مٹا دوں؟ ارشاد فرمایا، میں یہ نہیں چاہتا کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان کی آئندہ نسلیں خدائے واحد پر ایمان لائیں گی۔

قریش حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مذمم کہہ کر گالیاں دیا کرتے مگر آپ فرماتے، دیکھو! رب تعالیٰ کس طرح قریش کی گالیوں سے مجھے محفوظ رکھتا ہے کہ وہ مذمم کہہ کر

گالیاں دیتے اور لعنت کرتے ہیں حالانکہ میں تو محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہوں"۔ [391]

جب کفار و مشرکین کی ایذا رسانیاں حد سے بڑھ گئیں تو آپ نے اپنا گھر بار چھوڑ کر راہِ خدا میں ہجرت فرمائی۔ غزوہ اُحد میں آپ کے دندان مبارک زخمی کر دیے گئے اور آپ کا چہرۂ اقدس خون آلود ہوا، اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کافروں کے لیے یہ دعا فرمائی،

"اے اللہ !میری قوم کو ہدایت عطا فرما، یہ لوگ میرے منصب کو نہیں پہچانتے"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے راہ حق میں پیش آنے والی مشکلات اور مصائب کا ذکر ایک حدیث پاک میں یوں فرمایا، "اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا گیا کہ اتنا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھے اتنا زیادہ ستایا گیا کہ اتنا کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ ایک مرتبہ تیس رات دن مجھ پر اس حال میں گزرے کہ میرے اور بلال (رضی اللہ عنہ) کے لیے کھانے کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے سوائے اس کے جو بلال نے اپنی بغل میں چھپا رکھا تھا"۔ [392]

3...جود و کرم اور سخاوت:

اگر قیمتی اور فائدہ مند چیز خوشی سے خرچ کی جائے تو یہ کرم ہے اور سخاوت یہ ہے کہ اپنا مال دوسروں کے لیے آسانی سے خرچ کیا جائے اور بُری کمائی سے بچا جائے، اسی کو جود بھی کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا،

"اور اپنی جانوں پر ان (مستحقین) کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو،

391...بخاری، ج11، ص363، حدیث نمبر:3269

392...شمائل ترمذی، ص320، حدیث نمبر:375

اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں"۔[393]

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ جود و کرم والے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔ آپ کسی کے سوال کو رد نہ فرماتے، مال موجود ہوتا تو عطا فرماتے اور نہ ہوتا تو قرض لے کر دیتے یا عطا کرنے کا وعدہ فرماتے اور سائل سے معذرت فرماتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جس چیز کا بھی سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کے جواب میں "نہیں" نہ فرمایا۔[394]

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت ماہ رمضان میں بہت زیادہ ہو جاتی تھی۔[395]

ایک بار کسی شخص نے سوال کیا کہ دونوں پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں ہیں سب اسے دے دی جائیں۔ آپ نے وہ ساری بکریاں اسے عطا فرما دیں۔ اس نے اپنے قبیلے والوں سے جا کر کہا، تم اسلام قبول کر لو، خدا کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسی سخاوت کرتے ہیں کہ مال کے ختم ہونے کا اندیشہ دل میں لاتے ہی نہیں۔[396]

ایک بار آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تب بھی میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے

393... پارہ نمبر:28، سورۃ الحشر، آیت نمبر:9

394... شمائل ترمذی، ص292، حدیث نمبر:352

395... شمائل ترمذی، ص292، حدیث نمبر:353

396... مشکوۃ، ج3، ص262، حدیث نمبر:5806

ایک دینار بھی میرے پاس تین راتوں تک رہ جائے سوائے اس کے جو قرض ادا کرنے کے لیے ہو۔[397]

ایک دفعہ کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں سوال کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ لیکن تم میرے نام پر اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لو، جب میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ اس کو پہلے بھی دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں بنایا ہے۔ حضور کو یہ بات پسند نہ آئی۔ ایک انصاری عرض گذار ہوئے،

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ خرچ کرتے جائیں کیونکہ مالکِ عرش آپ کو مال کی کمی کا اندیشہ کبھی لاحق نہیں ہونے دے گا۔ یہ سن کر آپ مسکرائے اور چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ آپ نے فرمایا، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔[398]

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حنین کے دن مجھے مال عطا فرماتے رہے اور اتنا مال عطا فرمایا کہ پہلے آپ میری نظر میں انتہائی ناپسندیدہ شخص تھے پھر آپ میرے نزدیک محبوب ترین ہو گئے۔[399]

حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مالی امور کے نگراں یا خزانچی تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس کوئی مال جمع نہ رہتا، بعثت مبارکہ سے وصال ظاہری تک مالی معاملات میرے سپرد رہے۔ جب کوئی بھوکا ننگا

397... بخاری، ج8، ص217، حدیث نمبر:2213

398... شمائل ترمذی، ص294

399... ترمذی، ج3، ص77، حدیث نمبر:602

مسلمان آپ کے پاس آتا تو آپ مجھے حکم دیتے اور میں کسی سے قرض لے کر اس کے کھانے اور پہننے کا انتظام کرتا"۔ (400)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نصف وسق غلہ قرض لے کر ایک سائل کو عطا فرمایا۔ جب قرض خواہ وصولی کے لیے آیا تو اسے پورا وسق دیتے ہوئے فرمایا، نصف تمہارا قرض ہے اور نصف ہماری عطا ہے۔ (401)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بارگاہ نبوی میں چادر کا ہدیہ پیش کیا۔ آپ اس چادر کو بطور تہبند باندھ کر تشریف لائے تو کسی صحابی نے عرض کی، کتنی اچھی چادر ہے! یہ مجھے عطا فرما دیجیے۔ آپ جب مجلس سے تشریف لے گئے تو وہ چادر اتار کر اس صحابی کو بھجوا دی۔ صحابہ کرام اس سے کہنے لگے، تم نے اچھا نہیں کیا کہ چادر مانگ لی جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔

اس صحابی نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے یہ چادر صرف اس لیے مانگی کہ یہ میرا کفن بنے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ چادر اس صحابی کا کفن ہی بنی۔ (402)

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے جابر! اپنا اونٹ مجھے بیچ دو۔ انہوں نے عرض کی، میرے آقا! مفت حاضر ہے۔ فرمایا، مفت نہیں چاہیے، بیچ دو۔ انہوں نے ارشاد کی تعمیل کی۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اونٹ کی قیمت ادا کرنے کا حکم دیا پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ

400... الشفا، ج2، ص154

401... الشفا، ج1، ص114

402... بخاری، ج7، ص272، حدیث نمبر: 1951

سے فرمایا، اے جابر! قیمت اوراونٹ دونوں لے جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں یہ دونوں مبارک کرے۔ (403)

4... صدق وامانت:

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر صدق و امانت کے پیکر تھے۔ آپ کے بدترین دشمن بھی اعلانِ نبوت سے قبل آپ کو "صادق" اور "امین" کہتے تھے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر قریش کو اسلام کی دعوت دینا چاہی تو پہلے ان سے دریافت فرمایا کہ اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے کے لیے آرہا ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کرلو گے؟ سب نے ایک زبان ہو کر کہا، "بیشک ہم یقین کریں گے کیونکہ ہم نے ہمیشہ تمہیں سچ بولتے دیکھا ہے"۔ (404)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہود کے بڑے عالم تھے، ایمان لانے سے قبل جب پہلی بار بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اوران کی نظر چہرۂ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر پڑی تو دیکھتے ہی پکار اٹھے، "یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں"۔ (405)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ابو جہل نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کہا، "ہم تمہیں جھوٹا نہیں کہتے لیکن جو دعوت و پیغام تم لائے ہو ہم تو اسے جھٹلاتے ہیں"۔ (406)

403... بخاری، ج16، ص16، حدیث نمبر:4689، مسلم، ج3، ص1219، حدیث نمبر:715

404... بخاری، ج14، ص439، حدیث نمبر:4397

405... مشکوٰۃ، ج1، ص430، حدیث نمبر:1907

406... ترمذی، ج10، ص328، حدیث نمبر:2990

کتاب الشفا میں ہے کہ غزوہ بدر کے روز اخنس بن شریق نے ابو جہل سے تنہائی میں دریافت کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سچے ہیں یا جھوٹے؟ تو ابو جہل نے جواب دیا، ”خدا کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سچے ہیں اور جھوٹ تو وہ کبھی بولتے ہی نہیں“۔

شاہ روم ہرقل نے ابو سفیان سے (جو اس وقت ایمان نہ لائے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ سوال کیا کہ کیا نبوت کے اعلان سے قبل تمہیں ان پر کبھی جھوٹ بولنے کا گمان ہوا؟ ابو سفیان نے جواب دیا، ہر گز نہیں انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا“۔ (407)

حارث بن عامر ان فتنہ پرور اور شریر لوگوں میں سے تھا جو لوگوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا انکار کیا کرتے تھے لیکن وہ جب گھر والوں کے ساتھ تنہائی میں ہوتا تو کہتا، ”خدا کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہر گز جھوٹے نہیں ہیں“۔ (408)

گویا آپ کی صداقت ایسی مسلم حقیقت ہے کہ جس کا انکار بدترین دشمن بھی نہ کر پاتے تھے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امانت داری کا بھی کافروں کو اعتراف تھا اسی لیے وہ آپ کو امین یعنی امانت دار کہا کرتے تھے۔ کتاب الشفا میں ہے کہ کفار دور جاھلیت میں آپ سے اپنے فیصلے کروایا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، ”اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آسمانوں میں امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں“۔

یہی وجہ تھی کہ کفار و مشرکین آپ سے مخالفت و دشمنی کے باوجود اپنا مال آپ ہی کے پاس امانت رکھوایا کرتے تھے نیز کسی اور کو آپ سے بڑھ کر امانت دار نہیں

407... الشفا، ج1، ص135

408... مدارج النبوۃ، ج1، ص87

سمجھتے تھے۔ جب کافروں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قتل کی پوری تیاری کرلی اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہجرت کا حکم ہو گیا اس مشکل وقت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو لوگوں کی امانتوں کی فکر تھی۔ اس لیے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمہ یہ کام لگایا کہ وہ تمام لوگوں کی امانتیں انہیں واپس کر کے مدینہ منورہ آئیں۔

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے غلاموں کو بھی اخلاق حسنہ اپنانے کی بے حد تاکید فرماتے۔ آپ کا ارشاد ہے، "تم لوگ اپنے نفس کے بارے میں میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن بن جاؤ تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ وہ چھ باتیں یہ ہیں: جب تم بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب امانت دی جائے تو حفاظت سے ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھ (ناجائز اُمور سے) روک لو"۔ (409)

5...ایفائے عہد:

وعدہ پورا کرنا اسلامی اخلاق کا اہم جزو ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیشہ وعدہ پورا فرماتے خواہ وہ مسلمان سے کیا ہوتا یا کافر سے، اور اپنے پرائے سبھی اس حقیقت کے معترف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ابوسفیان نے ہرقل روم کے دربار میں یہ گواہی دی کہ آپ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کبھی عہد شکنی نہیں کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی الحسماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اعلان نبوت سے قبل حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے خرید و فروخت کی اور آپ کا کچھ بقایا رہ گیا۔ میں نے وعدہ کیا کہ میں اسی جگہ وہ چیز لے کر آتا ہوں پھر میں بھول گیا۔ تین دن بعد مجھے یاد آیا اور میں وہاں پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اسی جگہ پایا۔ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ

409... مشکوٰۃ، ج3، ص55، حدیث نمبر:4870

والہٖ وسلم نے فرمایا، تم نے مجھ پر مشقت ڈال دی، میں تین دن سے یہیں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔[410]

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ قبولِ اسلام سے قبل قریش کے سفیر بن کر مدینہ منورہ آئے تو نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ کفر سے نفرت ہو گئی۔ بارگاہ نبوی میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! میں اب واپس مکہ نہیں جاؤں گا۔ حضور نے فرمایا، "میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ ہی قاصدوں کو اپنے پاس روکتا ہوں اب تم واپس جاؤ بعد میں چاہو تو آجانا"۔ چنانچہ ابو رافع واپس چلے گئے پھر دوبارہ مدینہ شریف آئے اور اسلام قبول کیا۔[411]

غزوہ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور انہیں ایک ایک آدمی کی اشد ضرورت تھی۔ حذیفہ بن یمان اور ابو حسیل رضی اللہ عنہما بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! ہم مکہ سے آرہے تھے کہ راستے میں ہمیں کفار نے گرفتار کر لیا اور پھر اس شرط پر رہا کیا کہ ہم جنگ میں آپ کا ساتھ نہیں دیں گے۔ لیکن یہ عہد ہم نے مجبوراً کیا تھا، ہم جہاد میں ضرور حصہ لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا،

"ہر گز نہیں! تم اپنا وعدہ پورا کرو اور میدان جنگ سے واپس چلے جاؤ، ہم ہر حال میں اپنا وعدہ پورا کریں گے اور ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے"۔[412]

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مذکورہ تینوں اوصاف یعنی سچ بولنا، امانت دار ہونا اور وعدہ کی پابندی کرنا اپنے غلاموں کو اپنانے کی بارہا تعلیم دی ہے اور ان تینوں اوصاف

410... سنن ابی داؤد، ج13، ص180، حدیث نمبر:4344

411... سنن ابی داؤد، ج7، ص398، حدیث نمبر:2377

412... مسلم، ج3، ص1414، حدیث نمبر:1787

سے محروم رہنے والے کو منافق قرار دیا ہے۔ حدیث پاک میں ارشادِ گرامی ہے، ”منافق کی تین نشانیاں ہیں۔جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے“۔(413)

6...عفت وحیا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ”تمہارے صاحب نہ بہکے اور نہ بے راہ چلے، اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی ہے“۔(414)

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سیدھی راہ پر ہونے کی گواہی رب تعالیٰ نے دوسرے مقام پر یوں دی ہے۔ ارشاد ہوا، ”بے شک تم سیدھی راہ پر ہو“۔(415)

ان آیات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر قسم کی خطاو غلطی سے معصوم ہیں۔ اعلان نبوت سے قبل یا بعد میں بھی آپ سے کبھی کوئی گناہ صادر نہیں ہوا۔

قرآن حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیا کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا،

”بے شک تمہاری اس بات سے نبی کو ایذا ہوتی تھی لیکن وہ تمہار الحاظ فرماتے تھے (اور حیا کے باعث کچھ نہیں کہتے تھے)“۔(416)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ

413...بخاری، ج1، ص58، حدیث نمبر:32، مسلم، ج1، ص85، حدیث نمبر:74

414...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:4،2

415...پارہ نمبر:17، سورۃ الحج، آیت نمبر:67

416...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:53

وسلم کنواری پردہ نشیں دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے۔(417)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہو جاتے (مگر حیا کے سبب منہ سے کچھ نہ فرماتے)۔(418)

علماء فرماتے ہیں کہ ''حیا وہ خوبی ہے جو برائی کے ارتکاب سے بچانے کا موجب اور حق دار کے حق میں کوتاہی سے محفوظ رکھنے کا باعث ہے''۔ حدیث پاک میں حیا کو ایمان کا جزو کہا گیا ہے۔(419)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات اقدس میں کمال درجہ کی حیا تھی۔ حدیث پاک میں ہے کہ آپ نے کبھی کسی عورت کو نہیں چھوا جس کے آپ مالک نہ ہوں۔ آپ رفع حاجت کے لیے اس قدر دور نکل جاتے کہ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے اور آپ اس وقت تک کپڑا نہ ہٹاتے جب تک بیٹھ نہ جاتے۔ آپ شرم و حیا کے باعث اکثر نگاہیں نیچی رکھتے۔(420)

آپ جب آرام کے لیے تشریف لے جاتے تو چادر اوڑھ لیتے اور سر ڈھانپ لیتے۔(وسائل الوصول)

جب کوئی خطاکار خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر معافی چاہتا تو آپ حیا سے گردن جھکا لیتے۔

آپ حیا کے باعث کسی کے چہرے کو مسلسل دیکھتے ہوئے گفتگو نہ فرماتے۔ اگر کسی میں کوئی ایسی بات نظر آتی جو آپ کو مکروہ و ناپسند ہوتی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ فلاں

417... بخاری، ج11، ص379، حدیث نمبر:3298، مسلم، ج4، ص1809، حدیث نمبر:2320

418... شمائل ترمذی، ص297، حدیث نمبر:358

419... ترمذی، ج7، ص294، حدیث نمبر:1932

420... ترمذی، ج1، ص97، حدیث نمبر:20، دار الفکر

شخص ایسا کہتا یا کرتا ہے بلکہ آپ نام لیے بغیر اس بری بات کی مخالفت فرماتے۔ (421)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہ طبعاً فحش گو تھے اور نہ ہی باتکلف فحش یا غیر اخلاقی گفتگو فرماتے۔ آپ نہ تو اونچی آواز میں گفتگو فرماتے اور نہ ہی بازاروں میں شور کرتے۔ (422)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فحش بات کہنے والے نہ تھے، آپ کسی پر لعنت کرنے والے یا برا کہنے والے بھی نہیں تھے۔ جب آپ کسی پر غصہ فرماتے تو یوں ارشاد فرماتے، ''اسے کیا ہوا، اس کی پیشانی خاک آلود ہو''۔ (423)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے گھر میں آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا، یہ اپنے قبیلے کا برا شخص ہے۔ پھر اجازت عطا فرمائی۔ جب وہ داخل ہوا تو نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کی، پہلے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو فرمائی، ایسا کیوں؟ ارشاد فرمایا، بیشک لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جسے لوگ اس کی فحش کلامی یا بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔ (424)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، جب کوئی شخص آپ کی مجلس میں بیٹھتا تو جب تک وہ خود نہ چلا جاتا آپ اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا، آپ اس کی حاجت پوری فرماتے یا نرمی سے جواب دیتے۔ (425)

421... مدارج النبوۃ، ج1، ص78

422... شمائل ترمذی، ص287، حدیث نمبر:347

423... بخاری، ج18، ص456، حدیث نمبر:5571

424... شمائل ترمذی، ص289، حدیث نمبر:350

425... شمائل ترمذی، ص198، حدیث نمبر:334

7... شجاعت و استقلال:

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ قوتِ غضب کی زیادتی اور اسے عقل کے تابع رکھنے کا نام شجاعت ہے اور مشکل ترین حالات میں ثابت قدم اور بے خوف رہنے کا نام استقلال ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم دیگر اوصاف جمیلہ کی طرح اس وصف میں بھی بے مثل ہیں۔ بسا اوقات ایسے مشکل اور پریشان کن مواقع پر جہاں بہادروں کے قدم اکھڑ گئے، وہاں آقا و مولیٰ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم شجاعت و استقلال کا پیکر بن کر ڈٹے رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مدنی زندگی کے دس برسوں میں ستائیس غزوات میں بنفس نفیس شرکت فرمائی جن میں نو غزوات میں قتال کی نوبت آئی جبکہ مجاہد اعظم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے چوالیس لشکر مختلف جنگی مہمات کے لیے خود روانہ فرمائے۔ آپ میدان جنگ میں افواج کی کمان خود فرماتے ان کی تنظیم و ترتیب، ضروری ہدایات اور جنگی حکمت عملی، یہ تمام امور خود انجام دیتے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "جب گھمسان کا معرکہ ہوتا اور جنگ کی شدت ہوتی تو ہم آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی پناہ ڈھونڈا کرتے تھے اور ہم میں سے دلیر و بہادر وہ ہوتا تھا جو آپ کے ساتھ دشمن کے مقابل کھڑا ہوتا تھا"۔ (426)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "میں نے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے بڑھ کر کسی کو بہادر، دلیر، سخی اور اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں دیکھا"۔ (427)

426... مسلم، ج3، ص1400، حدیث نمبر:1776

427... سنن الدارمی، ج1، ص44، حدیث نمبر:59

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ”جب جنگ نہایت شدید اور خوں ریز ہوتی اور لڑنے والوں کی آنکھوں میں خون اتر آتا اُس وقت ہم آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آڑ لیا کرتے اور دشمنوں کے سب سے زیادہ قریب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی ہوتے تھے“۔ (428)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کفار کا لشکر جب لڑائی کے لیے سامنے آتا تو ان پر حملہ کرنے والوں میں سب سے آگے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی ہوتے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن سخت معرکہ ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دراز گوش پر سوار تھے اور برابر آگے بڑھتے ہوئے یہ فرمارہے تھے، ”میں نبی ہوں، اس بات میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا فرزند ہوں“۔ (429)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جسمانی طاقت میں بھی سب سے افضل و اعلیٰ تھے۔ غزوہ احزاب میں جب خندق کھودتے ہوئے سخت چٹان آگئی اور کسی سے نہ توڑی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس زور سے کدال ماری کہ وہ ریت بن گئی۔ (430)

رکانہ قریش کا ناقابلِ شکست پہلوان تھا، آپ نے اسے تین دفعہ پچھاڑا۔ وہ آپ کی قوت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ (431)

رکانہ مسلمان ہوگئے تھے۔ جبکہ ابو الاسود جمحی جو ایسا طاقتور تھا کہ گائے کی کھال پر کھڑا ہو جاتا اور دس پہلوان اس کھال کو کھینچتے تو چمڑا پھٹ جاتا مگر اس کے پاؤں کے

428... شرح السنۃ للبغوی، ج7، ص47، حدیث نمبر:3592، 3593

429... کتاب الشفاء، ج1، ص115

430... بخاری، ج13، ص10، حدیث نمبر:3797

431... سیرت ابن ہشام، ج1، ص390

نیچے سے نہ نکلتا۔ اس نے بارگاہ نبوی میں چیلنج دیا کہ اگر آپ مجھے کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے اسے زمین پر چِت کر دیا مگر وہ ایمان نہ لایا۔(432)

8...شفقت ورحمت:

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام جہانوں کے لیے مجسم رحمت ہیں۔ آپ ہی کے وجودِ مسعود کے صدقے میں کافر دنیاوی عذاب سے محفوظ رہے۔(433)

اور یہ آپ کی کفار پر رحمت و مہربانی ہی تھی کہ ان کی ایذارسانیوں کے باوجود آپ نے ان کے خلاف دعا نہ فرمائی بلکہ ہدایت کی دعا فرماتے رہے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اپنی امت پر شفقت ورحمت قرآن حکیم میں یوں بیان فرمائی گئی،

"بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بے حد شفقت فرمانے والے مہربان ہیں"۔(434)

قاضی عیاض فرماتے ہیں، "رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم امت پر شفقت ورحمت ہی کی وجہ سے ان کے لیے آسانی اور تخفیف چاہتے۔ کئی امور اس خوف سے ترک فرمادیتے کہ وہ امت پر فرض نہ ہو جائیں۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے، اگر مجھے امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اسی طرح نماز تراویح نہ پڑھانا، صوم وصال کے روزوں سے منع فرمانا، وغیرہ اسی قسم کے

432... مدارج النبوۃ، ج1، ص76

433... پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:32

434... پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:128

اور امور بھی ہیں"۔[435]

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا اپنی گناہ گار امت کے لیے بار گاہ الٰہی میں راتوں کو رونا اور گریہ وزاری کرنا حدیث سے ثابت ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے جبریل! میرے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کہہ دو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں راضی کر دیں گے اور رنجیدہ نہیں کریں گے"۔[436] بخاری میں ہے کہ "جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو دو کاموں کا اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا"۔ یہ بھی آپ کی شفقت و رحمت ہی ہے کہ آپ قیامت میں مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں گے۔[437]

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت فرمائی۔ آپ کا ارشاد ہے، "تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے لیے اچھا ہو، اور میں اپنے اہل خانہ کے لیے تم سب سے اچھا ہوں"۔[438]

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی عورتوں پر شفقت و رحمت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ آپ نے عورتوں کو دین سکھانے کے لیے ایک دن مخصوص فرمایا تھا۔[439]

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے یتیم، مسکین اور غرباء کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی بھی بارہا تلقین فرمائی۔ آپ یہ دعا فرماتے تھے، اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ اور مجھے مسکین ہی وفات دے اور قیامت میں مساکین میں میرا حشر فرما۔[440]

435... شفا، ج1، ص124

436... مسلم، ج1، ص191، حدیث نمبر:202

437... بخاری، ج11، ص395، حدیث نمبر:3296، مسلم، ج4، ص1813، حدیث نمبر:2327

438... بخاری، ج1، ص178، حدیث نمبر:99

439... سنن ابن ماجہ، ج12، ص154، حدیث نمبر:4116، ترمذی، ج8، ص354، حدیث نمبر:2275

440... ترمذی، ج4، ص157، حدیث نمبر:2359، ابن ماجہ، ج4، ص433، حدیث نمبر:4126

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے غلاموں کے آزاد کرنے کو جہنم سے نجات کا موجب فرمایا اور ان کے حقوق یوں بیان فرمائے:

"تمہارے غلاموں میں جو تمہارے موافق ہو، اسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو تمہیں پسند نہ ہو اسے بیچ دو مگر اسے عذاب نہ دو"۔ (441)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بچوں سے نہایت شفقت کا سلوک فرماتے تھے، آپ انہیں چومتے اور پیار کرتے اور کبھی کبھی ان سے مذاق بھی فرمایا کرتے۔ ایک دن آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم رہے تھے کہ اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے دس لڑکے ہیں۔ میں نے ان کو کبھی نہیں چوما۔ آپ نے فرمایا، "جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔ (442)

ایک روز اُم قیس بن محصن رضی اللہ عنہا اپنے شیر خوار بچہ کو بارگاہ نبوی میں لے کر آئیں۔ آپ نے شفقت سے اس بچہ کو اپنی گود مبارک میں بیٹھالیا۔ اس بچہ نے پیشاب کر دیا۔ آپ نے اس پر پانی بہادیا اور بالکل بھی اظہارِ ناراضگی نہ فرمایا۔ (443)

آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب بچوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام فرماتے۔ (444)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی نئی فصل کا کوئی پھل پکتا تو لوگ اسے بارگاہِ نبوی میں لے کر آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس پر دعائے برکت فرماتے اور سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل عطا فرماتے۔ (445)

441... مسند احمد، ج33، ص158، حدیث نمبر:15813

442... بخاری، ج18 ص403، حدیث نمبر:5538

443... بخاری، ج1، ص373، حدیث نمبر:216

444... صحیح بخاری، ج19، ص269، حدیث نمبر:5778، مسلم، ج4، ص1805، حدیث نمبر:2310

445... مسلم، ج2، ص1000، حدیث نمبر:1373

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے "باپ پر بچے کا یہ بھی حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو اچھے آداب سکھائے۔[(446)]

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم انسانوں کے لیے نہیں بلکہ تمام مخلوق کے لیے رحمت ہیں۔ آپ جانوروں پر بھی شفقت فرماتے اور ان سے شفقت و رحمت کا برتاؤ کرنے کی تعلیم دیتے۔ ایک صحابی نے پرندے کے بچے پکڑ لیے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا، ان بچوں کو وہیں رکھ آؤ جہاں سے لائے ہو۔

ایک روز ایک انصاری کے باغ سے آپ کا گزر ہوا، وہاں ایک اونٹ بھی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھتے ہی اونٹ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ نے اونٹ کے پاس آکر دستِ شفقت پھیرا اور پھر اونٹ کے مالک کو بلا کر فرمایا، خدا تعالیٰ سے ڈرو، اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور زیادہ مشقت لیتے ہو۔[(447)]

9...صلہ رحمی و حسن معاشرت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب لوگوں کے ساتھ بہترین سلوک فرماتے، عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحمی فرماتے، ان کی ضروریات کا خیال رکھتے اور ان کی مدد فرماتے۔

آپ فضیلت کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کوئی ہدیہ پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے کہ اسے فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلی ہے۔

446... مشکوٰۃ، ج2، ص211، حدیث نمبر:3138

447... سنن ابی داؤد، ج7، ص91، حدیث نمبر:2186

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جتنا رشک میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا، اتنا کسی اور عورت پر نہیں کیا کیونکہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر انہیں یاد فرماتے۔ جب آپ بکری ذبح فرماتے تو ان کی سہیلیوں کے لیے گوشت ہدیہ فرماتے۔(448)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ بھیجتے رہتے تھے۔ انہوں نے چند دن حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دودھ پلایا تھا اور یہ ابو لہب کی لونڈی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا، رضاعی والد اور رضاعی بھائی کے لیے چادر بچھانا اور ان کا احترام فرمانا احادیث سے ثابت ہے۔(449)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم روزانہ اپنی ازواج مطہرات سے ملاقات فرماتے اور ان کی ضروریات کا اہتمام فرماتے۔(450)

آپ اپنی صاحبزادیوں کے گھر بھی جلوہ افروز ہو کر ان کی خبر گیری فرماتے اور ان کے بچوں پر بھی خاص شفقت و رحمت فرماتے۔ پڑوسیوں کی خبر گیری کرنا اور ان پر کرم فرمانا بھی آپ کا معمول تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ازدواجی تعلقات حسن سلوک و حسن معاشرت کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ ازواج مطہرات کے حقوق میں عدل و مساوات فرماتے۔ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو قرعہ ڈالتے، جن زوجہ مطہرہ کا نام نکل آتا، انہیں ساتھ لے جاتے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ

448... کتاب الشفاء، ج2، ص101

449... خصائص الکبری، ج1، ص351

450... مسلم، 2، ص1084، حدیث نمبر:1462

دوڑنے کا مقابلہ کیا جس میں حضرت عائشہ آگے نکل گئیں۔ کچھ مدت بعد دوبارہ دوڑ ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آگے نکل گئے اور آپ نے متبسم ہو کر فرمایا، یہ تمہارے پچھلی مرتبہ آگے نکل جانے کا بدلہ ہے۔ (451)

علامہ نبہانی فرماتے ہیں، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گھریلو زندگی انتہائی مثالی تھی۔ آپ گھر تشریف لے جاتے تو ازواج مطہرات سے نہایت خوش مزاجی سے پیش آتے، گھر میں ہمیشہ مسکراتے رہتے اور کسی بات پر ناگواری کا اظہار نہ فرماتے۔ آپ بچوں سے بھی شفقت فرماتے، خصوصاً اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر اور ہونٹوں کو بوسہ دیتے۔

امام قسطلانی بھی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ حسن سلوک فرماتے اور کوئی خلافِ طبیعت بات ہو جاتی تو درگذر فرماتے۔

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں کسی برتن سے پانی پیتی تو آپ میرے ہاتھ سے برتن لے کر بقیہ پانی خود پی لیتے اور جب کھانا کھاتے ہوئے ہڈی پر تھوڑی سی بوٹی رہ جاتی تو آپ مجھ سے لے کر اسے کھا لیتے۔

میں نے ایک روز آپ کے لیے خاص قسم کا گوشت پکایا۔ اُم المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ میں نے انہیں کھانے کو کہا، انہوں نے انکار کیا۔ میں نے کہا، یا تو تم کھاؤ ورنہ میں سالن تمہارے منہ پر مل دوں گی۔ انہوں نے نہ کھایا تو میں نے سالن ہاتھ پر لگا کر ان کے منہ پر مل دیا۔ میری یہ حرکت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہنسی آگئی۔ (452)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے

451... مدارج النبوۃ، ج1، ص68

452... شرح زرقانی، ج11، ص420

ایک کام سے کسی جگہ بھیجا۔ میرے دل میں یہ تھا کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا مگر زبان سے کہہ دیا، خدا کی قسم! میں نہ جاؤں گا۔ پھر میں باہر نکلا اور بچوں کا کھیل دیکھنے کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آکر میرے سر کے بال پیچھے سے پکڑ لیے۔ جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کو ہنستا ہوا پایا، آپ نے فرمایا، تم وہاں کیوں نہ گئے جہاں میں نے بھیجا تھا؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ضرور جاؤں گا۔(453)

حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ کے حسن سلوک کی گواہی یوں دیتے ہیں کہ "میں نے دس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت کی۔ آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہ کہا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں کیا یا کیوں نہ کیا؟"۔(454)

اُم المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد مبارک ہے کہ "آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کہتے ہیں، سب کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمانوں کی تواضع فرماتے ہیں اور راہِ حق میں پیش آنے والے مصائب میں لوگوں کی مدد فرماتے ہیں"۔(455)

10...تواضع اور حسن سلوک:

آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عظمت و فضیلت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے باوجود تمام لوگوں سے زیادہ متواضع تھے اور غرور و تکبر کا آپ کے قریب سے بھی گذر نہ ہوا تھا۔ اس سلسلے میں یہ دلیل کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ اختیار عطا فرمایا تھا کہ چاہیں تو نبوت کے ساتھ شاہانہ زندگی گزاریں اور چاہیں

453... مشکوٰۃ، ج1، ص323

454... بخاری، ج18، ص464، حدیث نمبر:5578

455... کتاب الشفا، ج1، ص130

تو نبوت کے ساتھ فقر و بندگی اختیار کریں، تو آپ نے فقر و بندگی کو پسند فرمایا۔(456)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تواضع اور انکساری میں سب سے بڑھ کر تھے۔ آپ بہت کم گو تھے مگر آپ کی کم گوئی تکبر کی وجہ سے نہ تھی، آپ جب بات کرتے تو مختصر کرتے۔ آپ بہت خوبرو تھے نیز کسی مشکل سے مشکل کام سے بھی نہیں گھبراتے تھے۔ آپ اس حد تک بھی تواضع و انکساری نہیں فرماتے تھے کہ کوئی آپ کو حقیر سمجھنے لگے۔

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، "مجھے اس طرح حد سے نہ بڑھانا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو حد سے بڑھایا (اور اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا)۔ بے شک میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ پس تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو"۔(457)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہوا، "میں کھانا کھاتا ہوں جیسے بندہ کھایا کرتا ہے اور میں بیٹھتا ہوں جیسے بندہ بیٹھتا ہے"۔(458)

ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو رعب و ہیبتِ نبوت سے کانپنے لگا۔ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، "گھبراؤ نہیں! میں بادشاہ نہیں ہوں، میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی"۔(459)

احمدِ مختار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمانا تواضع کے طور پر ہے، یہ ان کی عظمت کی دلیل ہے مگر ہمیں یہ جائز نہیں کہ ان کے لیے ایسے الفاظ استعمال کریں۔ یوں سمجھئے کہ اگر بادشاہ کہے کہ "میں تمہارا خادم ہوں" تو یہ صحیح ہے لیکن اگر لوگ اسے خادم کہیں تو

456... کتاب الشفاء، ج1، ص130، مواہب اللدنیہ، ج2، ص184

457... شمائل ترمذی، ص271، حدیث نمبر: 330

458... مشکوٰۃ، ج3، ص268، حدیث نمبر: 5836

459... مواہب اللدنیہ، ج6، ص71

یہ بے ادبی و گستاخی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظمت و مقام کے متعلق پہلے گفتگو کی جا چکی ہے، اسے بھی ذہن نشین رکھیے۔

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے، جنازوں میں تشریف لے جاتے، پیدل چلنا بھی پسند فرماتے اور دراز گوش پر بھی سوار ہوتے، آپ غلام کی دعوت بھی قبول فرماتے۔ (460)

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بیواؤں کی دستگیری فرماتے، اہل مدینہ کی لونڈیاں اپنے کاموں کے لیے آپ کو جہاں لے جاتیں، آپ تشریف لے جاتے۔ (461)

مدینہ طیبہ کے لونڈی غلام خدمتِ اقدس میں سخت سردی کی صبح کو بھی پانی لاتے تو آپ اپنا دست مبارک اس میں ڈبو دیتے تاکہ انہیں شفا اور برکت ملے۔ (462)

فتح مکہ کے دن جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فاتحانہ شان سے شہر میں داخل ہونے لگے تو آپ کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ سواری پر آپ نے سر اقدس اس قدر جھکایا ہوا تھا کہ سر اقدس پالان یا کجاوہ کے اگلے حصے سے چھو رہا تھا۔ (463)

حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعلین مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ آپ اسے درست فرمانے لگے تو میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مجھے عطا فرمایئے تاکہ میں اسے درست کر دوں۔ ارشاد فرمایا، نہیں! میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تم لوگوں پر اپنی بڑائی ظاہر کروں۔ (464)

460... ترمذی، ج10، ص2، حدیث نمبر: 2733

461... بخاری، ج10، ص42، حدیث نمبر: 2692

462... مسلم، ج4، ص1812، حدیث نمبر: 2324

463... کتاب الشفاء، ج1، ص132

464... مواہب اللدنیہ، ج6، ص49

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے گھریلو کاموں میں بھی مشغول ہوتے تھے، آپ اپنے کپڑے دھولیتے، بکری کا دودھ دوہتے، کپڑوں کو پیوند لگالیتے، نعلین مبارک کی مرمت کرلیتے، اپنے ذاتی کام خود کرتے اور اونٹ باندھ کر انہیں خود چارہ ڈالتے۔ آپ غلام کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے بلکہ اس کے ساتھ آٹا گوندھ لیتے اور بازار سے اپنا سودا سلف خود اٹھالاتے تھے۔(465)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے۔ آپ نہ کسی گھوڑے پر سوار تھے اور نہ کسی دراز گوش پر۔ آپ سواری پر ہوتے تو کبھی اپنے پیچھے کسی غلام یا عام شخص کو بٹھالیتے اور کبھی درمیان میں ہو جاتے اور آگے پیچھے کسی کو بٹھالیتے۔ جب آپ مکہ تشریف لائے تو بنو عبد المطلب کے بچوں نے آپ کا استقبال کیا، آپ نے ایک کو آگے بٹھالیا اور ایک کو پیچھے۔(466)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے، اور جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے، پس میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مکمل سیرت تم سے بیان کرتا ہوں"۔(467)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے آپ کو تین کاموں یعنی جھگڑے، تکبر اور بے مقصد باتوں سے دور رکھا، اور آپ تین کاموں سے لوگوں کو دور رکھتے یعنی نہ تو کسی کی برائی کرتے، نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ

465... کتاب الشفاء، ج1، ص132

466... الانوار فی شمائل النبی المختار، ص371

467... شمائل ترمذی، ص284

ہی کسی کا عیب تلاش کرتے۔ آپ صرف وہی کلام فرماتے جس سے ثواب کی امید ہوتی۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو آپ کے اصحاب سر جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں، جب آپ خاموش ہو جاتے تو وہ گفتگو فرماتے۔ وہ کسی بات پر نہ جھگڑتے، جب ایک بات کرتا تو دوسرے خاموش رہتے، ان سب کی گفتگو آپ کے نزدیک پہلے آدمی کی گفتگو کی طرح ہوتی یعنی آپ سب پر یکساں توجہ دیتے۔ جس بات پر باقی لوگ ہنستے، آپ بھی تبسم فرماتے اور جس بات پر دوسرے متعجب ہوتے، آپ بھی تعجب فرماتے۔

آپ گفتگو میں کسی اجنبی کی بد تمیزی کو برداشت فرماتے یہاں تک کہ صحابہ کرام اجنبیوں کو آپ کے پاس لے آتے تا کہ (ان کی بے تکلف گفتگو سے) وہ بھی فائدہ اٹھائیں۔

آپ فرمایا کرتے کہ جب کسی حاجت مند کو حاجت طلب کرتا دیکھو تو اسے کچھ دے دیا کرو۔ آپ اپنی تعریف صرف اس شخص سے قبول فرماتے جو احسان کی وجہ سے تعریف کرتا۔ آپ کسی کی گفتگو کو قطع نہ فرماتے البتہ اگر وہ حد سے بڑھ جاتا تو اسے روک دیتے یا اُٹھ کر تشریف لے جاتے"۔ (468)

آپ کی تواضع کی ایک اور پیاری مثال یہ ہے کہ ایک سفر میں صحابہ کرام نے بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور اسے پکانے کے کام تقسیم فرمالیے۔ ایک نے ذبح کرنا اپنے ذمہ لیا، دوسرے نے کھال اتارنا اور کسی صحابی نے پکانے کی ذمہ داری لی۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، لکڑیاں چن کر لانا میرے ذمہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی، یہ کام ہم خود کرلیں گے۔ آپ نے فرمایا، تم یقیناً یہ کر سکتے ہو مگر مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ

468... شمائل ترمذی، ص32، حدیث نمبر:32

میں تم سے خود کو ممتاز کروں۔ پھر آپ لکڑیاں جمع کر کے لائے۔[469]

11...عدل وانصاف:

رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ عادل اور امین تھے اور اس حقیقت کا کفار مکہ کو بھی اعتراف تھا۔ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعلان نبوت سے قبل اہل مکہ اپنے جھگڑوں اور معاملات کا فیصلہ حضور وصلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی سے کرایا کرتے تھے۔[470]

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عدل کے حوالے سے یہ بتانا بھی مناسب ہو گا کہ آپ ایام شیر خوارگی میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی صرف دائیں طرف سے دودھ پیتے اور دوسری طرف ان کے شیر خوار بچہ کے لیے چھوڑ دیتے۔[471]

ایک دفعہ خاندان مخزوم کی کسی عورت نے چوری کی۔ قریش نے چاہا کہ وہ سزا سے بچ جائے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے محبوب غلام اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کی درخواست کی۔ حضرت اسامہ نے سفارش عرض کر دی۔ رہبر مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''تم حد میں سفارش کرتے ہو؟ تم سے پہلے کے لوگ اس لیے تباہ ہو گئے کہ وہ امیروں کو چھوڑ دیتے اور غریبوں پہ حد جاری کرتے۔ خدا کی قسم !اگر محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی ایسا کرتی تو میں اسے بھی ایسی ہی سزا دیتا''۔[472]

حضرت اُسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ خوش طبعی کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی

469... کتاب الشفاء، ج2، ص297

470... کتاب الشفاء، ج1، ص134

471... دلائل النبوۃ، ج1، ص58، حدیث نمبر:46

472... بخاری، ج11، ص294، حدیث نمبر:3216

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے اورآپ نے خوش طبعی کے طور پر ان کی کمر میں چھڑی چبھودی۔ وہ عرض گذار ہوئے، مجھے قصاص دیجیے۔ فرمایا، قصاص لے لو۔ انہوں نے عرض کی، آپ کے جسم اطہر پر قمیص ہے اور میرے جسم پر نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی قمیص اٹھادی۔ وہ فوراً آپ سے لپٹ گئے اور آپ کی کمر مبارک کو چومنے لگے۔ پھر عرض کی، میرے آقا! میں نے تو دراصل یہی چاہا تھا کہ اس طرح آپ کے جسم اقدس کو بوسہ دینے کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ (473)

اسی طرح ایک روز حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ ایک شخص آیا اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر جھک گیا۔ آپ نے کھجور کی شاخ سے اسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ فرمایا جس سے اس کے منہ پر ہلکی سی خراش آگئی۔ آپ نے فرمایا، تم مجھ سے قصاص لے لو۔ اس نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں نے معاف کر دیا۔ (474)

خیبر کے دن آپ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی چادر میں مال وزر جمع کر رہے تھے کہ ایک شخص کہنے لگا، اے محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)! انصاف کرنا۔ آپ نے فرمایا، اگر میں نے بھی انصاف نہ کیا تو پھر کون انصاف کرے گا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اس منافق کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ لوگ یہ کہیں، محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔ (475)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں عدل کا اتنا خیال

473... سنن ابی داؤد، ج13، ص455، حدیث نمبر:4547

474... سنن ابی داؤد، ج13، ص457، حدیث نمبر:4548

475... مواہب اللدنیہ، ج6، ص21

تھا کہ وصال سے قبل بھی ایک خطبہ میں یوں ارشاد فرمایا،

''اے لوگو! میرے تم سے جدا ہونے کا وقت قریب آگیا ہے پس جس کا کوئی بھی حق مجھ پر ہو وہ اپنا حق لے لے اور جان ومال جس سے چاہے اس کا قصاص لے لے۔

ایک شخص عرض گذار ہوا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے آپ پر تین درہم ہیں۔ ارشاد فرمایا، میں کسی کو نہ جھٹلاتا ہوں اور نہ اس کو قسم دیتا ہوں، صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ درہم کس سلسلے کے ہیں؟ عرض کی، ایک دن ایک سائل آپ کے پاس آیا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اسے تین درہم دے دو۔ آپ نے فرمایا، اے فضل (رضی اللہ عنہ) اس کو تین درہم دے دو۔

پھر فرمایا، اے لوگو! جس کسی پر جو حق ہو اسے چاہیے کہ آج ہی اپنی گردن سے اتار لے اور یہ خیال نہ کرے کہ میں رسوائی سے ڈرتا ہوں۔ جان لو اور آگاہ ہو جاؤ کہ دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے ہلکی اور آسان ہے۔ (476)

12... مسکراہٹ اور خوش طبعی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متانت اور وقار کا پیکر تھے۔ آپ بلا ضرورت کبھی گفتگو نہ فرماتے اور نہ ہی آواز سے ہنستے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے،

''زیادہ نہ ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے''۔ (477)

آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غلاموں کی دلجوئی کے لیے کبھی کبھی خوش طبعی فرمایا کرتے تھے۔ احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ

476... مدارج النبوۃ، ج1، ص84

477... سنن ترمذی، ج8، ص275، حدیث نمبر:2227، مسند احمد، 2، ص310، حدیث نمبر:8081

والہٖ وسلم اکثر تبسم فرمایا کرتے جس سے غم زدوں کو تسکین ملتی اور روتے ہوئے اپنا غم بھول جاتے۔

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے بڑھ کر مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا“۔(478)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”آقا و مولیٰ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی“۔(479)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے سب کے ساتھ ہنسی مذاق کیا ہو، آپ عام لوگوں کی طرح دوسروں کے ساتھ ناشائستہ ہنسی مذاق نہیں فرماتے تھے“۔ آپ کے صحابہ کرام بھی زور سے نہیں ہنستے تھے بلکہ آپ کی طرح مسکراتے تھے۔ وہ آپ کی مجلس میں ایسی سنجیدگی اور متانت سے بیٹھتے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔(480)

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی سواری کے لیے گھوڑا لایا گیا، آپ نے جب رکاب میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ کہا، پھر اس کی پیٹھ پر سوار ہوئے تو الحمد للہ فرمایا۔ پھر سواری کی دعا پڑھی، پھر تین بار الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر فرمایا اور یہ دعا پڑھی،

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

”یارب تو پاک ہے، بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو مجھے بخش دے، تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں ہے“۔ یہ کہہ کر آپ ہنس پڑے۔

478... شمائل ترمذی، ص186

479... شمائل ترمذی، ص186

480... خصائص الکبری، ج2، ص172

میں نے پوچھا، امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا، میرے سامنے ایک بار حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا اور پھر آپ ہنسے تھے۔ وجہ پوچھنے پر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تھا، بندہ جب یہ کہتا ہے، "یارب میرے گناہ معاف فرمادے" اور بزعم خویش یہ سمجھتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی میرے گناہ معاف کرے گا، اور کوئی بخشنے والا نہیں، تو اللہ تعالیٰ بندے کی اس بات سے خوش ہوتا ہے۔ (481)

غور فرمایئے کہ جس بات پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسکرائے تھے، اسی بات پر سنت کی پیروی میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی مسکرائے۔ یہ شمع رسالت کے پروانوں کی اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت و اطاعت کی ایک جھلک ہے۔ اب آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شگفتہ مزاجی اور خوش طبعی کے بارے میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے خوش طبعی کے طور پر فرماتے، "اے دو کانوں والے"۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا جو مر گیا۔ جب وہ آپ کی خدمتِ اقدس میں آتا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خوش طبعی کے طور پر اس سے فرماتے، "اے عمیر! تیرے بلبل کو کیا ہوا؟" (482)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں؟ (ہمیں اس پر حیرت ہوتی ہے) ارشاد فرمایا، "میں خوش طبعی میں بھی ہمیشہ سچ بولتا ہوں (یعنی باوجود خوش طبعی کے جھوٹی بات نہیں کہتا)"۔ (483)

481... شمائل ترمذی، ص191

482... شمائل ترمذی، ص194

483... شمائل ترمذی، ص194

ایک شخص نے حضور آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سواری مانگی۔ ارشاد فرمایا، ہم تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے۔ اس نے عرض کی، میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ فرمایا، اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔(484)

حضرت محمود بن ربیع انصاری خزرجی پانچ سال کے تھے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے گھر میں ایک کنواں تھا جس سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پانی پیا اور خوش طبعی کے طور پر پانی کی ایک کلی حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ماری۔(485)

محدثین فرماتے ہیں کہ اس کی برکت سے ان کو وہ حافظہ حاصل ہوا کہ اس قصہ کو یاد رکھتے اور بیان فرماتے، اور اسی وجہ سے صحابہ میں شمار ہوئے۔

ایک بوڑھی صحابیہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے۔ آپ نے فرمایا، جنت میں کوئی بوڑھی عورت نہیں جائے گی۔ وہ رونے لگیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، بوڑھی عورتیں بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوں گی (بلکہ جوان ہو کر جائیں گی)۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ''بیشک ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر پیدا کیا اور پھر انہیں کنواریاں بنایا''۔(486)

ایک دیہاتی صحابی زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں دیہات کی چیزیں بطور تحفہ لایا کرتے تھے۔ آپ ان کو شہر کی چیزیں تحفہ دیا کرتے۔ وہ اگرچہ زیادہ خوش شکل نہیں تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان سے بہت

484... شمائل ترمذی، ص195

485... بخاری، ج1، ص137، حدیث نمبر:75

486... شمائل ترمذی، ص197

زیادہ محبت فرماتے۔

ایک دن وہ بازار میں سامان بیچ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کو پیچھے سے آکر اس طرح بازوؤں میں لے لیا کہ وہ آپ کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ انہوں نے کہا، "یہ کون ہے مجھے چھوڑ دے"۔ پھر انہوں نے دیکھ لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں تو وہ اپنی پشت کو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سینہ اقدس سے برکت کے لیے ملنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، یہ غلام کون خریدے گا؟

انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ تعالیٰ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت قیمتی ہو۔(487)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، "بعض احادیث میں جو مزاح اور کھیل وغیرہ کی ممانعت آئی ہے وہ کثرت اور زیادتی سے ہے۔ یعنی جو خوش طبعی اور کھیل وغیرہ خدا کی یاد سے اور دینی امور پر غور و فکر سے غافل کر دے، وہ منع ہے۔ اور جو شخص ان کے باعث دینی امور سے غافل نہ ہو، اس کے لیے یہ مباح یعنی جائز ہے۔

اگر اس سے کسی کی دلجوئی اور کسی سے دلی محبت کا اظہار مقصود ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فعل مبارک تھا تو یہ مستحب ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اخلاق حسنہ میں تواضع اور خوش طبعی نہ ہوتی تو کسی میں یہ قدرت وطاقت نہ ہوتی کہ وہ آپ کی خدمت میں بیٹھ سکتا یا آپ سے کلام کر سکتا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس میں انتہائی درجہ کا رعب و جلال اور عظمت و دبدبہ تھا"۔(488)

487... شمائل ترمذی، ص196

488... مدارج النبوۃ، ج1، ص70

13...زہدو قناعت:

فقر و زہد کے معنی ہیں، رضائے الٰہی کے لیے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا؛ اور قناعت کا مفہوم ہے، زندگی گزارنے کے لیے صرف ضروری اشیاء پر اکتفا کرنا اور انہیں بھی جمع نہ کرنا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان دونوں اوصاف کے بھی جامع تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فقر اختیاری تھا، اضطراری نہ تھا۔ امام قاضی عیاض، شفا شریف میں فرماتے ہیں،

''آقا و مولیٰ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا کے مال و متاع سے ایسی حالت میں بھی اجتناب فرمایا جبکہ وہ آپ کے قدموں میں ڈھیر تھا اور مسلسل فتوحات ہو رہی تھیں۔ اور یہ فقر و زہد ہی تھا کہ جب آپ نے دنیا سے پردہ فرمایا تو اس وقت آپ کی زرہ مبارک ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی''۔(489)

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے، ''اے اللہ تعالیٰ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے اہل بیت کو صرف اتنا رزق عطا فرما جس سے وہ زندہ رہ سکیں''۔(490)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ''آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وصال مبارک تک کبھی مسلسل تین دن شکم سیر ہو کر کھانا نہ کھایا''۔(491)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو بکری کا بھنا ہوا گوشت کھا رہے تھے۔ انہوں نے آپ کو بھی دعوت دی مگر آپ نے انکار کیا اور فرمایا، ''رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی پیٹ

489...شفا، ج1، ص140

490...ترمذی، ج8، ص364، حدیث نمبر:2284

491...بخاری، ج17، ص30، حدیث نمبر:4969، مسلم، ج4، ص2281، حدیث نمبر:2970

بھر کر نہیں کھائی"۔[492]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کے ساتھ شریکِ طعام ہونے کے علاوہ کبھی بھی روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔[493]

حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کبھی مسلسل دو روز جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دنیا سے پردہ فرما گئے۔[494]

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں بسا اوقات دو دو مہینے چولھا نہ جلتا تھا اور صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا تھا۔[495]

سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دوسرے دن کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔[496]

مالکِ کل صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، "بیشک مجھ پر میرے رب نے پیش فرمایا کہ میرے لیے مکہ کی وادی کو سونا بنا دیا جائے تو میں نے عرض کی، یارب! میری خواہش یہ ہے کہ میں ایک روز بھوکا رہوں اور دوسرے روز شکم سیر ہوا کروں تاکہ جب بھوکا رہوں تو تیرے لیے عاجزی کروں اور تجھے پکاروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد اور تیرا شکر ادا کروں۔"[497]

492... بخاری، ج16، ص467، حدیث نمبر:4955

493... شمائل ترمذی، ص130

494... بخاری، ج17، ص30، حدیث نمبر:4969، مسلم، ج4، ص2281، حدیث نمبر:2970

495... بخاری، ج16، ص481، حدیث نمبر:4964

496... شمائل ترمذی، ص130

497... شمائل ترمذی، ص309

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے۔ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور ہم نے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنے پیٹ پر ایک ایک پتھر باندھا ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے شکم اقدس پر سے کپڑا اٹھایا تو وہاں دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔(498)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بعض اوقات حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی فاقہ کشی کی حالت دیکھ کر رو پڑتی اور عرض کرتی، میرے آقا! آپ دنیا سے کم از کم اتنا حصہ تو قبول فرما لیں جس سے فاقے کی اذیت نہ ہو۔ تو آپ ارشاد فرماتے، ”مجھے دنیا سے کیا غرض! میرے بھائی اولوالعزم پیغمبروں نے اس سے بھی مشکل حالات میں صبر کا دامن تھامے رکھا اور صبر و قناعت کے باعث بارگاہِ خدا میں عزت و شرف اور اجر عظیم کے حقدار ٹھہرے۔ میں اگر دنیا میں آرام و سکون پسند کروں گا تو مجھے ان سے کم اجر ملے گا جو میرے لیے ندامت کا باعث ہو گا اس لیے مجھے اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقرب بندوں کی موافقت سے بڑھ کر کوئی شے مطلوب نہیں ہے“۔(499)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ایک چٹائی پر سوئے، جب بیدار ہوئے تو جسم اقدس پر چٹائی کا نشان پڑ گیا تھا۔ عرض کی، آپ اجازت دیتے کہ ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیتے۔ فرمایا، مجھے دنیا سے کیا غرض! میرا دنیا سے تعلق بس ایسا ہے جیسے کوئی سوار کسی درخت کے سائے میں کھڑا ہو اور پھر درخت کو چھوڑ کر آگے چلا جائے۔(500)

498... سنن ترمذی، ج8، ص347، حدیث نمبر:2270

499... شمائل ترمذی، ص129

500... سنن ترمذی، ج8، ص382، حدیث نمبر:2299

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ کے جسمِ اقدس پر چٹائی کے نشانات اور آپ کی کل جمع پونجی دیکھ کر رونے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، کیوں روتے ہو؟ عرض کی، قیصر و کسریٰ تو عیش و عشرت میں رہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس حال میں زندگی گزاریں؟ ارشاد فرمایا، ابنِ خطاب! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ آخرت ہمارے لیے ہو اور دنیا ان کے لیے۔(501)

14...خوف وعبادت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

﴿اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾

"اللہ سے اُس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں"۔(502)

اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ علم اور اپنی معرفت کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا اس لیے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کثرت سے عبادت فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، "میں تم سب سے زیادہ اسرارِ قدرت سے آگاہ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں"۔(503)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک اور فرمانِ عالی شان ہے، "قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم ان حقیقتوں کو جان لیتے جنہیں میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے"۔(504)

501... شمائل ترمذی، ص269

502... پارہ نمبر:22، سورۃ فاطر، آیت نمبر:28

503... مسلم، ج2، ص1105، حدیث نمبر:1479

504... سنن ترمذی، ج8، ص275، حدیث نمبر:227

علامہ نبہانی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رونا بھی آپ کی مسکراہٹ کی مانند تھا یعنی جیسے آپ کبھی آواز کے ساتھ نہیں ہنسے، ایسے ہی کبھی آواز کے ساتھ روئے بھی نہیں۔ آپ کا رونا یہ تھا کہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے اور سسکیوں کی آواز سنائی دیتی۔ کبھی کسی کی وفات پر رنج و غم سے آپ کے آنسو بہہ نکلتے، کبھی آپ اپنی امت کے لیے آبدیدہ ہو جاتے اور کبھی خوفِ خدا کے باعث روتے۔(505)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے۔ صحابہ کرام نے عرض کی، آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب تمام اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیے۔ ارشاد فرمایا، ”کیا میں اپنے رب کا شکر گذار بندہ نہ ہوں“۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ تہجد میں اتنا طویل قیام فرماتے کہ پاؤں مبارک پر ورم آجاتا۔(506)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب ارادہ کیا، وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں۔(507)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی اتنا ہی وقت بیٹھ کر نماز ادا فرماتے۔(508)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”نبی مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (رمضان کے

505... وسائل الوصول، ص97

506... شمائل ترمذی، ص221

507... شمائل ترمذی، ص224

508... شمائل ترمذی، ص225

علاوہ) کسی مہینہ میں کبھی مسلسل افطار فرماتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ اس ماہ میں کوئی روزہ نہیں رکھیں گے، اور کبھی آپ مسلسل روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ اس ماہ میں بالکل افطار نہیں کریں گے۔ اگر کوئی آپ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور کوئی آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا"۔ (509)

یعنی آپ تمام رات نماز نہ ادا فرماتے بلکہ کچھ وقت آرام بھی فرماتے۔ گویا نفل عبادات میں افراط و تفریط سے دور رہتے البتہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا قلبِ اطہر کسی بھی لمحے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہوتا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "ایک روز میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نماز ادا فرما رہے ہیں اور سینۂ اقدس سے رونے کے باعث اس طرح آواز آرہی ہے جیسے کھولتی ہوئی ہانڈی سے آیا کرتی ہے"۔ (510)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے قرآن حکیم کی تلاوت کا حکم دیا۔ میں نے سورہ نساء تلاوت کی، جب اس آیت پر پہنچا (جس کا ترجمہ یہ ہے "تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں") تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ (511)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ

509... بخاری، ج10، ص15، حدیث نمبر: 2676

510... شمائل ترمذی، ص263، مشکوٰۃ، ج1، ص219، حدیث نمبر: 1000

511... شمائل ترمذی، ص264

علیہ واٰلہٖ وسلم (سورج گہن کے وقت حالت نماز میں) سجدہ میں رو رہے تھے اور دعا فرما رہے تھے، اے اللہ! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ میری موجودگی میں میری امت کو عذاب نہ ہوگا، اے رب! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب تک یہ لوگ استغفار کرتے رہیں گے، ان پر عذاب نہ آئے گا۔ اے اللہ! ہم سب استغفار کرتے ہیں اور تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں"۔(512)

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کثرت سے استغفار فرماتے تھے۔ آپ کا اِستغفار فرمانا کسی خطا یا گناہ کی وجہ سے ہر گز نہ تھا کیونکہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام تمام گناہوں اور خطاؤں سے معصوم ہوتے ہیں۔ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا استغفار فرمانا ازراہِ تواضع تھا یا بطور عبادت؛ اور اس کی بے شمار حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی تھی کہ اِستغفار کرنا امت کے لیے سنت بن جائے۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر اوقات غمگین اور متفکر رہتے۔ ایک مرتبہ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم آپ پر بڑھاپے کے آثار (ضعف وغیرہ) دیکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) ارشاد فرمایا، مجھے سورہ ھود اور اس جیسی سورتوں نے ضعیف کر دیا۔(513)

یعنی جن سورتوں میں حساب و عذاب کا ذکر ہے، اسے یاد کرکے اپنی گناہگار امت کی فکر میں مبتلا رہنے نے مجھ پر ضعف طاری کر دیا۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری روح پرور دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی، "اے اللہ! مجھے ایسی دو آنکھیں عطا فرما جو زور سے برسنے اور خوب رونے والی ہوں اور تیرے عذاب و عتاب

512... شمائل ترمذی، ص265

513... شمائل ترمذی، ص58

سے ڈرنے والی ہوں، اس سے پہلے کہ آنسو خون بن جائیں اور داڑھیں انگارے"۔[514]

اس دعا میں امت کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جہنم کے عذاب میں مبتلا ہونے سے پہلے اس کا ڈر اور خوف اپنے دل میں پیدا کیا جائے تاکہ ہماری آنکھیں خوفِ خدا سے روئیں اور ہمارے آنسوؤں سے جہنم کی آگ بجھ جائے۔

15... طبِ نبوی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی دوا پیدا فرمائی ہے۔[515] لیکن کسی حرام شے میں شِفا نہیں رکھی۔[516] یہ بھی ارشاد ہوا کہ ہر مرض کا علاج ہے اس لیے دوا اختیار کرو مگر حرام چیز سے ہر گز علاج نہ کرو۔[517]

جس طرح بھوک اور پیاس کو ختم کرنے کے لیے کھانا پینا توکل کے منافی نہیں، اسی طرح بیماری سے شفا کی دعا مانگنا اور علاج کرانا بھی توکل کے منافی نہیں۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے روحانی علاج بھی ارشاد فرمائے جیسا کہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نظر بد سے بچنے کے لیے ہمیں دعا تعویذ کرانے کا حکم دیا۔ اسی طرح رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مختلف امراض کے لیے مختلف چیزوں کا فائدہ مند ہونا بھی بیان فرمایا۔

اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے یہاں صرف چند طبعی ادویہ کا ذکر کرتے ہیں جنہیں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جسمانی صحت کے لیے مفید فرمایا ہے۔

514... انظر مواہب اللدنیہ، ج5، ص502

515... سنن ابی داؤد، ج4، ص10، حدیث نمبر:3874

516... بخاری، ج17، ص433، حدیث نمبر:5246

517... سنن ابی داؤد، ج10، ص371، حدیث نمبر:3376

ایک شخص بارگاہ نبوی میں عرض گذار ہوا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔ ارشاد فرمایا، اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر آیا اور عرض کی، دستوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ارشاد فرمایا، اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر آیا اور عرض کی کہ دست کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ نے پھر اسے شہد پلانے کا حکم دیا۔ اس نے عرض کی، اس سے تو فائدہ نہیں ہو رہا۔

فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (اس میں سورۃ النحل کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں شہد کو شفا فرمایا گیا ہے) اس نے پھر جا کر شہد پلایا تو وہ مریض شفایاب ہو گیا۔ (518)

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہے کہ جو شخص ہر ماہ میں تین دن صبح کو شہد چاٹ لیا کرے اسے کوئی بڑی بیماری نہ ہو گی۔ (519) دوسری حدیث میں ہے، دو شفا والی چیزیں اختیار کرو، ایک شہد اور دوسری قرآن کریم۔ (520)

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چند ارشاداتِ عالیہ ملاحظہ ہوں:

کالا دانہ یعنی کلونجی میں سوائے موت کے ہر بیماری کی شفا ہے۔ (521)

اگر کوئی شے موت کا بھی علاج ہوتی تو وہ سناء ہوتی۔ (522)

کوئی ایسا دن نہیں گزرتا کہ جنت کے پانی کے قطرے کاسنی کے پودے پر نہ گرتے ہوں۔

518... بخاری، ج17، ص442، حدیث نمبر:5252، مسلم، ج4، ص1736، حدیث نمبر:2217

519... ابن ماجہ، ج10، ص311، حدیث نمبر:3482

520... ابن ماجہ، ج10، ص256، حدیث نمبر:3443،

521... بخاری، ج17، ص448، حدیث نمبر:5255

522... مشکوۃ، ج2، ص527، حدیث نمبر:4537

عود ہندی (قسط شیریں) کو شفا کے لیے استعمال کرو کیونکہ اس میں سات شفائیں ہیں۔[523]

زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔[524]

انار کو اس کے گودے یعنی باریک چھلکے سمیت کھاؤ کہ یہ معدہ کو زندگی دیتا ہے۔[525]

پانی کو چوس کر پیو کہ یہ زود ہضم ہے اور بیماری سے بچاؤ ہے۔[526]

نہار منہ کھجوریں کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔[527]

منقیٰ چہرے کے رنگ کو نکھارتا اور بلغم خارج کرتا ہے۔[528]

کدو عقل کو زیادہ کرتا ہے اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔[529]

آب زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے گا، وہی فائدہ دے گا۔[530]

گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانا چاہیے۔[531]

بے شک پشت کا گوشت بڑا اچھا ہوتا ہے۔[532]

523... ابن ماجہ، ج10، ص282، حدیث نمبر:3459

524... ترمذی، ج7، ص44، حدیث نمبر:1774

525... نہایہ، ابن اثیر، ج2، ص1110

526... مسند فردوس، ج1، ص275، حدیث نمبر:1070

527... جامع الصغیر، حدیث نمبر:6394

528... کتاب الشفاء، ج2، ص39

529... کنز العمال، ج14، حدیث نمبر:40990

530... ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر:24191

531... بخاری، ج9، ص15، حدیث نمبر:2382

532... بخاری، ج14، ص322، حدیث نمبر:4343

میتھی سے شفا حاصل کیا کرو۔ (533)

کھمبی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ (534)

گوشت کھانے سے سماعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (535)

عجوہ کھجور جنت سے ہے اور وہ جنون یا زہر سے بھی شفا ہے۔ (536)

اثمد سرمہ لگایا کرو کہ وہ بینائی زیادہ کرتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔ (537)

مکھی کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں شفا ہے اگر کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر نکال دو کیونکہ وہ پہلے اُس پر کو گراتی ہے جس میں زہر ہے۔ (538)

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو جب کانٹا چبھا یا پھنسی وغیرہ کا زخم ہوا، آپ نے اس پر مہندی لگائی۔ (539)

آپ نے آشوب چشم کے لیے کھجور سے پرہیز اور جو و چقندر کا کھانا مفید بتایا۔ (540)

دھوپ سے گرم شدہ پانی کے استعمال کو برص کا سبب فرمایا۔ (541)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا۔ (542)

533... الکامل، ج1، ص188، معنا

534... سنن ابن ماجہ، ج10، ص259، حدیث نمبر:3445

535... مدارج النبوۃ، ج1، ص458

536... ابن ماجہ، ج10، ص260، حدیث نمبر:3446

537... شمائل ترمذی، ص63

538... بخاری، ج18، ص79، حدیث نمبر:5336

539... ترمذی، ج7، ص378، حدیث نمبر:1773

540... ترمذی، ج12، ص187، حدیث نمبر:3658

541... سنن دار قطنی، ج1، ص38، حدیث نمبر:2

542... مسلم، ج2، ص3، حدیث نمبر:328

کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا حکم دیا۔[543]

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بارہا مسواک کرنے کی تاکید فرمائی۔[544]

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھائی۔[545]

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کھیرا نمک کے ساتھ کھاتے تھے۔[546]

آپ تر کھجور کے ساتھ تربوز و خربوزہ تناول فرماتے تھے۔[547]

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جو کا دلیہ کھانے کو دل کی تقویت کا باعث فرمایا۔[548]

گائے کے دودھ اور مکھن کو شفا اور دوا، جبکہ اس کے گوشت (کی کثرت) کو بیماری کا باعث فرمایا۔[549]

کھانے کی ابتدا اور اختتام نمکین چیزوں پر کرنے کو ستر (70) بیماریوں سے حفاظت قرار دیا۔[550]

آپ کھانے کے فوراً بعد پانی نہ پیتے کیونکہ یہ نظام ہضم کو متاثر کرتا ہے۔[551]

آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ناشتہ جلدی کرنے کو بہتر قرار دیا۔ نیز فرمایا، رات کا کھانا ترک نہ کرو، کچھ نہیں تو مٹھی بھر کھجور ہی کھالیا کرو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑ

543... بخاری، ج11، ص83، حدیث نمبر:3058، مسلم، ج10، ص286، حدیث نمبر:3756

544... بخاری، ج3، ص405، حدیث نمبر:838، مسلم، ج2، ص59، حدیث نمبر:370

545... ترمذی، ج8، ص367، حدیث نمبر:2287

546... وسائل الوصول، ص180 الشمائل الشریفۃ للسیوطی، ص267

547... سنن ابی داؤد، ج10، ص312، حدیث نمبر:3339

548... بخاری، ج17، ص32، حدیث نمبر:4997

549... کنز العمال، ج10، ص30، حدیث نمبر:28209

550... بہار شریعت، حصہ شانزدہم، ص381

551... مدارج النبوۃ، ج1، ص466

دینے سے بڑھاپا جلدی آتا ہے۔[552]

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک تعلیمات میں سب سے زیادہ اہمیت کم کھانے کو دی گئی۔

فرمانِ نبوی ہے، ”کسی نے بھی پیٹ سے زیادہ برا برتن کوئی نہ بھرا۔ انسان کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں پھر بھی اگر زیادہ ضرورت ہو تو تہائی پیٹ کھانا، تہائی پیٹ پانی اور تہائی پیٹ سانس کے لیے رکھنا چاہیے“۔[553]

آپ نے مریضوں کو زبردستی کھلانے پلانے سے بھی منع فرمایا ہے چنانچہ ارشادِ گرامی ہے، ”تم زبردستی کرکے اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا کرو، اللہ تعالیٰ انہیں کھلا پلا دیتا ہے“۔[554]

16... اسلامی تفریحی مشاغل:

دینِ فطرت، اسلام فرض و نفلی عبادات کے ساتھ ساتھ ان تفریحی مشاغل کی اجازت بھی دیتا ہے جن سے احکام الٰہی کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو، معاشرے میں کوئی خرابی نہ پھیلتی ہو اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت کا باعث ہوں۔ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے قائم کردہ معاشرے میں مسلمانوں کے تفریحی مشاغل اور اس حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ کو پیش نظر رکھ کر ہم اپنے تفریحی مشاغل کی حدود کا تعین کرسکتے ہیں۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے جن تفریحی مشاغل کو پسند فرمایا ہے وہ نہ صرف

552... ابن ماجہ، ج10، ص115، حدیث ن مبر:3346، کنزالعمال، ج10، ص46، حدیث نمبر:28290

553... ابن ماجہ، ج4، ص28، حدیث نمبر:3349

554... ابن ماجہ، ج10، ص245، حدیث نمبر:3435

مسلمانوں کے لیے تفریح طبع کا باعث ہوتے بلکہ وہ جسمانی طور پر طاقت میں اضافہ کا بھی ذریعہ ہوتے اور جہاد کے لیے عملی تربیت بھی ثابت ہوتے۔ کم نصیبی سے آج جن چیزوں کو تفریح سمجھ لیا گیا ہے وہ نہ صرف بے حیائی اور گناہوں پر مشتمل ہیں بلکہ مسلمانوں کو جسمانی اور روحانی طور پر ناکارہ بنادیتے ہیں اور کھیل کے طور پر جن مشاغل کو اپنایا گیا ہے، وہ معاشرتی ذمہ داریوں کے علاوہ بندے کو احکام الٰہی سے بھی غافل کر دیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، ہر وہ چیز جس سے مرد کھیلے، باطل ہے۔(555)

اس حدیث پاک میں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان تمام مشاغل سے منع فرمایا ہے جو احکام الٰہی سے غافل کرتے ہوں یا ان سے کوئی جسمانی وروحانی فائدہ نہ ہوتا ہو۔ ایک اور حدیث شریف میں ارشاد ہوا، طاقتور مومن اللہ تعالیٰ کو کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے۔(556)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رکانہ پہلوان کو تین بار کشتی میں پچھاڑ دینے کا واقعہ پہلے بیان کیا گیا، اہل سیر نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لوگوں کو ورزش کا شوق دلایا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لوگوں کو نشانہ بازی کی ترغیب دیا کرتے۔ ایک بار آپ نے نشانہ بازی کی مشق کے لیے دو فریق بنادیے پھر فرمایا، تیر چلاؤ! میں فلاں فریق کی جانب ہوں۔

یہ سن کر دوسرا فریق تیر چلانے سے رک گیا اور عرض گذار ہوا، آقا! جب آپ

555... ترمذی، ج6، ص187، حدیث نمبر:1516

556... مشکوٰۃ، ج3، ص148، حدیث نمبر:5298

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اس فریق کی طرف ہیں تو پھر ہم ان کے خلاف تیر کس طرح چلا سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا، ”تیر چلاؤ! میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (557)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ کافروں سے لڑنے کے لیے تم اپنی قوت جس قدر مضبوط کر سکو، ضرور کرو۔ خبردار! قوت تیر اندازی میں ہے۔ یہ بات آپ نے تین بار فرمائی۔ (558)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا، تم تیر اندازی ضرور سیکھو، یہ بہترین کھیل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بہترین شہسوار تھے۔ بخاری میں ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حکم سے گھوڑوں کی دوڑ کرائی جاتی تھی۔ آپ اونٹوں کو بھی دوڑاتے تھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ کی اونٹنی ہمیشہ دوڑ میں سبقت لے جاتی تھی۔ ایک بار کسی بدو کا اونٹ آگے نکل گیا تو صحابہ کرام کو سخت صدمہ ہوا۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو زیبا ہے کہ جو چیز گردن اٹھائے، اُسے نیچا دکھادے۔ (559)

ستر پوشی کے ساتھ پیراکی اچھی ورزش بھی ہے اور کھیل بھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اپنی اولاد کو پیراکی اور تیر اندازی سکھاؤ اور ان سے کہو کہ گھوڑے پر چھلانگ لگا کر سوار ہوا کریں۔ (560)

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم صبح سویرے اُٹھنے کی بے حد تلقین فرمایا کرتے تھے۔

557... بخاری، ج10، ص30، حدیث نمبر:2684

558... مسلم، ج3، ص1522، حدیث نمبر:1917

559... مسلم ج3، ص1262، حدیث نمبر:1641

560... کنز العمال، ج4، ص467

آپ نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو بھی پسند فرماتے، ایک مرتبہ عید کے دن آپ نے حبشیوں کو نیزہ بازی کے کرتب دکھانے کی اجازت عطا فرمائی۔(561)

دوڑنا اور دوڑ میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا بہترین کھیل بھی ہے اور جسم کے لیے مفید بھی، متعدد روایات سے ثابت ہے کہ بعض صحابہ کرام دوڑنے میں بہت تیز رفتار تھے اور دوڑنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔

اس تمام گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صرف ان تفریحی مشاغل کی اجازت دیا کرتے جن سے احکام الٰہی کی نفی بھی نہ ہوتی اور وہ جسمانی اور ذہنی طور پر فائدہ مند ہوتے نیز یہ کہ ان تمام مشاغل کے باوجود صحابہ کرام یادِ الٰہی سے غافل نہ ہوتے۔

حضرت بلال بن سعد رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میں نے صحابہ کرام کو دوڑنے کا مقابلہ کرتے اور انہیں آپس میں ہنستے ہوئے بھی دیکھا ہے لیکن جب رات ہوتی تو وہ راہب یعنی تارک الدنیا بن جاتے۔(562)

17... معمولات مبارکہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب نماز فجر ادا فرمالیتے تو مدینہ طیبہ کے لونڈی غلام آپ کی خدمت اقدس میں پانی کے برتن لے آتے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان میں اپنا دست مبارک ڈبو دیتے تاکہ وہ پانی برکت والا ہو جائے۔(563)

پھر آپ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر دریافت فرماتے کہ کیا کسی نے کوئی

561... بخاری، ج16، ص190، حدیث نمبر:4791

562... مشکوٰۃ، ج3، ص287، حدیث نمبر:5918

563... مسلم، ج1، ص55، حدیث نمبر:27

خواب دیکھا ہے، اگر کوئی خواب بیان کرتا تو اس کی تعبیر ارشاد فرماتے۔ [564]

آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ بھی دریافت فرماتے کہ کیا کوئی بیمار ہے جس کی عیادت کی جائے یا کوئی جنازہ ہے جس کی نماز ادا کی جائے، اگر ایسا ہوتا تو ان امور کو ادا فرماتے۔ جب اپنے صحابہ سے ملتے تو سلام میں پہل فرماتے اور گرمجوشی سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرماتے اور جب تک دوسرا شخص خود ہاتھ نہ چھوڑتا آپ ہاتھ نہ چھڑاتے۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بچوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ آپ پیدل چلنے کو پسند فرماتے اور آپ نے گھوڑے، دراز گوش اور اونٹنی پر بھی سواری فرمائی ہے۔ آپ پیدل چلتے تو عموماً کوئی چھڑی یا عصا لے کر چلتے۔ [565]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظاہری صفائی کا بے حد اہتمام فرماتے اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ آپ لباس و جسم کی صفائی، مسواک کے ذریعے منہ اور دانتوں کی صفائی اور الجھے ہوئے بالوں کی صورت میں کنگھی کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ تمام کاموں میں آسانی کو اختیار فرماتے، جب کوئی نیک کام شروع فرماتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے، آپ حاجت مندوں کی ضرورت پوری فرماتے۔ اور مسند احمد میں ہے کہ جب کوئی آپ کی خدمت میں مستحقین کے لیے مال لاتا تو آپ اس کے لیے رحمت کی دعا فرماتے۔

آپ کسی سائل کو انکار نہ فرماتے، اگر دینے کو کچھ نہ ہوتا تو نرمی سے فرماتے کہ فلاں وقت لے جانا۔ کسی سے ناراضگی کا اظہار فرماتے تو چہرۂ اقدس اس سے پھیر لیتے لیکن زبان سے کچھ نہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو نگاہ نیچی فرمالیتے۔

564... بخاری، ج4، ص280، حدیث نمبر:1054

565... صحیح بخاری، ج19، ص269، حدیث نمبر:5778، مسلم، ج4، ص1805، حدیث نمبر:2310

جب کوئی آپ کے پاس آتا جس کا نام آپ کو پسند نہ ہوتا تو اس کا نام تبدیل فرما دیتے۔ جب کوئی آپ کے پاس حاضر ہوتا اور آپ اسے خوش دیکھتے تو اس کا ہاتھ اپنے دست اقدس میں لے لیتے تاکہ اُنسیت و محبت ہو جائے۔(566)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنے چہرۂ انور کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز کو پست فرماتے۔(567)

جب آپ کو چھینک آتی تو الحمد للہ فرماتے۔ جب کسی کو چھینک آتی اور وہ الحمد للہ کہتا تو آپ یرحمک اللہ فرماتے۔(568)

آپ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں کھڑے ہوتے اور گھر والوں کی اطلاع کے لیے فرماتے، السلام علیکم۔(569)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ کسی شخص کو حلال نہیں کہ وہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت کے دیکھے۔(570)

آپ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جب کسی کو جمائی آئے تو اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔(571) اور منہ پر ہاتھ بھی رکھنا چاہیے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔(572)

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو فرماتے،

566... مسلم، ج3، ص1686، حدیث نمبر:2139

567... سنن ابی داؤد، ج13، ص218، حدیث نمبر:4374

568... بخاری، ج19، ص229، حدیث نمبر:5756، مسلم، ج4، ص1704، حدیث نمبر:2162

569... سنن ابی داؤد، ج13، ص398، حدیث نمبر:4512

570... ترمذی، ج9، ص340، حدیث نمبر:2632

571... بخاری، ج11، ص66، حدیث نمبر:3046

572... مسلم، ج4، ص2293، حدیث نمبر:2995

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ.

''اللہ تعالیٰ کا نام لے کر (داخل ہوتا ہوں)۔ اے اللہ ! میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (573)

آپ جب بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے،

غُفۡرَانَکَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَذۡھَبَ عَنِّی الۡاَذٰی وَعَافَانِیۡ۔

''الٰہی ! تیری بخشش چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز دور کی اور مجھے آرام عطا کیا''۔ (574)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔ (575)

آپ جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے، اپنا کپڑا نہ ہٹاتے۔ (576)

آپ نے برہنہ حالت میں باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (577)

آپ جب حالت جنابت میں ہوتے اور کچھ کھانا یا سونا چاہتے تو وضو فرما لیتے۔ (578)

آپ بلا عذرِ شرعی، حالتِ جنابت میں رہنے کو سخت برا جانتے۔ آپ کا ارشاد ہے، اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جہاں تصویر، کتا یا ناپاک شخص ہو۔ (579)

573... بخاری، ج1، ص246، حدیث نمبر:139، ترمذی، ج1، ص10، حدیث نمبر:5

574... سنن ابن ماجہ، ج1، ص356، حدیث نمبر:297، کنز العمال، ج7، ص44، حدیث نمبر:17869

575... مسلم، ج2، ص882، حدیث نمبر:1216

576... سنن ابی داوٗد، ص1، ص20، حدیث نمبر:13

577... سنن ابی داوٗد، ص1، ص22، حدیث نمبر:14

578... بخاری، ج1، ص476، حدیث نمبر:277

579... سنن ابی داوٗد، ج11، ص202، حدیث نمبر:3623

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز جھوٹ تھا۔ اگر کسی کے بارے میں آپ کو علم ہو جاتا کہ اس نے تھوڑی سی بھی غلط بیانی کی ہے تو آپ ناراض ہوتے اور اس سے اُس وقت تک گفتگو نہ فرماتے جب تک وہ توبہ نہ کرلیتا۔ آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ کسی چیز سے نیک فال تو لے لیتے مگر بری فال نہیں لیتے تھے۔(580)

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابہ کرام کی تربیت اور امت کی تعلیم کے لیے صحابہ کرام سے مشورہ فرماتے تھے۔ جب آپ خوش ہوتے تو چہرۂ انور چاند کی طرح چمکتا اور جب ناراض ہوتے تو ناراضگی کے آثار چہرۂ اقدس سے ظاہر ہو جاتے۔

جب آپ کو زیادہ جلال آتا تو آپ اپنی داڑھی مبارک کو زیادہ چھوتے اور جب آپ کو کوئی خوشی کی بات معلوم ہوتی تو سجدۂ شکر ادا فرماتے۔

جب بارش ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابہ کرام اپنے مبارک سروں پر سے کپڑے ہٹا دیتے اور بارش کے قطروں کو سروں پر آنے دیتے۔ آپ فرماتے، ”یہ بارش تازہ تازہ ہمارے پیارے رب تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی اور بڑی برکت والی ہے“۔(581)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی آہستہ آواز سے تلاوت فرماتے اور کبھی بلند آواز سے، اور آپ ٹھہر ٹھہر کر یعنی واضح الفاظ میں تلاوت فرماتے تھے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اتنی بلند آواز سے تلاوت فرماتے کہ حجرہ مبارک سے باہر صحن میں آواز سنی جاسکتی تھی البتہ

580... وسائل الوصول الیٰ شمائل الرسول

581... سنن ابی داؤد، ج13، ص298، حدیث نمبر:4436

ازواج مطہرات کے حجروں سے آگے آپ کی تلاوت کی آواز نہیں جاتی تھی۔ (582)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تین رات دن سے کم وقت میں قرآن کریم ختم نہیں فرماتے تھے اور جب قرآن پاک ختم فرماتے تو کھڑے ہو کر دعا مانگتے تھے۔ (583)

آپ جب قرآن پاک ختم فرماتے تو تمام اہل و عیال کو جمع کر کے دعا فرماتے اور ختم قرآن کے وقت قرآن حکیم کی ابتدائی پانچ آیات بھی تلاوت فرماتے۔ (584)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نماز چاشت ادا فرمانے کے بعد ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے جاتے اور گھریلو ضروریات کا اہتمام فرماتے اور گھر کے کاموں میں ان کی مدد فرماتے۔ (585)

آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دوپہر کو قیلولہ فرماتے۔ آپ نماز عصر کے بعد ازواج مطہرات کے حجروں میں تھوڑی دیر تشریف فرما ہوتے اور ان سے گفتگو فرماتے پھر جس زوجہ کی باری ہوتی وہیں تمام ازواج مطہرات جمع ہو جاتیں اور آپ ان سے بات چیت فرماتے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عشاء کے بعد دنیاوی گفتگو ناپسند فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عشاء کے بعد رات کے ابتدائی وقت میں استراحت فرماتے پھر نصف شب کے بعد نماز کے لیے قیام فرماتے اور تہجد ادا فرماتے۔ پھر شب کے آخر میں وتر پڑھتے، اس کے بعد بستر پر تشریف لے آتے، اگر رغبت ہوتی تو زوجہ مطہرہ کے پاس جاتے۔ پھر صبح کی اذان کے فوراً بعد اگر ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو کر کے نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ (586)

582... مسند احمد، ج1، ص154، حدیث نمبر:150

583... سنن دارمی، ج2، ص560، حدیث نمبر:3474

584... کنز العمال، ج2، ص349، حدیث نمبر:4219، معنا

585... بخاری، ج4، ص169، حدیث نمبر:991

586... شمائل ترمذی، ص223

سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جمعہ کے دن اور بعض روایات کے مطابق جمعرات کے دن اپنی مبارک مونچھیں اور ناخن اقدس تراشتے تھے۔ آپ ناخن مبارک کاٹنے کی ابتدا دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے فرماتے اور پھر دائیں ہاتھ کے بعد بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے انگوٹھے تک ناخن تراشتے اور آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشتے۔

آپ مسواک اور کنگھی کبھی جدا نہ فرماتے، اور سر اقدس میں جب تیل لگاتے تو داڑھی مبارک میں کنگھی فرماتے اور اپنا جمالِ بے مثال، آئینہ میں ملاحظہ فرماتے اور دعا فرماتے،

"اے اللہ! جیسے تو نے مجھے حسین تخلیق فرمایا ہے ایسے ہی میرے اخلاق اچھے بنا دے"۔[587]

آپ کسی تاریک گھر میں اس وقت تک تشریف فرما نہ ہوتے جب تک اس میں چراغ نہ جلا دیا گیا ہو۔ آپ سبزہ اور بہتا ہوا پانی دیکھنا پسند فرماتے تھے۔ آپ سفر میں ہمیشہ سرمہ دانی، مسواک اور کنگھی ساتھ رکھا کرتے۔ آپ جب تیل لگاتے تو بائیں ہتھیلی پر تیل نکالتے اور پہلے بھنووں پر لگاتے پھر آنکھوں پر اور اس کے بعد سر میں لگاتے۔

بخاری و مسلم کی روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خضاب لگانے کی نفی مذکور ہے جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی ریش مبارک کو زعفران اور ورس سے خضاب کیا ہے۔[588]

امام نووی کہتے ہیں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے خضاب لگانا ثابت

587... مواہب الدنیہ، ج6، ص5

588... بخاری، 18، ح254، حدیث نمبر:5445، مسلم، ج4، ص1821، حدیث نمبر:2341

ہے مگر ایسا بہت کم ہوا ہے کیونکہ آپ کی عادت مبارکہ خضاب نہ لگانے ہی کی ہے۔(589)

احناف اور شوافع کے نزدیک سیاہ خضاب حرام ہے۔

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا اہتمام فرماتے تھے۔(590)

اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نویں ذی الحجہ اور دس محرم کو روزہ رکھتے تھے اور ہر ماہ میں کم از کم تین دن روزہ رکھتے تھے۔(591)

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی رات کی نماز (تہجد) نہیں چھوڑتے تھے، اگر طبیعت ناساز ہوتی تو بیٹھ کر پڑھ لیتے۔ آپ اشراق کی دو رکعتیں بھی کبھی ترک نہ فرماتے تھے۔(592)

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکرِ الٰہی فرماتے تھے۔(593)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو بہت مختصر نماز پڑھاتے اور جب تنہا نماز پڑھتے تو بہت طویل نماز ادا فرماتے۔

589... شرح مسلم، ج14، ص80

590... شمائل ترمذی، ص251

591... مواہب اللدنیہ، ج11، ص291

592... بخاری، ج3، ص345، حدیث نمبر:796، مسلم، ج1، ص410، حدیث نمبر:583

593... وسائل الوصول، ص264

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کو جب کوئی رنج پیش آتا تو آپ نماز ادا فرماتے۔ نفل نمازیں گھر میں ادا کرنا آپ کو محبوب تھا۔ آپ ہر نماز کے بعد تین بار استغفار پڑھ کر پھر دعا فرماتے۔ آپ ماہ رمضان میں اس کثرت سے عبادت فرماتے کہ چہرۂ اقدس کا رنگ بدل جاتا، آپ آخری عشرے کی تمام راتیں جاگتے اور اعتکاف بھی فرماتے۔(594)

اگر آپ کے اصحاب میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ہر تیسرے روز اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے۔ آپ ایک دوسرے کو ہدیہ دینے کی تلقین فرماتے کیونکہ اس سے باہمی رابطہ اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ آپ تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بہتر بدلہ عنایت فرماتے۔ آپ کا ارشادِ گرامی ہے، تین چیزیں یعنی تکیہ، خوشبو اور دودھ جب دی جائیں تو انہیں لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔(595)

جب کوئی آپ کو کھانے کی دعوت دیتا اور آپ کے ساتھ کوئی ایسا شخص بھی ہوتا جسے دعوت نہ دی گئی ہوتی تو آپ میزبان سے فرماتے، یہ شخص میرے ساتھ آگیا ہے اگر آپ اجازت دیں تو یہ کھانے میں شریک ہو ورنہ واپس چلا جائے۔ آپ تنہا کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔ آپ کو وہ دستر خوان زیادہ پسند تھا جس پر بہت سے لوگ مل کر کھانا کھائیں۔

آپ کے گھر کوئی مہمان آتا تو اس کی بے حد تواضع فرماتے، بار بار کھانے کو پوچھتے اور جب کھانا پیش فرماتے تو اصرار کے ساتھ کھلاتے۔(596)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اکثر وبیشتر جنگل کی طرف نکل جاتے۔ کئی صحابہ

594... مسند ابی عوانہ، ج2، ص261، حدیث نمبر:3073

595... ترمذی، ج9، ص475، حدیث نمبر:2714

596... سنن ابی داؤد، ج1، ص179، حدیث نمبر:123

کرام بھی آپ کے ساتھ ہوتے، وہاں آپ اور صحابہ کھاتے پیتے بھی اور لکڑیاں بھی جمع کرتے۔[597]

آپ اچھے اشعار کو پسند فرماتے تھے۔ آپ فرماتے کہ یہ شعر کافروں کو تیر سے بھی زیادہ تیز لگتے ہیں۔(ترمذی) آپ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر بیٹھ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فضائل و کمالات بیان فرماتے۔[598]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک مجلس میں سو سے زائد مرتبہ بیٹھا۔ آپ کے سامنے صحابہ کرام شعر پڑھتے، زمانہ جاہلیت کی باتیں ایک دوسرے کو سناتے، آپ خاموش رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔[599]

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حرام اور ناجائز باتوں کے علاوہ کسی بات پر اپنے اصحاب کو نہیں جھڑکتے تھے۔ کوئی صحابی تین روز تک مجلس میں نہ آتا تو لوگوں سے اس کے بارے میں دریافت فرماتے اور عذر معلوم ہونے پر اس کے لیے دعا فرماتے۔[600]

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر وقت متفکر رہتے تھے اور آپ کو آرام و سکون سے کوئی واسطہ نہیں تھا آپ زیادہ تر خاموش رہتے اور بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے۔ کلام کی ابتدا اور انتہا میں زیادہ وضاحت فرماتے، جامع کلمات کے ساتھ مفصل کلام فرماتے لیکن نہ کوئی لفظ ضرورت سے زائد ہوتا اور نہ کوئی کم۔ آپ نہ

597... کتاب الشفاء، ج2، ص297

598... سنن ابی داؤد، ج13، ص202، حدیث نمبر:4361

599... شمائل ترمذی، ص204

600... السیرۃ الحلبیہ، ج3، ص473

تو سخت طبیعت تھے اور نہ ہی دوسروں کو حقیر سمجھنے والے۔

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو اور کسی نعمت کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ دنیا اور اس کے مال و متاع کی وجہ سے غضب ناک نہیں ہوتے تھے البتہ جب کہیں حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو آپ کا غصہ اس وقت تک دور نہیں ہوتا تھا جب تک اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے لیے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب تعجب فرماتے تو ہاتھ مبارک کو اوپر نیچے کرتے، اور جب گفتگو فرماتے تو دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے۔ جب آپ ناراض ہوتے تو چہرۂ انور کو پھیر لیتے اور کنارہ کش ہو جاتے، اور جب خوش ہوتے تو نگاہیں جھکا لیتے۔ آپ کی ہنسی عموماً مسکراہٹ ہی ہوتی تھی اور آپ کے اولوں کی طرح سفید و چمکدار دندان مبارک ظاہر ہو جاتے تھے"۔ (601)

ایک اور روایت میں آپ کا ارشاد ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خاموشی کے چار اسباب تھے:

اول: اندازہ

دوم: تفکر

سوم: حلم

چہارم: احتیاط

آپ کا اندازہ اس لیے تھا کہ سب حاضرین پر نظر رہے اور آپ ہر ایک کی بات

601... شمائل ترمذی، ص35، 36

پوری توجہ سے سماعت فرمائیں۔

آپ کا تفکر اس لیے تھا کہ آپ فنا ہونے والی اور باقی رہنے والی چیزوں کی حقیقت سے آشنا تھے اور ان کے بارے میں سوچا کرتے تھے۔

آپ کا حلم صبر آمیز تھا اس لیے آپ کبھی بھی اپنی ذات کی خاطر غصہ نہ کرتے تھے۔

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی احتیاط چار خوبیوں کی جامع تھی۔

اول: نیک باتیں اختیار کرنا تاکہ لوگ آپ کی پیروی کریں،

دوم: بری باتوں سے دور رہنا تاکہ لوگ ان سے باز رہیں،

سوم: ان امور کا اختیار کرنا جو امت کیلئے دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ مند ہوں،

چہارم: ہر اس چیز کی کوشش کرنا جس کا امت کو فائدہ ہو۔ (602)

امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جو وقت اپنے گھر مبارک میں گزرتا تھا آپ اس میں کیا کیا کرتے تھے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا،

"سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے گھر کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے، ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے، ایک حصہ گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لیے۔ پھر اپنا ذاتی حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے اور (اپنے فیوض و برکات) خاص صحابہ کرام کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچا دیتے اور ان

602... کتاب الشفاء، ج1، ص161

سے نصیحت و ہدایت کی کوئی بات پوشیدہ نہ رکھتے۔

امت کے لیے مخصوص وقت میں خاص صحابہ کرام کو گھر میں آنے کی اجازت عطا فرماتے اور ان کی دینی فضیلت کے لحاظ سے ان پر وقت تقسیم فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک دینی ضرورت ہوتی کسی کی دو یا زائد، آپ ان کی ضروریات پوری فرماتے اور اُن کو اُن کی اپنی اور امت کی اصلاح سے متعلق کاموں میں مشغول فرماتے۔

آپ ان سے ان کے مسائل دریافت فرماتے اور مناسبِ حال ہدایات ارشاد فرماتے اور یہ بھی فرماتے کہ جو حاضر ہیں انہیں چاہیے کہ دوسروں تک یہ باتیں پہنچا دیں، نیز یہ بھی فرماتے کہ جو لوگ (مثلاً عورتیں، بیمار، ضعیف وغیرہ) مجھ تک اپنی حاجتیں نہیں پہنچا سکتے تم ان کی حاجتیں مجھ تک پہنچا دیا کرو کیونکہ جو شخص کسی ایسے آدمی کی حاجت اختیار والے تک پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

بارگاہ نبوی ایسی ہی باتوں کا ذکر ہوتا تھا اور دوسری فضول و بے فائدہ باتیں نہیں ہوتی تھیں۔ لوگ آپ کے پاس علم و فضل کی طلب میں آتے اور حصول علم کے علاوہ کچھ نہ کچھ کھا کر جاتے اور بھلائی کے رہبر بن کر جاتے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر میں نے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جو وقت گھر سے باہر گزرتا تھا اس میں آپ کیا کیا کرتے تھے؟ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا،

”آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر خاموش رہتے اور اپنی زبان مبارک کو مفید و ضروری کلام کے لیے ہی استعمال فرماتے، صحابہ کرام کو باہم محبت سکھاتے اور ان کو جدا نہ ہونے دیتے۔ آپ ہر قوم کے بزرگ کی عزت کرتے اور اُسے ان پر حاکم مقرر

فرماتے۔

آپ لوگوں کو عذاب سے ڈراتے اور ان سے احتراز کرتے لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کی خبر گیری کرتے اور ان سے لوگوں کے حالات بھی دریافت فرماتے۔

آپ ہمیشہ اچھی بات کی تعریف اور تائید فرماتے اور بری بات کی برائی ظاہر فرماتے اور اس کی تردید فرماتے۔ آپ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے اور صحابہ کرام سے بے خبر نہ رہتے کہ کہیں وہ غافل یا سست نہ ہو جائیں۔ آپ ہر حال میں مستعد رہتے اور حق سے کوتاہی نہ کرتے اور نہ ہی حق سے تجاوز فرماتے۔

جو لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے وہ سب لوگوں سے بہتر ہوتے۔ سب سے افضل آپ کے نزدیک وہ ہوتا جو لوگوں کا زیادہ خیر خواہ ہوتا، اور آپ کے نزدیک وہ شخص بڑے مرتبہ والا ہوتا جو لوگوں کی مدد اور غم خواری کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر میں نے اپنے والد گرامی سے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مجلس مبارک کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا،

"حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔ آپ جب مجلس میں تشریف لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی وہاں تشریف رکھتے اور اسی بات کا حکم بھی فرماتے۔ ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے اور سب سے اس طرح پیش آتے کہ کوئی یہ نہ سمجھتا کہ کوئی دوسرا اس سے زیادہ باعزت ہے۔

آپ کی خوش مزاجی اور حسن اخلاق سب کے لیے تھا چنانچہ آپ لوگوں کے لیے باپ کی طرح تھے اور تمام لوگوں کے حقوق آپ کے نزدیک برابر تھے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک مجلس حلم، حیا، صبر اور امانت کی مجلس

ہوتی تھی۔ نہ تو وہاں آوازیں بلند ہوتیں اور نہ ہی کسی کی عزت پر عیب لگایا جاتا۔ اس مبارک مجلس کی غلطیاں (اگر بالفرض کسی سے سرزد ہو جائیں) پھیلائی نہیں جاتی تھیں۔ اہلِ مجلس آپس میں برابر ہوتے تھے، صرف تقویٰ کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے۔

اہلِ مجلس تواضع وعاجزی کرتے، بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم کرتے، حاجت مندوں پر ایثار کرتے اور مسافروں کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔[(603)]

اب آخر میں آقائے دوجہاں، شفیع عاصیاں، مونس بیکساں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے معطر ومنور اُسوۂ حسنہ سے چند آداب پیش کیے جارہے ہیں۔ اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں آدابِ زندگی کی تفصیل اور متعلقہ ضروری فقہی مسائل جاننے کے لیے صدرالشریعہ علامہ مولانا امجد علی اعظمی قدس سرہٗ کی معروف کتاب ''بہارِ شریعت'' کے سولھویں حصے کا مطالعہ فرمائیں۔

18...نشست مبارک:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زمین پر بیٹھنا پسند فرماتے تھے۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک چار زانو مبارک اُٹھا کر پنڈلیوں کو ملا کر بیٹھتے، کبھی چادر مبارک لپیٹ لیتے اور کبھی بغیر چادر کے تشریف رکھتے۔[(604)]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں اس طرح تشریف فرما ہوتے کہ زانو مبارک کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں

603...شمائل ترمذی، ج190

604...سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یجلس متربعا، 4/345، حدیث:4850

کو گھیر کر ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیتے۔(605)

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کو مسجد میں بغلوں میں ہاتھ دبائے ہوئے دوز انو بیٹھے دیکھا۔ آپ کو اس عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر میں رعب و خوف سے کانپ گئی۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔(606)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے، جب کوئی شخص سایہ میں ہو اور پھر سایہ سمٹ جائے اور وہ کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔(607)

ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک کرسی پر تشریف فرما تھے جو کھجور کی جالی سے بنی ہوئی تھی۔(608)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر وقت اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ آپ کا اٹھنا، لیٹنا، کھڑا ہونا، چلنا، آنا جانا، کھانا پینا، بولنا اور خاموش رہنا غرض یہ کہ ہر وقت آپ کے قلب اطہر میں اللہ تعالیٰ ہی کی یاد رہتی تھی۔(609)

آپ نے اپنے امتیوں کو یہی تعلیم دی ہے کہ وہ یادِ الٰہی سے غافل نہ ہوں۔ حدیث

605... شمائل ترمذی، ص117

606... شمائل ترمذی، ص118

607... سنن ابی داوٗد، ج12، ص446، حدیث نمبر:4184

608... الوفا، ابواب آلاتِ بیتہ، ص376

609... مسند ابی یعلی، ج8، ص335، حدیث نمبر:4937

پاک میں ارشاد گرامی ہے، جو لوگ کسی جگہ بیٹھے اور بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر حضور صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم پر درود پڑھے اُٹھ گئے انہوں نے اپنا نقصان کیا، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں اس پر عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔(610)

19... آداب طعام و نوش:

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم زمین پر تشریف رکھتے اور زمین پر ہی دستر خوان بچھا کر کھانا تناول فرماتے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم نے نہ تو میز پر رکھ کر کھانا کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی۔(611)

حضور صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم اکثر تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور بعض دفعہ پانچوں انگلیوں سے بھی، طعام کے بعد آپ انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔(612)

نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔(613)

آقا کریم صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم نے کھانے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔(614)

آپ نے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے اور لین دین کرنے سے منع فرمایا اور دایاں

610... ترمذی، ج11، ص235، ج3302، مستدرک، ج1، ص735، حدیث نمبر:2017

611... کنز العمال، ج12، ص641

612... مسلم، ج10، ص327، حدیث نمبر:3791

613... مسلم، ج10، ص328، حدیث نمبر:3792

614... بخاری، 16، ص470، حدیث نمبر4957 مسلم، ج10، ص298، حدیث نمبر:3767

ہاتھ استعمال کرنے کا حکم دیا۔[615] دستر خوان پر لقمہ گر جائے تو اسے کھانے کا حکم دیا۔[616]

نیز فرمایا، جو دستر خوان پر گری ہوئی چیز اٹھا کر کھاتا ہے، اس کی اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے اور وہ محتاجی سے محفوظ رہتا ہے۔[617]

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھایا کرو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔[618]

اور بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کے اس جانب سے کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔[619] (بخاری، مسلم)

یہ بھی ارشاد فرمایا، جب کوئی کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے یہ کہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں اس کھانے کے اول و آخر میں"۔

آپ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے،[620]

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا"۔[621]

615... ابن ماجہ، ج9، ص480، حدیث نمبر:3257

616... کنز العمال، ج15، ص252، حدیث نمبر:40824

617... کنز العمال، ج15، ص252، حدیث نمبر:40823

618... سنن ابی داؤد، ج9، ص168، حدیث نمبر:2897

619... بخاری، ج16، ص470، حدیث نمبر:4957، مسلم، ج10، ص232، حدیث نمبر:3284

620... شمائل ترمذی، ص157، حدیث نمبر:189

621... شمائل ترمذی، ص191

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے، جب دستر خوان پر لوگ کھا رہے ہوں اور تم میں سے کسی کا پیٹ بھر جائے تو اسے چاہیے کہ دوسروں کے فارغ ہونے تک دستر خوان سے نہ اُٹھے کیونکہ ایک آدمی کے جلدی اُٹھ جانے سے اس کے ساتھی کو شرمندگی ہوتی ہے۔

آپ نے ایک بار یہ بھی فرمایا، روٹی چھوٹی پکایا کرو البتہ تعداد میں زیادہ کر دیا کرو، اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے گا۔[622]

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔[623] یا آپ پیٹھ مبارک کے بل بیٹھتے اور دونوں گھٹنے مبارک کھڑے کر کے کھانا تناول فرماتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر تشریف فرما ہوتے۔

کھانے کے آداب و سنن یہ ہیں کہ کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیں البتہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر نہ پونچھیں جبکہ کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر رومال یا تولیے سے پونچھ لیے جائیں۔[624]

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی خاص غذا کا تکلف نہ فرماتے تھے اگرچہ بعض غذائیں آپ کو مرغوب تھیں۔ آپ شکم سیر ہو کر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔ آپ کا ارشادِ گرامی ہے، دنیا میں شکم سیر لوگ آخرت میں بھوک والے ہیں"۔[625]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں صبح کے کھانے میں یا رات کے کھانے میں روٹی اور گوشت دونوں چیزیں

622... مشکوٰۃ، ج2، ص466، حدیث نمبر:4254

623... بخاری، ج17، ص3، حدیث نمبر:4979

624... بہار شریعت، حصہ شانزدہم، ص379

625... کنز العمال، ج3، ص214، حدیث نمبر:6217

جمع نہیں ہوتی تھیں، ان دونوں کا اہتمام آپ صرف مہمانوں کی خاطر فرماتے۔[626]

اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کاشانۂ نبوت میں صبح اور شام دو وقت کھانا کھایا جاتا اور اس میں بھی بقدرِ ضرورت کھانا جو میسر ہوتا کھالیا جاتا ورنہ کھجوروں اور پانی پر قناعت کی جاتی، اس بارے میں زہد و قناعت کے عنوان کے تحت گفتگو ہوچکی ہے۔ آپ کھانے کو کبھی عیب نہ لگاتے، اگر خواہش ہوتی تو کھالیتے ورنہ چھوڑدیتے۔[627] (بخاری، مسلم)

آپ کے کاشانۂ اقدس میں بغیر چھنے ہوئے جو کے آٹے کی روٹی پکتی اور کبھی کبھی آپ نے گندم کی روٹی بھی تناول فرمائی ہے۔ بسااوقات آپ مجلس میں بیٹھے ہوئے ہوتے اور صرف پانی پی کر ہی گزارہ کرلیتے۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ حلال کھانے سے کبھی پرہیز نہیں فرماتے تھے۔[628]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبوب ترین کھانا سبزیاں تھیں اور سبزیوں میں آپ لوکی یا کدو کو بے حد پسند فرماتے تھے۔[629]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ سالن کے پیالے میں سے کدو تلاش کررہے ہیں۔ پس اس دن سے میں کدو کو بہت زیادہ پسند کرتا ہوں۔[630]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے، سرکہ بہترین سالن ہے۔[631] آپ

626... شمائل ترمذی، ص320

627... بخاری، ج11، ص398، حدیث نمبر:3299، مسلم، ج3، ص1632

628... ترمذی، ج8، ص367، حدیث نمبر:2287

629... بخاری، ج17، ص57، حدیث نمبر:5013

630... بخاری، ج17، ص57، حدیث نمبر:5013، مسلم، ج2، ص924، حدیث نمبر:1268

631... شمائل ترمذی، ص131

حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے۔(بخاری) آپ گڑ کی شکر کو بھی پسند فرماتے اور اسے صدقہ میں دیتے تھے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گوشت بھی مرغوب تھا۔ آپ کا ارشادِ گرامی ہے، ”دنیاوی کھانوں کا سردار گوشت ہے اور اس کے بعد چاول“۔ (632)

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے سالن پکایا۔ آپ بکری کی دستی کا گوشت پسند فرماتے تھے۔ میں نے آپ کو دستی پیش کی۔ ارشاد فرمایا، مجھے اور دستی دو۔ میں نے دوسری دستی پیش کی۔ فرمایا، مجھے اور دستی دو۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! بکری کے دو ہی بازو ہوتے ہیں۔

ارشاد فرمایا، مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں تجھے کہتا رہتا اس دیگچی سے دستیاں نکلتی رہتیں۔ (633)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھانوں میں ثرید کو بھی پسند فرماتے تھے جو کہ روٹی توڑ کر گوشت کے شوربے میں بھگو کر بنایا جاتا ہے اور کھجور، مکھن اور روٹی سے بھی بنایا جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے، ”عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر“۔ (634)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مرغی کا گوشت بھی تناول فرمایا ہے۔ (635)

632... کنز العمال، ج15، ص291، حدیث نمبر:41054

633... شمائل ترمذی، ص141

634... سنن ترمذی، ج7، ص15، حدیث نمبر:1757، سنن ابی داؤد، ج10، ص240، حدیث نمبر:3289

635... شمائل ترمذی، ص133

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ امام حسن، ابن عباس اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم میرے پاس آئے اور فرمایا، ہمارے لیے وہی کھانا پکاؤ جو آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو پسند تھا۔ میں نے کہا، میرے بیٹو! آج تمہیں وہ کھانا پسند نہ آئے گا (ایسا کھانا تنگی ہی میں پسند ہوتا ہے)۔ انہوں نے فرمایا، ہمیں ضرور پسند آئے گا۔ چنانچہ میں نے تھوڑے سے جو پیس کر ہانڈی میں ڈالے اور زیتون کا تیل ملا کر کچھ مرچیں اور دوسرے مصالحے ڈالے پھر انہیں پکا کر لے آئی اور کہا، یہ وہ کھانا ہے جسے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پسند فرماتے تھے۔[636]

کھجور کے ساتھ تربوز یا خربوزہ یا ککڑی ملا کر کھانا اور انگور کھانا آپ کو مرغوب تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہر موسم کا پھل تناول فرماتے اور اپنے شہر کے کسی پھل سے پرہیز نہیں فرماتے تھے۔ امام قسطلانی فرماتے ہیں، انسان کی صحت کا یہ ایک بڑا سبب ہے کہ وہ اپنے علاقے کے تمام پھل کھائے اور جس موسم کو وہ پائے، اس کے پھلوں سے پرہیز نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر علاقے کی آب وہوا کے مطابق پھل پیدا فرمائے ہیں۔[637]

آپ کھانے کے فوراً بعد پانی نوش نہ فرماتے تھے۔ آپ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہت پسند تھا۔[638]

آپ رات بھر رکھے ہوئے پانی کو تازہ پانی کے مقابلے میں پسند فرماتے۔[639]

آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مشروبات میں دودھ، شہد، ستو، نبیذ (ایسا پانی جس میں کچھ

636... شمائل ترمذی، ص148

637... کنز العمال، ج7، ص110، حدیث نمبر:18217

638... شمائل ترمذی، ص169

639... بخاری، ج17، ص324، حدیث نمبر:5180

دیر کھجوریں بھگو کر رکھی جائیں)اور ٹھنڈا پانی شامل ہیں۔

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شہد کو پانی میں ملا کر صبح نہار منہ نوش فرماتے پھر کچھ دیر ٹھہر کر ناشتہ تناول فرماتے۔(640)

سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آب زمزم اور وضو کے بچے ہوئے پانی کے سوا پانی ہمیشہ بیٹھ کر نوش فرماتے اور پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیا کرتے۔(641)

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر سانس میں منہ اقدس سے پیالے کو الگ کر کے سانس لیتے اور پیالے میں پھونکنے سے منع فرماتے۔(642)

آپ جب دہن اقدس سے پیالے کو قریب لاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب پیالے کو منہ مبارک سے ہٹاتے الحمد للہ فرماتے (ترمذی) آپ کھڑے ہو کر پینے سے منع فرماتے تھے۔(643)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب کوئی مشروب پیتے تو پہلے اپنے دائیں طرف والے کو عطا فرماتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے۔ وہاں نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دودھ کے برتن میں سے کچھ پی کر مجھ سے ارشاد فرمایا، اب پینے کا حق تیرا ہے (کہ تو دائیں جانب ہے) اگر تو خوشی سے چاہے تو خالد کو ترجیح دیدے (کہ وہ عمر میں بڑے ہیں) میں نے عرض کی، میں آپ کے بچے ہوئے دودھ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا پھر میں نے وہ پی لیا۔(644)

640... مسلم، ج2، ص953، حدیث نمبر:1316

641... شمائل ترمذی، ص172

642... سنن ترمذی، ج7، ص101، حدیث نمبر:1810

643... بخاری، ج17، ص331، حدیث نمبر:5184

644... بخاری، ج16، ص493، حدیث نمبر:4972

آپ نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے، اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے،

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ

"اے اللہ! تو ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر کھانا عطا فرما"۔

اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے، اسے چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھے،

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

"اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور ہمارے رزق میں زیادتی فرما"۔

پھر آپ نے فرمایا، دودھ کے سوا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پینے دونوں کا کام دے سکے۔(645)

20...لباس مبارک:

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو لباس میسر ہوتا زیب تن فرماتے، عمدہ و نفیس لباس کی خواہش نہ فرماتے، بس حسبِ ضرورت لباس پر اکتفا فرماتے۔ اکثر آپ کا لباس چادر، کرتا اور ازار (تہبند) ہوتا جو کہ سخت اور موٹے کپڑے کے ہوتے اور آپ اونی کپڑے بھی پہنتے۔

آپ کا ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ کو مومن کی تمام خوبیوں میں لباس کا صاف و پاکیزہ ہونا اور کم پر راضی ہونا بہت پسند ہے"۔ آپ کی چادر مبارک میں کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔ آپ گندے اور میلے کپڑوں کو مکروہ و ناپسند فرماتے تھے۔(646)

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وفود کے لیے عمدہ لباس پہنتے اور جمعہ و عیدین کے لیے بھی آرائش فرماتے اور اس کے لیے ایک لباس علیحدہ سے محفوظ رکھتے تھے۔ علماء

645... شمائل ترمذی، ص170

646... مصنف ابن ابی شیبہ، ج8، ص188

فرماتے ہیں کہ اس قسم کا لباس پہننا اور ان چیزوں میں بڑائی دکھانا جو دین حق کی برتری اور غلبہ کے لیے ہوں، درحقیقت یہ دشمنوں کو جلانے اور ان پر رعب جمانے کے لیے ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور ا کے جبہ مبارک کی زیارت کرائی جس میں بٹن اور تکمے ریشم کے تھے۔ آپ نے فرمایا، اس لباس کو پہن کر آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم دشمنوں سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ (647)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور عیدین اور جمعہ میں سرخ دھاری دار چادر اور تہبند زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ (648)

آپ نیا لباس پہن کر دو رکعت نفل ادا فرماتے اور عموماً نیا لباس جمعہ کو پہننا شروع فرماتے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان عید پر بچوں کو نئے رنگین کپڑے اور بچیوں کو زیورات پہناتے۔ (649)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو لباس میں سب سے زیادہ کرتا پسند تھا۔ (650)

اس کرتے میں سینے کے مقام پر جیب تھی۔ (651)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو کپڑوں میں یمنی منقش چادر بہت پسند تھی۔ (652)

647... ابن ماجہ، ج8، ص334، حدیث نمبر:2809

648... کنز العمال، ج7، ص121

649... کمافی المشکوۃ، ج2، ص486، حدیث نمبر:4342

650... شمائل ترمذی، ص67

651... مدارج النبوۃ، ج1، ص551

652... بخاری، ج18، ص127، حدیث نمبر:5365، مسلم، ج3، ص1648، حدیث نمبر:2079

آپ نے دو سبز چادریں بھی اوڑھی ہیں۔(653)

آپ صبح کے وقت باہر تشریف لے جاتے ہوئے کالی چادر اوڑھا کرتے۔(654)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سفید رنگ بہت پسند تھا۔ آپ کا ارشادِ گرامی ہے، تم سفید کپڑے ضرور پہنو کہ یہ بہترین لباس ہے۔ زندگی کی حالت میں بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی سفید کپڑوں میں دفن کرو۔(655)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میری یا اپنی پنڈلی کا گوشت پکڑ کر فرمایا، یہ تہبند کی جگہ ہے اگر یہ نہیں تو کچھ نیچے تک اور اگر یہ بھی نہیں تو تہبند کو ٹخنوں پر ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔(656)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے، جو شخص نیا لباس پہن کر یہ دعا پڑھے اور پرانا کپڑا راہِ خدا میں دے دے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں“۔(657)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ ”پاجامہ (شلوار) پہننا سنت ہے کیونکہ اس میں بہت زیادہ ستر پوشی ہے“۔ صدرالشریعہ مولانا امجد علی قادری فرماتے ہیں، اس کو سنت اس لیے کہا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے پسند فرمایا اور صحابہ کرام رضی

653... شمائل ترمذی، ص71

654... مدارج النبوۃ، ج1، ص550

655... شمائل ترمذی، ص75

656... شمائل ترمذی، ص111

657... مشکوٰۃ، ج2، ص492، حدیث نمبر:4374

اللہ عنہم نے پہنا۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تہبند پہنا کرتے تھے، آپ سے پا جامہ یا شلوار پہننا ثابت نہیں۔ (658)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے بعض محدثین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے پہنا اور آپ کی اجازت سے صحابہ کرام نے بھی پہنا۔ (659)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس تین ٹوپیاں تھیں۔ ایک سفید رنگ والی مصری ٹوپی، دوسری یمنی چادروں کے کپڑے سے بنی ہوئی اور تیسری کانوں والی ٹوپی، جس کو آپ سفر میں پہنا کرتے تھے۔ (660)

آپ کی ٹوپی سر اقدس سے چمٹی ہوئی ہوتی یعنی بلند نہ تھی۔ آپ اس پر عمامہ شریف باندھا کرتے۔ (661)

آپ کا چھوٹا عمامہ سات ہاتھ اور بڑا عمامہ بارہ ہاتھ کا تھا۔ ایک ہاتھ سے مراد بیچ کی انگلی سے لے کر کہنی تک کا فاصلہ ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب عمامہ مبارک باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ لٹکاتے۔ (662) فتح مکہ کے دن آپ کے سر اقدس پر سیاہ عمامہ تھا اور آپ نے اس کے ایک سرے کو دونوں شانوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔ (663)

658... بہار شریعت، حصہ شانزدہم، ص420

659... مدارج النبوۃ، ج1، ص555

660... شرف المصطفیٰ، ج3، ص318 دار البشائر الاسلامیہ

661... مدارج النبوۃ، ج1، ص552

662... شمائل ترمذی، ص107

663... مسلم، ج2، ص990، حدیث نمبر:1359

آپ کسی شخص کو اُس وقت تک کسی شہر کا حاکم مقرر نہیں فرماتے تھے جب تک اس کے عمامہ نہ بندھوا دیتے، اس عمامہ کا شملہ دائیں شانے پر کان کی طرف ڈالا جاتا۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے، عمامہ مسلمان اور کافر کے درمیان امتیازی فرق ہے۔[664]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر سر مبارک کو تیل لگاتے اور داڑھی اقدس میں کنگھی فرماتے اور آپ اکثر عمامہ مبارک کے نیچے ایک چھوٹا سا رومال رکھتے جو کہ تیل سے بھیگ جاتا (مگر عمامہ مبارک تیل سے آلودہ نہ ہوتا)۔[665]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے مدارج النبوۃ میں لباس مبارک کے بیان میں نعلین مبارک، موزے اور انگوٹھی مبارک کا بھی ذکر فرمایا ہے اس بارے میں بھی چند باتیں پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے۔[666]

تسمہ سے مراد وہ درمیانی تسمہ ہے جس میں انگلی یا انگوٹھا ڈالتے تھے۔ آپ کے نعلین پاک میں ایک باریک تلا ہوتا تھا، پچھلے حصہ میں ایک ایڑی ہوتی تھی اور اگلی جانب زبان کی طرح کچھ حصہ انگلیوں کے لیے آگے کو نکلا ہوتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے استعمال فرمائے ہیں۔ (الوفا) آپ نے نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کے بھیجے ہوئے سیاہ موزے پہنے ہیں۔[667]

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب نعلین مبارک پہنتے تو پہلے دایاں پہنتے اور جب

664... المواہب اللدنیہ، ج2، ص154

665... شمائل ترمذی، ص51

666... بخاری، ج10، ص348، حدیث نمبر:2876

667... شمائل ترمذی، ص80

اتارتے تو پہلے بایاں اتارتے۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں کبھی کبھی ننگے پاؤں رہنے کا حکم دیا ہے۔(668)

آپ نے پیوند لگے ہوئے نعلین شریف بھی پہنے ہیں۔

مدارج النبوۃ میں ہے کہ بعض علماء نے نعلین شریف کے فضائل و برکات پر رسائل تحریر کیے ہیں اور مواہب الدنیہ میں مجرب عمل لکھا ہے کہ مقام درد پر نعلین شریف کا نقشہ رکھنے سے درد دُور ہو جاتا ہے، اسے پاس رکھنے سے لوٹ مار سے حفاظت ہوتی ہے، شیطان کے مکرو فریب سے پناہ ملتی ہے، وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے، حاسدوں کے شر سے نقصان نہیں پہنچتا اور سفر طے کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس کی تعریف اور فضائل میں کئی قصیدے لکھے گئے ہیں۔(669)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب قیصر و کسریٰ اور نجاشی کو خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو کسی نے عرض کی کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر تین سطروں میں محمد رسول اللہ نقش تھا۔(670)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی، اس کا نگینہ حبشی ساخت کا تھا اور آپ نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔ بعض روایات میں بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا وارد ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔(671)

668... سنن ابی داوٗد، ج2، ص290، حدیث نمبر:557

669... مدارج النبوۃ، ج1، ص563

670... بخاری، ج18، ص22، حدیث نمبر:5427

671... بخاری، ج4، ص460، حدیث نمبر:1163، مسلم، ج3، ص1635، حدیث نمبر:2066

عام لوگوں کے لیے انگوٹھی پہننے میں اختلاف ہے۔ بعض اسے مباح جبکہ بعض اسے مکروہ بتاتے ہیں۔ بہار شریعت میں دُرمختار اور ردُ المحتار کے حوالے سے مرقوم ہے کہ ”مرد کو زیور پہننا مطلقاً حرام ہے، صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے جو وزن میں ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے (ایک رتی) کم ہو (اور صرف ایک نگینہ والی ہو)“۔(672)

21... آدابِ استراحت:

مالکِ کونین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔(673)(بخاری، مسلم)

کبھی آپ چٹائی پر آرام فرماتے اور کبھی ٹاٹ پر استراحت فرماتے جسے دوہرا کر کے بچھایا گیا ہوتا۔(674)

آپ کا تکیہ مبارک ٹاٹ کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ اگر آپ کے لیے بستر بچھا دیا جاتا تو اس پر آرام فرماتے ورنہ زمین پر ہی استراحت فرمالیتے۔(675) (مدارج) آپ نے چارپائی پر بھی آرام فرمایا ہے۔(676)

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سونے سے پہلے وضو فرماتے تھے اور اپنے اہلِ بیت سے گھریلو اُمور یا دینی معاملات کے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔ آپ سونے سے پہلے دوسرا

672... مدارج النبوۃ، ج1، ص560

673... بخاری، ج20، ص91، حدیث نمبر:5975، مسلم، ج1، ص42، حدیث نمبر:13

674... شمائل ترمذی، ص269

675... مدارج النبوۃ، ج1، ص562

676... مدارج النبوۃ، ج1، ص563

تہبند پہنتے اور کرتا مبارک اتار دیتے پھر بستر کو کسی کپڑے سے جھاڑ کر آرام فرماتے۔ آپ رات کے ابتدائی حصہ میں آرام فرماتے اور پھر بیدار ہو کر مسواک و وضو کر کے عبادت فرماتے۔(677)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیند اعتدال کے مطابق تھی۔ آپ نہ تو ضرورت سے زائد سوتے اور نہ ہی ضرورت سے زائد بیدار رہتے، بلکہ قیام بھی فرماتے اور نیند بھی فرماتے جیسے کہ نوافل و عبادت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت مبارکہ تھی۔ آپ کبھی رات میں آرام فرماتے پھر بیدار ہو کر نماز ادا فرماتے پھر سو جاتے، اسی طرح آپ چند بار سوتے اور بیدار ہوتے۔(678)

مواہبُ الدنیہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہو کر اول شب میں سو جاتے تھے پھر نصف شب کو بیدار ہو کر مسواک و وضو کے بعد عبادت فرماتے۔ آپ دائیں کروٹ پر سوتے اور جب تک آنکھ نہ لگ جاتی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے۔ آپ کبھی اتنا کھانا تناول نہ فرماتے کہ سستی کا غلبہ ہو۔ آپ ازواج مطہرات کو حکم فرماتے کہ وہ سونے سے پہلے 33 بار الحمد للہ، 33 بار سبحان اللہ اور 33 بار اللہ اکبر پڑھیں۔(679)

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر رات سونے سے قبل سرمہ لگاتے تھے، تین بار دائیں اور تین بار بائیں آنکھ میں۔ پھر آپ بستر مبارک پر دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے۔(680)

677... زاد المعاد، ج1، ص126

678... مدارج النبوۃ، ج1، ص567

679... بخاری، ج10، ج354، حدیث نمبر:2881

680... ابن ماجہ، ج10، ص322، حدیث نمبر:3490، شمائل ترمذی، ص64

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر رات کو سورۂ اخلاص، سورۃ الفلق، اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونک مارتے اور پھر انہیں اپنے جسم اطہر پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور ابتدا اسر اقدس، چہرۂ انور اور جسم اطہر کے سامنے والے حصہ سے فرماتے اور تین بار یہ عمل فرماتے۔(681)

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر رات سونے سے قبل سورہ الم سجدہ اور سورہ الملک تلاوت فرماتے تھے۔(682)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو استنجا و طہارت کے بعد وضو کر کے سو جاتے۔(683)

آپ پیٹ کے بل یعنی اوندھا لیٹنے والے کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ ایک بار آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح لیٹنا جہنمیوں کا طریقہ ہے یعنی اس طرح کافر لیٹتے ہیں یا جہنم میں جہنمی اس طرح لیٹیں گے۔(684)

آپ کا ارشادِ گرامی ہے، جو عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔(685)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر کوئی روک یا منڈیر نہ ہو۔(686)

جب گرمیوں کا موسم شروع ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جمعہ کی رات سے ہی

681... بخاری، ج15، ص423، حدیث نمبر:4630

682... مسند احمد، ج29، ص181، حدیث نمبر:14132، ترمذی، ج10، ص128، حدیث نمبر:2817،

683... بخاری، ج1، ص476، حدیث نمبر:277

684... سنن ابن ماجہ، ج11، ص140، حدیث نمبر:3713

685... بہار شریعت، حصہ دہم، ص438

686... ترمذی، ج10، ص76، حدیث نمبر:2781

چھت پر آرام فرمانا شروع کرتے اور جب سردیاں شروع ہوتیں تو جمعہ کی رات سے ہی چھت پر سونا ترک فرما کے مکان میں آرام فرماتے۔

نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر فجر سے کچھ دیر قبل آرام فرماتے تو دایاں بازو کھڑا کرکے اس کی ہتھیلی پر سر مبارک رکھ لیتے اور آرام فرماتے تاکہ نماز کے لیے بیدار ہونے میں آسانی ہو۔[687]

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب نیند فرماتے تو آپ کے سانس کی آواز سنائی دیا کرتی تھی۔[688]

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا مانگتے،

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

"الٰہی! ہم تیرے ہی نام سے جیتے ہیں اور ہمیں تیرے ہی نام پہ موت آئے"۔

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب بیدار ہوتے تو فرماتے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْر

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے (یعنی نیند) کے بعد زندہ کیا اور ہمیں اسی طرف جانا ہے"۔[689]

☆☆☆☆

687... مدارج النبوۃ، ج1، ص567

688... شمائل ترمذی، ص219

689... شمائل ترمذی، ص218

باب پنجم

خصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن کی روشنی میں

خصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قرآن کی روشنی میں:

1:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔(690)

2:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مصطفی ہیں۔(691)

3:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مجتبیٰ ہیں۔(692)

4:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مرتضیٰ ہیں۔(693)

5:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عبدِ کامل ہیں۔(694)

6:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نبی اُمّی ہیں۔(695)

7:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نور ہیں۔(696)

8:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم برھان ہیں۔(697)

9:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خاتم النبین ہیں۔(698)

10:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شہید (گواہ) ہیں۔(699)

690...پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:29

691...پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:33

692...پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:179

693...پارہ نمبر:29، سورۃ الجن، آیت نمبر:27

694...پارہ نمبر:15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:1

695...پارہ نمبر:9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:157

696...پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:15

697...پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:174

698...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:40

699...پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:6

11:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اسم گرامی احمد بھی ہے۔[700]

12:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شاھد (حاضر وناظر)ہیں۔[701]،[702]،[703]

13: سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بشیر اور مبشر (خوشخبری دینے والے) ہیں۔[704]،[705]

14:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جہانوں کے لیے نذیر (ڈر سنانے والے)ہیں۔[706]

15:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سراج منیر (چمکا دینے والے آفتاب)ہیں۔[707]

16:سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم داعی اِلی اللہ (اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے) ہیں۔[708]

17: سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔[709]

18:اللہ نے اپنے اسمائے حسنیٰ رؤف ورحیم اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا فرمائے۔[710]

700...پارہ نمبر:28، سورۃ الصف، آیت نمبر:4

701...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:45

702...پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:8

703...پارہ نمبر:29، سورۃ المزمل، آیت نمبر:8

704...پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:119

705...پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:8

706...پارہ نمبر:19، سورۃ الفرقان، آیت نمبر:1

707...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:45

708...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:45

709...پارہ نمبر:17، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر:107

710...پارہ نمبر:22، سورۃ یٰس، آیت نمبر:1

19: رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یٰسٓ (اے سردار یا اے انسان کامل) کہہ کر خطاب فرمایا۔[711]

20: جانِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو طٰہٰ (اے پاکیزہ راہنما) کہہ کر بھی خطاب فرمایا۔[712]

21: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یاایھا المزمل (اے چادر لپیٹنے والے) کہہ کر خطاب فرمایا۔[713]

22: آپ کو یاایھا المدثر (اے کمبل اوڑھنے والے) کہہ کر خطاب فرمایا گیا۔[714]

23: رسولِ معظم حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے پہلے مسلمان ہیں۔[715]

24: نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔[716]

25: آقا و مولیٰ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اخلاق عظیم ہیں۔[717]

26: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے لیے آپ پر ایمان لازم ہے۔[718]

27: خدا کا محبوب بننے کے لیے آپ کی اتباع ضروری ہے۔[719]

28: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت کا گواہ ہے۔[720]

711... پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:24

712... پارہ نمبر:16، سورۃ طہ، آیت نمبر:1

713... پارہ نمبر:29، سورۃ المزمل، آیت نمبر:1

714... پارہ نمبر:29، سورۃ مدثر، آیت نمبر:1

715... پارہ نمبر:7، سورۃ الانعام، آیت نمبر:163

716... پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:21

717... پارہ نمبر:29، سورۃ القلم، آیت نمبر:4

718... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:32

719... پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:31

720... پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:27

29: اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتے بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گواہ ہیں۔[721]

30: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم باذنِ الٰہی شریعت کے مالک ہیں۔[722]

31: آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہیں۔[723]

32: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سچے دین اور ہدایت کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے۔[724]

33: اللہ تعالیٰ اپنی معرفت آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلے سے عطا فرماتا ہے۔[725]

34: آپ کی بعثت کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی۔[726]

35: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آمد کی بشارت دی۔[727]

36: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے میلاد پر اللہ تعالیٰ نے خوشی منانے کا حکم دیا۔[728]

37: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شریعت کے احکام کے شارح ہیں۔[729]

38: آپ پاک چیزیں حلال اور گندی چیزیں حرام فرماتے ہیں۔[730]

721... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:166

722... پارہ نمبر:28، سورۃ الحشر، آیت نمبر:7

723... پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:162

724... پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:100

725... پارہ نمبر:30، سورۃ الاخلاص، آیت نمبر:1

726... پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:129

727... پارہ نمبر:28، سورۃ الصف، آیت نمبر:6

728... پارہ نمبر:11، سورۃ یونس، آیت نمبر:58

729... پارہ نمبر:14، سورۃ النحل، آیت نمبر:44

730... پارہ نمبر:9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:157

39: آپ بوجھ اور گلے کے پھندے سے نجات دلاتے ہیں۔(731)

40: آپ اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جاتے ہیں۔(732)

41: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم لوگوں کو سیدھی راہ کی ہدایت دیتے ہیں۔(733)

42: حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم لوگوں کو کتاب و حکمت سکھاتے ہیں۔(734)

43: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم لوگوں کو پاک کرتے ہیں۔(735)، (736)

44: آقا کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو حلال و حرام کا اختیار دیا گیا۔(737)

45: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے فیصلے کے بعد کسی کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔(738)

46: پہلے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں کچھ عرض کرنے سے قبل صدقہ ضروری تھا۔(739)

47: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو نرم دل اور مہربان بنایا ہے۔(740)

48: رب تعالیٰ نے آپ کو مشقت اٹھانے سے منع فرمادیا۔(741)

731... پارہ نمبر:9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:157

732... پارہ نمبر:13، سورۃ ابراھیم، آیت نمبر:1

733... پارہ نمبر:13، سورۃ ابراھیم، آیت نمبر:1

734... پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:151

735... پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:151

736... پارہ نمبر:25، سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر:52

737... پارہ نمبر:9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:157

738... پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:36

739... پارہ نمبر:28، سورۃ المجادلۃ، آیت نمبر:12

740... پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:159

741... پارہ نمبر:16، سورۃ طٰہٰ، آیت نمبر:2

49: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اُتارا گیا قرآن بے مثل ہے۔(742)

50: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات بھی بے مثل ہیں۔(743)

51: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں۔(744)

52: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجہ مطہرہ کی پاکی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی۔(745)

53: نزول قرآن سے قبل بھی آپ کی زوجہ مطہرہ کے متعلق بدگمانی حرام ہے۔(746)

54: نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آباءواجداد مومن ہیں۔(747)

55: رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اہل بیت اطہار پاک ہیں۔(748)

56: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔(749)

57: محشر میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اور مومنوں کو رسوانہ کیا جائے گا۔(750)

58: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کفار کے جھٹلانے سے جو صدمہ ہوا اسے دور فرمایا گیا۔(751)

742...پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:128

743...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:32

744...پارہ نمبر:22، سورۃ النور، آیت نمبر:11

745...پارہ نمبر:18، سورۃ النور، آیت نمبر:12

746...پارہ نمبر:18، سورۃ النور، آیت نمبر:18

747...پارہ نمبر:26، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:219

748...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:33

749...پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:100

750...پارہ نمبر:28، سورۃ التحریم، آیت نمبر:7

751...پارہ نمبر:7، سورۃ الانعام، آیت نمبر:33

59: اللہ تعالیٰ نے کفار کے طعنوں کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی دلجوئی فرمائی۔ (752)

60: رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا مذاق اڑانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ (753)

61: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لیے روشن فتح فرمادی۔ (754)

62: آپ کی بعثت اس لیے ہے کہ دین حق سب ادیان پر غالب ہو۔ (755)

63: اہل کتاب آپ کے رسول ہونے کو اپنی اولاد کی طرح پہچانتے تھے۔ (756)

64: اللہ تعالیٰ نے دین کے معاملے میں آپ کی امت پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ (757)

65: آپ کی امت کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانے کا اعزاز ملا۔ (758)

66: آپ کی امت سابقہ امتوں پر گواہ ہو گی اور حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ان پر گواہ ہوں گے۔ (759)

67: آپ کی امت کے لیے دین کامل اور نعمت کو پورا فرمادیا گیا۔ (760)

752... پارہ نمبر:26، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:3، پارہ نمبر:15، سورۃ الکھف، آیت نمبر:6، پارہ نمبر:13، سورۃ الحجر، آیت نمبر:97، پارہ نمبر:27، سورۃ الذریت، آیت نمبر:56

753... پارہ نمبر:13، سورۃ الحجر، آیت نمبر:95

754... خزئن العرفان، پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:1

755... خزئن العرفان، پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:28

756... پارہ، سورۃ الانعام، آیت نمبر:20

757... پارہ نمبر:17، سورۃ الحج، آیت نمبر:78- پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:6- پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:185

758... پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:285

759... پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:163

760... پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:3

68:اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کی حفاظت اپنے ذمہ کرم پر لی ہے۔[761]

69: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تمام گناہوں اور خطاؤں سے معصوم ہیں۔[762]

70: اللہ تعالیٰ نے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا اسم گرامی اپنے نام کے ساتھ ذکر فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی اطاعت فرض کی۔[763]

71:اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی دلجوئی کی خاطر قسمیں ارشاد فرمائیں۔[764]

72: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی نگہداشت میں ہیں۔[765]

73: آپ کی ظاہری بھول سے پہلے ہی آپ کو معافی کا مثردہ سنادیا۔[766]

74: آقاومولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا وجود کافروں کے لیے بھی دافع بلاہے۔[767]

75: آپ کے وسیلے سے اہل کتاب فتح حاصل کرتے تھے۔[768]

76:مغفرت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا وسیلہ ضروری ہے۔[769]

761...پارہ نمبر:13، سورۃ الحجر، آیت نمبر:9

762...پارہ نمبر:13، سورۃ الحجر، آیت نمبر:95

763...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:3- پارہ نمبر:26، سورۃ محمد، آیت نمبر:33

764...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:1، پارہ نمبر:30، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر 13، پارہ نمبر:22، سورۃ یٰس، آیت نمبر 1، پارہ نمبر:26، سورۃ ق، آیت نمبر 1

765...پارہ نمبر:27، سورۃ الطور، آیت نمبر:48

766...پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:63

767...پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:33

768...پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:89

769...پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:64

77: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چاہنے سے مغفرت ملتی ہے۔[770]

78: آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے سبب آپ کے اگلے پچھلے غلاموں کی مغفرت ہوتی ہے۔[771]

79: اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مومنوں کے مددگار ہیں۔[772]

80: آپ کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لی۔[773]

81: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے۔[774]

82: حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو علوم غیبیہ سکھا دیے گئے۔[775]

83: حضورِ انور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم غیب بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔[776]

84: نورِ مجسم سید عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کسی کے شاگرد نہیں ہیں۔[777]

85: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پڑھایا، آپ بھولتے نہیں۔[778]

86: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو قرآن سکھایا۔[779]

770... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:64

771... پارہ نمبر:26، سورۃ محمد، آیت نمبر:19، پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:2

772... پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:55

773... پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:67

774... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:113

775... پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:179، پارہ نمبر:12، سورۃ الھود، آیت نمبر:49، پارہ نمبر:12، سورۃ یوسف، آیت نمبر:102، پارہ نمبر:29، سورۃ الجن، آیت نمبر:27

776... پارہ نمبر:30، سورۃ التکویر، آیت نمبر:26

777... پارہ نمبر:9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:157

778... پارہ نمبر:30، سورۃ الاعلیٰ، آیت نمبر:6

779... پارہ نمبر:27، سورۃ الرحمن، آیت نمبر:2

87:اور اس قرآن پاک میں ہر شے کا بیان ہے۔[780]

88:آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائی گئیں۔[781]

89:آپ کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔[782]

90:آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔[783]

91:اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ اقدس کشادہ فرمایا۔[784]

92:اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو غنی فرمادیا۔[785]

93:آپ کو مومنوں کے لیے رؤف ورحیم بنادیا ہے۔[786]

94: مومنوں کے مشقت میں پڑنے کی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خبر ہوتی ہے۔[787]

95:رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام امت کے نگہبان و گواہ ہیں۔[788]

96:حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مومنوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں۔[789]

97:حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مومنوں کے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں۔[790]

780...پارہ نمبر:14، سورۃ النحل، آیت نمبر:89

781...پارہ نمبر:30، سورۃ الکوثر، آیت نمبر:1

782...پارہ نمبر:29، سورۃ القلم، آیت نمبر:3

783...پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:113

784...پارہ نمبر:30، سورۃ الم نشرح، آیت نمبر:1

785...پارہ نمبر:30، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر:8

786...پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:128

787...پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:128

788...پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:148، پارہ نمبر:17، سورۃ الحج، آیت نمبر:78

789...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:6

790...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:6

98: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں اور ذکر الٰہی سے سکون ملتا ہے۔[791]

99: آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ عزوجل نے معراج کرائی۔[792]

100: معراج میں جو چاہا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی۔[793]

101: آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔[794]

102: اور آپ نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔[795]

103: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا۔[796]

104: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مقام محمود عطا کیا جائے گا۔[797]

105: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے ہر اگلا لمحہ پہلے سے بہتر ہے۔[798]

106: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے حبیبِ مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ کے آداب سکھائے۔[799]

107: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعوت قبول کرنے سے زندگی ملتی ہے۔[800]

791...پارہ نمبر:28، سورۃ الطلاق، آیت نمبر:10، پارہ نمبر:13، سورۃ الرعد، آیت نمبر:28

792...پارہ نمبر:15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:1

793...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:10

794...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:17

795...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:18

796...پارہ نمبر:27، سورۃ القمر، آیت نمبر:1

797...پارہ نمبر:15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:79

798...پارہ نمبر:30، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر:4

799...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:33، پارہ نمبر:26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:5،1

800...پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:24

108: بارگاہ رسالت میں آواز بلند کرنا بے ادبی ہے۔[801]

109: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عام لوگوں کی طرح پکارنا گستاخی ہے۔[802]

110: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بلانے پر فوراً حاضر ہونا ضروری ہے۔[803]

111: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے رخصت ہونے کے لیے اجازت ضروری ہے۔[804]

112: دعوت ختم ہونے پر وہاں سے جلد رخصت ہونا چاہیے۔[805]

113: حضور آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر واجب ہے۔[806]

114: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کفر ہے۔[807]

115: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی مثل بشر کہنا کافروں کا طریقہ ہے۔[808]

116: گستاخی کا کلمہ بغیر توہین کی نیت کے بھی کفر ہے۔[809]

117: حضور کا ادب کرنے والوں کو تقویٰ اور مغفرت نصیب ہوتی ہے۔[810]

118: حضور کی شان میں ادنیٰ سی بے ادبی سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔[811]

801...پارہ نمبر:26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:2

802...پارہ نمبر:22، سورۃ النور، آیت نمبر:63

803...پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:42

804...پارہ نمبر:22، سورۃ النور، آیت نمبر:62

805...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:53

806...پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:9

807...پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:74

808...پارہ نمبر:17، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر:3

809...پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:104

810...پارہ نمبر:26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:3

811...پارہ نمبر:26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:2

119: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حاکمیت کو تسلیم نہ کرنا کفر ہے۔(812)

120: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مخالفت کرنے والا دوزخی ہے۔(813)

121: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر تمام عبادات پر مقدم ہے۔(814)

122: بارگاہِ رسالت کا گستاخ ہدایت سے محروم رہتا ہے۔(815)

123: اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کے گستاخ کے دس عیب بیان فرمائے۔(816)

124: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ کا گستاخ ولد الحرام ہوتا ہے۔(817)

125: بارگاہ نبوت کے گستاخ کا منہ خنزیر کی مثل ہو جاتا ہے۔(818)

126: آپ کے گستاخ کی مذمت کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔(819)

127: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گستاخ کی مغفرت نہیں ہو سکتی۔(820)

128: ایمان والے گستاخِ رسول سے دوستی نہیں کرسکتے۔(821)

129: گستاخِ رسول دنیا و آخرت میں مردود و ملعون ہو جاتا ہے۔(822)

812... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:65

813... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:115

814... پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:9

815... پارہ نمبر:26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:13

816... پارہ نمبر:29، سورۃ القلم، آیت نمبر:8،16

817... پارہ نمبر:29، سورۃ القلم، آیت نمبر:13

818... پارہ نمبر:29، سورۃ القلم، آیت نمبر:16

819... پارہ نمبر:29، سورۃ القلم، آیت نمبر:8، پارہ نمبر:30، سورۃ اللھب، آیت نمبر:1

820... پارہ نمبر:18، سورۃ المومنون، آیت نمبر:6

821... پارہ نمبر:28، سورۃ المجادلہ، آیت نمبر:22

822... پارہ نمبر:30، سورۃ اللھب، آیت نمبر:1

130: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے منہ موڑنا منافقوں کی علامت ہے۔[823]

131: منافقوں کا اقرارِ رسالت کرنا بیکار ہے۔[824]

132: اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا چاہتا ہے۔[825]

133: اللہ تعالیٰ نے آپ کی رضا کے لیے آپ کا ذکر بلند فرمایا۔[826]

134: اللہ تعالیٰ نے آپ کی خوشی کے لیے قبلہ تبدیل فرمایا۔[827]

135: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت پر قسم ارشاد فرمائی۔[828]

136: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جان کی قسم ارشاد فرمائی۔[829]

137: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گفتگو کی قسم ارشاد فرمائی۔[830]

138: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شہر کی قسم ارشاد فرمائی۔[831]

139: اللہ تعالیٰ نے آپ کے زمانہ کی قسم ارشاد فرمائی۔[832]

140: آپ کے چہرۂ اقدس اور زلف عنبریں کی قسم ارشاد فرمائی۔[833]

823... پارہ نمبر:18، سورۃ الفرقان، آیت نمبر:9

824... پارہ نمبر:18، سورۃ المومنون، آیت نمبر:1

825... پارہ نمبر:30، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر:5

826... پارہ نمبر:30، سورۃ الم نشرح، آیت نمبر:3

827... پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:144

828... پارہ نمبر:22، سورۃ یٰسین، آیت نمبر:2

829... پارہ نمبر:13، سورۃ الحجر، آیت نمبر:،72

830... پارہ نمبر:25، سورۃ الزخرف، آیت نمبر:88

831... پارہ نمبر:30، سورۃ العصر، آیت نمبر:1

832... پارہ نمبر:30، سورۃ البلد، آیت نمبر:1

833... پارہ نمبر:30، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر:1

141: اللہ تعالیٰ کی نعمتیں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تقسیم فرماتے ہیں۔(834)

142: آپ کو مال غنیمت تقسیم فرمانے کا مکمل اختیار ہے۔(835)

143: مال غنیمت میں اللہ تعالیٰ کا حصہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کا حصہ ہے۔(836)

144: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا غنی کرنا رب تعالیٰ ہی کا غنی فرمانا ہے۔(837)

145: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بلانا اللہ تعالیٰ ہی کا بلانا ہے۔(838)

146: حضور کی بیعت اللہ تعالیٰ ہی کی بیعت ہے۔(839)

147: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کلام فرمانا اللہ تعالیٰ ہی کا کلام فرمانا ہے۔(840)

148: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حرام کیا ہوا اللہ تعالیٰ ہی کا حرام کیا ہوا ہے۔(841)

149: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی غلامی اللہ تعالیٰ ہی کی غلامی ہے۔(842)

150: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانی اللہ تعالیٰ ہی کی نافرمانی ہے۔(843)

151: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضامندی اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی ہے۔(844)

834... پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:59

835... پارہ نمبر:28، سورۃ الحشر، آیت نمبر:7

836... پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:41

837... پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:72

838... پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:24

839... پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:10

840... پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:3

841... پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:28

842... پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:80

843... پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:36

844... پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:62

152: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سبقت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے سبقت کرنا ہے۔(845)

153: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خاک پھینکنا اللہ تعالیٰ ہی کا خاک پھینکنا ہے۔(846)

154: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مذاق اڑانا اللہ تعالیٰ ہی کا مذاق اڑانا ہے۔(847)

155: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اذیت دینا اللہ تعالیٰ کو اذیت دینا ہے۔(848)

156: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولنا ہے۔(849)

157: اللہ تعالیٰ سے اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جدا کرنا کفر ہے۔(850)

158: تمام مسلمان آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بندے اور غلام ہیں۔(851)

159: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی نمازی کو بلائیں تو اسے نماز میں آنا لازم ہے اور اس کی نماز باطل نہیں ہو گی۔(852)

160: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو انبیاء و رسل پر درجوں بلندی عطا فرمائی۔(853)

845...پارہ نمبر:26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:1

846...پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:17

847...پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:65

848...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:57

849...پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:91

850...پارہ نمبر:6، سورۃ النساء، آیت نمبر:64

851...پارہ نمبر:23، سورۃ الزمر، آیت نمبر:53

852...پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:24

853...پارہ نمبر:1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:235

161: تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیا گیا۔[854]

162: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذکر کو تمام انبیاء کے ذکر پر مقدم رکھا۔[855]

163: اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء کرام کو ناموں سے پکارا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو القاب سے خطاب فرمایا۔[856]

164: قرآن حکیم میں چار جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اسم گرامی صفت رسالت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔[857]

165: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اطمینانِ قلب کے لیے سابقہ انبیاء کرام کے احوال آپ پر وحی فرمائے گئے۔[858]

166: احسان کے بدلے میں زیادتی چاہنا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے جائز نہ تھا۔[859]

167: آقا ومولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے شعر کہنا زیبا نہ تھا۔[860]

168: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے بیک وقت چار سے زائد نکاح جائز

854...پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:7

855...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:150

856... پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:67، پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:45، پارہ نمبر:29، سورۃ المزمل، آیت نمبر:1، پارہ نمبر:29، سورۃ المدثر، آیت نمبر:4

857... پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:144، پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:40، پارہ نمبر: 26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:39، پارہ نمبر:26، سورۃ محمد، آیت نمبر:4

858...پارہ نمبر:12، سورۃ الھود، آیت نمبر:120

859...پارہ نمبر:29، سورۃ المدثر، آیت نمبر:6

860...پارہ نمبر:22، سورۃ یس، آیت نمبر:39

تھے۔(861)

169: حضور کے لیے ازواج مطہرات کے اوقات کی عدم تقسیم جائز تھی۔(862)

170: آپ کے وصال ظاہری کے بعد ازواج مطہرات کو اپنے گھروں میں رہنا لازم ہے، وہ حج و عمرہ کے لیے بھی نہیں نکل سکتیں۔(863)

171: آپ جس مرد کا جس عورت سے چاہیں، اس سے اور اس کے والدین سے پوچھے بغیر نکاح فرماسکتے ہیں۔(864)

کفار کے اعتراضات کے جوابات انبیاءِ سابقین علیہم السلام خود دیتے تھے مگر حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اعتراضات کے جوابات خود اللہ تعالیٰ نے دیے۔

172: کافر بولے، ”تم رسول نہیں ہو“۔ باری تعالیٰ نے فرمایا، ”تو بے شک رسولوں میں سے ہے“۔(865)

173: کافروں نے شاعری کا عیب لگایا تو ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ”اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا“۔(866)

174: ولید بن مغیرہ ملعون نے آپ کو مجنوں کہا تو رب تعالیٰ نے جواب دیا، ”آپ ہر گز مجنوں نہیں“۔(867)

175: ابن اُبی ملعون نے کہا، ہم عزت والے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے۔

861...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:38

862...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:51

863...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:33

864...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:36

865...پارہ نمبر:22، سورۃ یٰس، آیت نمبر:3

866...پارہ نمبر:23، سورۃ یٰس، آیت نمبر:69

867...پارہ نمبر:29، سورۃ القلم، آیت نمبر:3

ارشاد ہوا، ”عزت تو خدا، رسول اور مومنوں ہی کے لیے ہے“۔(868)

176: عاص بن وائل ملعون نے آپ کے صاحبزدے کے انتقال پر طعنہ دیا تو باری تعالیٰ نے فرمایا، ”تمہارے دشمن کاناپاک نام ہمیشہ نفرت سے لیاجائے گا“۔(869)

177: کافر بولے، اُن کو اُن کے رب نے چھوڑ دیاہے۔ ارشاد ہوا، ”تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا، اور نہ مکروہ جانا“۔(870)

178: ابولہب شقی نے دعوتِ اسلام دینے پر گستاخانہ جملے کہے تو رب تعالیٰ نے اس کی مذمت میں پوری سورۂ لہب نازل فرمائی۔(871)

مجد دِ دین و ملت اعلیٰ حضرت امام رضا محدث بریلوی علیہ رحمۃ القوی نے ”تجلی الیقین بان سید نانبینا المرسلین“ میں امامُ الانبیاء سیدُ المرسلین اکی عظمت ورفعت اوراعلیٰ شان میں قرآن حکیم کی بیس آیات بیان فرمائیں جو درج ذیل ہیں:

179: حضرت ابراھیم علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی، ”مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اُٹھائے جائیں گے“۔(872)

اور حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا، ”جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو“۔(873) حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقہ میں صحابہ کرام بھی اس بشارتِ عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔

868...پارہ نمبر:28، سورۃ المنافقون، آیت نمبر:7

869...پارہ نمبر:30، سورۃ الکوثر، آیت نمبر:3

870...پارہ نمبر:30، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر:3

871...پارہ نمبر:30، سورۃ اللھب، آیت نمبر:1،4

872...پارہ نمبر:26، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:87

873...پارہ نمبر:28، سورۃ التحریم، آیت نمبر:8

180: قرآن کریم نے حضرت خلیل علیہ السلام سے تمنائے وصال نقل کی، ''میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں''۔[874] جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی۔ ''پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو''۔[875]

181: حضرت خلیل علیہ السلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی، ''تاکہ وہ مجھے راہ دے''۔[876]

لیکن حبیب سے خود ارشاد فرمایا، ''اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے''۔[877]

182: حضرت ابراھیم علیہ السلام کے لیے فرمایا، کیا تمہارے پاس ابراھیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی''۔[878] یعنی فرشتے ان کے مہمان بنے۔

جبکہ حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لیے فرمایا، ''اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں''۔[879] یعنی فرشتے ان کے سپاہی بنے۔

183: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہی۔ ارشاد ہوا، ''اے رب! تیری طرف جلدی کر کے حاضر ہوا تاکہ تو راضی ہو''۔[880]

جبکہ حبیب علیہ السلام کے لیے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی رضا چاہتا ہے۔ ارشاد ہوا،

874...پارہ نمبر:23، سورۃ الصافات، آیت نمبر:99

875...پارہ نمبر:15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:1

876...پارہ نمبر:23، سورۃ الصافات، آیت نمبر:99

877...پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:39

878...پارہ نمبر:26، سورۃ الذاریات، آیت نمبر:26

879...پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:40

880...پارہ نمبر:16، سورۃ الطہٰ، آیت نمبر:84

''عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔ (881)

184: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے خوف سے مصر سے تشریف لے جانا بلفظ فرار نقل فرمایا۔ (882)

جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہجرت فرمانا احسن عبارات سے بیان فرمایا۔ (883)

185: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہِ طور پر کلام کیا اور اسے ظاہر فرمادیا۔ (884)

جبکہ حبیب سے آسمانوں سے بھی اوپر کلام فرمایا اور کسی پر بھی ظاہر نہ فرمایا۔ (885)

186: حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا گیا، ''خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے''۔ (886)

جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بارے میں قسم کے ساتھ ارشاد فرمایا، ''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے''۔ (887)

187: حضرت نوح وھود علیہما السلام سے دعا نقل فرمائی، ''الٰہی میری مدد فرما بدلے اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا''۔ (888) جبکہ آقائے دو جہاں شفیع عاصیاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے خود ارشاد ہوا، ''اللہ تیری مدد فرمائے گا، زبردست مدد''۔ (889)

881...پارہ نمبر:30، سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر 5

882...پارہ نمبر:26، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:21

883...پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:30

884...پارہ نمبر:16، سورۃ الطٰہٰ، آیت نمبر:13

885...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:10

886...پارہ نمبر:23، سورۃ ص، آیت نمبر:26

887...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:3،2

888...پارہ نمبر:18، سورۃ المومنون، آیت نمبر:26

889...پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:3

188: حضرت نوح و حضرت خلیل علیہما السلام سے نقل فرمایا کہ انہوں نے اپنی امتوں کے لیے دعائے مغفرت کی۔(890)

جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خود حکم دیا کہ اپنی امت کے لیے مغفرت مانگو۔(891)

189: ابراہیم علیہ السلام کے لیے ارشاد ہوا کہ انہوں نے پچھلوں میں اپنا ذکر جمیل باقی رکھنے کی دعا فرمائی، "اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں"۔(892)

جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے خود فرمایا، "اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا ہے"۔ (الم نشرح:4) اور اس سے بھی اعلیٰ وارفع مثردہ ملا کہ آپ کو مقام محمود پر فائز کیا جائے گا جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے اور آپ کی حمد و ثنا کا شور ہر زبان پر ہو گا۔(893)

190: خلیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے لوط علیہ السلام کی قوم سے عذاب دور کرانے کی بڑی کوشش کی مگر حکم ہوا، "اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑ"۔(894) عرض کی، اس بستی میں لوط (علیہ السلام) جو ہے۔ حکم ہوا، ہمیں خوب معلوم ہے جو وہاں ہے۔

جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ارشاد ہوا، "اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمتِ عالم! تو ان میں تشریف فرما ہے"۔(895)

191: حضرت خلیل علیہ السلام سے نقل فرمایا، "الٰہی! میری دعا قبول فرما"۔(896)

890... پارہ نمبر:29، سورۃ نوح، آیت نمبر:28، پارہ نمبر:13، سورۃ ابراہیم، آیت نمبر:41

891... پارہ نمبر:26، سورۃ محمد، آیت نمبر:19

892... پارہ نمبر:26، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:84

893... پارہ نمبر:15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:79

894... پارہ نمبر:11، سورۃ ھود، آیت نمبر:74

895... پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:33

896... پارہ نمبر:13، سورۃ ابراہیم، آیت نمبر:40

جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے غلاموں کو ارشاد ہوا، ''تمہارا رب فرماتا ہے، مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا''۔(897)

192: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معراج دنیا کے درخت پر ہوئی۔(898)

جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہٰی و فردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی۔(899)

193: حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے دل کی تنگی کی شکایت بیان فرمائی۔(900)

جبکہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خود شرحِ صدر کی دولت عطا فرمائی۔(901)

194: حضرت کلیم اللہ علیہ السلام پر حجابِ نار سے تجلی ہوئی۔(902) حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نور کے جلوے سے تجلی ہوئی اور وہ بھی غایتِ تفخیم و تعظیم کے لیے بہ الفاظِ ابہام بیان فرمائی گئی، ''جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا''۔(903)

195: سیدنا کلیم علیہ السلام سے اپنے بھائی کے سوا سب سے برأت اور قطع تعلق نقل فرمایا۔ انہوں نے عرض کی، ''الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا، تو جدائی فرمادے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں''۔(904)

897...پارہ نمبر:24، سورۃ المومن، آیت نمبر:60

898...پارہ نمبر:20، سورۃ القصص، آیت نمبر:30

899...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:14

900...پارہ نمبر:26، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:13

901...پارہ نمبر:30، سورۃ الم نشرح، آیت نمبر:1

902...پارہ نمبر:20، سورۃ النمل، آیت نمبر:8

903...پارہ نمبر:27، سورۃ النجم، آیت نمبر:16

904...پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:25

جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظلِ وجاہت میں کفار تک کو داخل فرمایا کہ ان پر بھی (دنیامیں) عام عذاب نہ آئے گا۔[905]

یہ شفاعتِ کبریٰ ہے کہ تمام اہل موقف، موافق ومخالف سب کو شامل۔

196: ہارون و کلیم علیہما السلام کے متعلق فرمایا کہ انہوں نے فرعون کے پاس جاتے وقت اپنا خوف عرض کیا۔ اس پر حکم ہوا، ''ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں، سنتا اور دیکھتا''۔[906] جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خود مثردۂ نگہبانی دیا کہ، ''اللہ لوگوں سے تمہاری حفاظت فرمائے گا''۔[907]

197: حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہو گا،

''اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا بنالو''۔[908]

تفسیر معالم میں ہے کہ اس سوال پر خوفِ الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوت اللہ وسلامہ علیہ کا بند بند کانپ اٹھے گا اور ہر بال کی جڑ سے خون کا فوارہ بہے گا۔ پھر جواب عرض کریں گے جس کی حق تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے۔ حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب غزوہ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی۔ اس پر سوال تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بھی ہوا مگر یہاں جو شانِ لطف و محبت و کرم و عنایت ہے، قابلِ غور ہے۔[909]

905...پارہ نمبر:10، سورۃ الانفال، آیت نمبر:33

906...پارہ نمبر:16، سورۃ الطہٰ، آیت نمبر:64

907...پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:67

908...پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:116

909...پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:116

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے ارشاد فرمایا، "اللہ تمہیں معاف فرمائے تم نے انہیں کیوں اجازت دے دی"۔(910)

سبحان اللہ! سوال بعد میں ہے اور محبت کا کلمہ پہلے۔

198: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے اپنے امتیوں سے نصرت طلب کی، "کون میرے مدد گار ہیں اللہ کی طرف"۔(911)

جبکہ حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نسبت انبیاء و مرسلین کو حکمِ نصرت ہوا۔ ارشاد ہوا، "تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا"۔(912)

مذکورہ بیس خصائص ولی کامل، مجد دِامت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے بیان فرمائے۔ اب ہم سورۃ الاحزاب کی اس ایمان افروز آیت کریمہ پر اپنی گفتگو کا اختتام کرتے ہیں:

199: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے غیب بتانے والے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔(913)

200: اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی درود و سلام کی کثرت کا حکم دیا ہے۔(914)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَکَشْفِ الْاَحْزَانِ وَجِلَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆☆☆☆

910... پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:43

911... پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:52

912... پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:81

913... تفسیر معالم التنزیل، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:56

914... پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:56

باب ششم

خصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

احادیث کی روشنی میں

خصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم احادیث کی روشنی میں:

1: رسولِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تخلیق کے اعتبار سے سب سے پہلے نبی ہیں۔(915)

2: سرکارِ دو عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔(916)

3: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور کے فیض سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نور پیدا فرمایا۔(917)

4: نورِ مجسم رہبر اعظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت کے بغیر کوئی شخص بھی مومن نہیں ہو سکتا۔(918)

5: حضورِ اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔(919)

6: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام مخلوق میں سب سے زیادہ عزت و عظمت والے ہیں۔(920)

7: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام مخلوق میں سب سے زیادہ دانا و عقلمند ہیں۔(921)

915... ترمذی، ج12، ص55، حدیث نمبر:3542

916... بخاری، ج16، ص:354، حدیث نمبر:4889، مسلم، ج4، ص2268، حدیث نمبر:2951

917... المواہب اللدنیۃ، 1/ 71-72، شرح الزرقانی علی المواہب، 1/ 46-47، تاریخ الخمیس، 1/ 19-20، مطالع المسرات، ص221۔

918... بخاری، ج1، ص14، حدیث نمبر:14، و مسلم، ج1، ص67، حدیث نمبر:44

919... بخاری، ج1، ص168، حدیث نمبر:438، مسلم، ص210، حدیث نمبر:1167

920... ترمذی، ج5، ص587، حدیث نمبر3616

921... مدارج النبوۃ، ج1، ص56

8: امام الانبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے معجزات تمام انبیاء کرام کے معجزات سے زیادہ ہیں۔[922]

9: اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض نام حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا فرمائے ہیں۔[923]

10: سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اسم گرامی اللہ تعالیٰ کے مقدس نام محمود سے مشتق ہے۔[924]

11: تورات، انجیل اور دیگر کتب میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر موجود ہے۔[925]

12: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شریعت گذشتہ شرائع کی ناسخ ہے اور تا قیامت باقی رہے گی۔[926]

13: اگر دیگر انبیاء آپ کے زمانے میں ہوتے تو آپ کی اتباع اور مدد کرتے۔[927]

14: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنادی گئی۔[928]

15: سیدنا محمد مصطفی رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔[929]

16: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔[930]

922... خصائص الکبریٰ، ج1، ص4

923... کتاب الشفاء، ج1، ص233

924... مواہب اللدنیہ، ج4، ص232

925... ترمذی، ج5، ص588، حدیث نمبر:3617

926... مواہب اللدنیہ، ج1، ص347

927... خصائص النبوۃ، ج1، ص13

928... بخاری، ج2، ص58، حدیث نمبر:323، مسلم، ج1، ص370، حدیث نمبر:521

929... مشکوٰۃ، ج3، ص252، حدیث نمبر:5762

930... دلائل النبوۃ، ج1، ص3

17: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ''دعا'' ہیں۔[931]

18: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ''بشارت'' ہیں۔[932]

19: نورِ مجسم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت کے وقت ایسا نور ظاہر ہوا کہ ملک شام کے محلات روشن ہوگئے۔[933]

20: سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وقت ولادت سجدے کی حالت میں زمین پر تشریف لائے۔[934]

21: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مختون پیدا ہوئے، کسی نے آپ کی شرمگاہ نہ دیکھی۔[935]

22: رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت تمام بت اوندھے منہ گر گئے۔[936]

23: آپ جھولے میں چاند سے کھیلتے تھے اور وہ آپ کے اشارے پر چلتا تھا۔[937]

24: آپ کا جھولا فرشتے ہلاتے اور دھوپ میں بادل آپ پر سایہ کرتے۔[938]

25: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت تمام بت اوندھے ہوگئے۔[939]

931... مشکوٰۃ، ج3، ص251، حدیث نمبر: 5759

932... مشکوٰۃ، ج3، ص251، حدیث نمبر: 5759

933... مشکوٰۃ، ج3، ص251، حدیث نمبر: 5759

934... خصائص الکبری، 1، ص72

935... خصائص الکبری، 1، ص91

936... خصائص الکبری، 1، ص74

937... خصائص الکبری، 1، ص92

938... خصائص الکبری، 1، ص92

939... خصائص الکبری، 1، ص92

26: آپ کی بعثت سے شیاطین کو آسمان تک پہنچنے سے روک دیا گیا۔(940)

27: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دیکھا۔(941)

28: آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا۔(942)

29: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام کی امامت فرمائی۔(943)

30: حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بعض جنات کی بھی امامت فرمائی۔(944)

31: جنات بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں قبول اسلام کے لیے آتے تھے۔(945)

32: اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہمزاد کو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مطیع بنادیا۔(946)

33: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا زمانہ مبارک تمام زمانوں سے بہتر اور افضل ہے۔(947)

34: آپ کے گھر مبارک اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کا باغ ہے۔(948)

35: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینہ میں فوت ہونے والوں کی خصوصی شفاعت فرمائیں گے۔(949)

940... خصائص الکبریٰ، 1، ص80

941... مسند احمد، ج6، ص410، حدیث نمبر:3862

942... مسلم، ج1، ص145، حدیث نمبر:162

943... مسلم، ج1، ص156، حدیث نمبر:172

944... دلائل النبوۃ، ج2، ص109، حدیث نمبر:534

945... خصائص، ج2، ص47، دلائل النبوۃ، ج1، ص291، حدیث نمبر:244

946... مسلم، ج3، ص1409، حدیث نمبر:1782

947... مسلم، ج4، ص1962، حدیث نمبر:2532

948... بخاری، ج4، ص385، حدیث نمبر:1120

949... ترمذی، ج12، ص425، حدیث نمبر:3852

36: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضہ مطہرہ کے زائرین کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (950)

37: ہر روز صبح وشام آپ کے روضۂ اقدس پر ستر ہزار فرشتے طواف اور درود وسلام کے لیے حاضری دیتے ہیں۔ (951)

38: خواب میں آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت حق ہے کیونکہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (952)

39: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جسم اقدس کے ساتھ معراج عطا ہوئی۔ (953)

40: حضور آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیدارِ باری تعالیٰ عطا ہوا۔ (954)

41: آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مثل نہ کوئی ہوا ہے اور نہ کوئی ہوگا۔ (955)

42: نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اقدس کا سایہ نہیں تھا۔ (956)

43: عرش، آسمان اور جنت کی ہر شے پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اسم مبارک لکھا ہوا ہے۔ (957)

44: رحمتِ کائنات حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے والدین ماجدین کو زندہ کیا گیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔ (958)

950... مواہب، ج12، ص179

951... مشکوٰۃ، ج1، ص488، حدیث نمبر:2457، سنن دارمی، ج2، ص550، حدیث نمبر:3425

952... مسلم، ج4، ص1775، حدیث نمبر:2266

953... بخاری، ج12، ص273، حدیث نمبر:3598، مسلم، ج3، ص1592، حدیث نمبر:168

954... کتاب الشفاء، ج1، ص425

955... شمائل ترمذی، ص31

956... خصائص الکبریٰ، ج1، ص117

957... خصائص الکبریٰ، ج1، ص10

958... فتاویٰ رضویہ،، ج30، ص282

45: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء واجداد میں کوئی مشرک یا بدکار نہیں تھا۔(959)

46: رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود پڑھنا ضروری ہے۔(960)

47: اذان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود پڑھنے اور انگوٹھے چومنے پر آپ نے جنت کی بشارت دی۔(961)

48: آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔(962)

49: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کی قرأت عبادت ہے۔(963)

50: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔(964)

51: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی جمائی نہیں لی اور نہ ہی آپ کو کبھی احتلام ہوا۔(965)

52: حضور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک امت کے لیے طیب وطاہر ہے۔(966)

53: آپ کا بول و براز بھی امت کے لیے طیب وطاہر ہے۔(967)

54: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بول مبارک پینے سے بیماریاں دور ہو گئیں۔(968)

959... خصائص کبری، ج1، ص66

960... در مختار، ج1، ص78

961... روح البیان، ج7، ص177، انظر للتفصیل "منیر العین" للشاہ احمد رضا خان

962... سنن ترمذی، ج2، ص467، حدیث نمبر: 541

963... کتاب الشفاء، ج2، ص43، وسبل الھدی والرشاد، ج10، ص484

964... دلائل النبوۃ، ج2، ص181، حدیث نمبر: 537، مواہب الدنیہ، ج5، ص536

965... مواہب اللدنیہ، ج7، ص199

966 ... مستدرک، ج3، ص638، حدیث نمبر: 6343، خصائص الکبری، ج 1، ص118، کتاب الشفاء، ج1، ص64، مواہب اللدنیہ، ج5، ص546، **انظر للتفصیل:** فتاوی رضویہ، ج1، ص584

967... کتاب الشفاء، ج1، ص64، مواہب اللدنیہ، ج5، ص546

968... خصائص الکبری، ج1، ص121، دلائل النبوۃ، ج1، ص427، حدیث نمبر: 355، مواہب اللدنیہ، ج5، ص648

55: نور مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لباس مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔(969)

56: آپ اجب سواری پر ہوتے تو وہ بول و براز نہیں کرتی تھی۔(970)

57: حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی جدائی میں کھجور کا خشک تنا رو دیا۔(971)

58: پرندے اور حیوانات آپ اکے لیے مسخر کیے گئے۔(972)

59: جانوروں نے بھی آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی رسالت کی گواہی دی۔(973)

60: درختوں اور پتھروں نے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی رسالت کی گواہی دی۔(974)

61: آقا و مولیٰ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لیے پتھر نرم کر دیا گیا۔(975)

62: پہاڑ اور درخت حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت میں السلام علیک یارسول اللہ کہتے۔(976)

63: جانور بھی آقا کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں مشکل کشائی کے لیے فریاد کیا کرتے۔(977)

64: حدیبیہ کا خشک کنواں آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لعاب دہن کی برکت سے جاری ہو گیا۔(978)

969... مواہب اللدنیہ، ج5، ص536

970... سیرت حلبیہ، ج3، ص423 دار الکتب العلمیہ

971... بخاری، ج7، ص275، حدیث نمبر:1953

972... مسند احمد، ج35، ص446، حدیث نمبر:16909

973... فتاوی رضویہ، ج30 ص145

974... ترمذی، ج5، ص593، حدیث نمبر:3626

975... مفاتیح الغیب، ج8، ص155

976... ترمذی، ج5، ص593، حدیث نمبر:3626

977... مسند احمد، ج35، ص446، حدیث نمبر:16909

978... خصائص کبری، ج1، ص107

65: رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی برکت سے نہایت کم کھانا ایک ہزار اصحاب کے لیے کافی ہو گیا۔[979]

66: حضور کے لعاب دہن کی برکت سے کھارے پانی کا کنواں شیریں ہو گی۔[980]

67: آقا کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دست اقدس میں سنگریزے بھی تسبیح کہتے تھے۔[981]

68: رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی برکت سے سست جانور تیز رفتار ہو جاتے تھے۔[982]

69: احد پہاڑ نے حرکت کی پھر آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حکم سے ساکن ہو گیا۔[983]

70: آپ کی پھینکی ہوئی مشت بھر خاک سب کافروں کی آنکھوں میں پہنچ گئی۔[984]

71: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حکم سے درخت زمین پر چلتے تھے۔[985]

72: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے۔[986]

73: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی دعا سے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔[987]

74: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی دعا سے سورج ایک پہر اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔[988]

979... بخاری، ج4، ص1505، حدیث نمبر:3876

980... مواہب اللدنیہ، ج5، ص289 خصائص کبری، ج1، ص107

981... خصائص الکبری، ج2، ص116، دلائل النبوۃ، ج1، ص218، حدیث نمبر:185

982... مدارج النبوۃ، ج1، ص36

983... بخاری، ج12، ص19، حدیث نمبر:3410

984... مسلم، ص758، حدیث نمبر:4619

985... سنن ترمذی، ج8، ص382، حدیث نمبر:2299

986... بخاری، ج3، ص1310، حدیث نمبر:3383، و مسلم، ج3، ص1483، حدیث نمبر:1856

987... کتاب الشفاء، ج1، ص284

988... کتاب الشفاء، ج1، ص285

75: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ (989)

76: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک ضرب سے مضبوط چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی۔ (990)

77: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعا سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے مردہ بچے زندہ ہو گئے۔ (991)

78: آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک مردہ لڑکی کو زندہ فرما دیا۔ (992)

79: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ذبح شدہ بکری کو زندہ فرما دیا۔ (993)

80: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلے سے مردہ شخص زندہ ہو گیا۔ (994)

81: خیبر میں زہر آلود گوشت نے خود آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو زہر کے بارے میں بتا دیا۔ (995)

82: ایک نوزائیدہ بچے نے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت کی شہادت دی۔ (996)

83: صحابہ کرام حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کھانے کی تسبیح سنتے تھے۔ (997)

84: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے غزوہ موتہ میں شہید ہونے والے صحابہ کرام کی مدینہ طیبہ میں ہی خبر دے دی۔ (998)

989... بخاری، ج11، ص467، حدیث نمبر:3364

990... بخاری، ج13، ص5، حدیث نمبر:3792

991... مواہب اللدنیہ، ج1، ص321

992... خصائص کبری، ج2، ص103

993... خصائص کبری، ج2، ص104

994... شرح زرقانی، ج7، ص63

995... سنن ابی داؤد، ج12، ص100، حدیث نمبر:3913

996... شرح زرقانی، ج7، ص66

997... خصائص الکبری، ج2، ص116، دلائل النبوۃ، ج1، ص218، حدیث نمبر:185

998... بخاری، ج5، ص61، حدیث نمبر:1222

85: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نجدی فتنہ کے ظہور کی خبر دی۔[999]

86: حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زمین اور آسمانوں کی سب باتیں جانتے ہیں۔[1000]

87: سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو ماکان مایکون یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو ہو گا، سب کی خبر دے دی۔[1001]

88: غیب بتانے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فرمائی ہوئی تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔[1002]

89: آپ نے ابتدائے تخلیق سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سارے حالات بیان فرما دیئے۔[1003]

90: تمام انبیاء کرام کی طرح حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی اپنے روضۂ انور میں زندہ ہیں۔[1004]

91: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے روضۂ مطہرہ میں اذان و اقامت کے ساتھ نماز ادا فرماتے ہیں۔[1005]

92: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔[1006]

93: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے امتیوں کے دلوں کے احوال بھی جانتے ہیں۔[1007]

999... بخاری، ج2، ص261، حدیث نمبر:442، مسلم، ج3، ص1368، حدیث نمبر:1749

1000... کتاب الشفاء، ج1، ص80

1001... مسلم، ج4، ص2049، حدیث نمبر:2660

1002... بخاری، ج1، ص313، حدیث نمبر:178

1003... بخاری، ج1، ص37، حدیث نمبر:21

1004... ابن ماجہ، ج3، ص386، حدیث نمبر:1075 - التذکرۃ فی احوال الموتی، ج1، ص211

1005... سنن الدارمی، ج1، ص56، حدیث نمبر:93

1006... زرقانی علی المواھب، ج7، ص373، انموذج اللبیب، ص230

1007... بخاری، ج1، ص162، حدیث نمبر:409

94: شاہد وشہید آقا کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مدینہ طیبہ سے حوض کوثر ملاحظہ فرماتے ہیں۔[1008]

95: حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم وہ کچھ سن لیتے ہیں جو دوسرے لوگ نہیں سن سکتے۔[1009]

96: آپ تمام درود پڑھنے والوں کے درود کی آواز سنتے ہیں۔[1010]

97: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اہل محبت کا درود خصوصی توجہ سے سنتے ہیں۔[1011]

98: حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔[1012]

99: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم وہ کچھ دیکھتے ہیں جو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے۔[1013]

100: آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پشت اطہر کی جانب سے سامنے کی طرح دیکھتے تھے۔[1014]

101: آقائے دوجہاں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم رات کے اندھیرے اور دن کی روشنی میں یکساں دیکھتے تھے۔[1015]

102: حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن قلب اقدس بیدار رہتا تھا۔[1016]

1008... بخاری، ج1، ص451، حدیث نمبر:1279

1009... ترمذی، ج8، ص288، حدیث نمبر:2234

1010... جلاء الافہام، ص127

1011... مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص9

1012... مسند احمد، ج21، ص439، حدیث نمبر:10395

1013... ترمذی، ج8، ص288، حدیث نمبر:2234

1014... بخاری، ج1، ص162، حدیث نمبر:409

1015... خصائص کبری للسیوطی، ج1، ص104، شرح زرقانی، ج5، ص263، 264

1016... بخاری، ج4، ص319، حدیث نمبر:1079

103: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کائنات کو اپنی ہتھیلی کی طرح ملاحظہ فرمارہے ہیں۔(1017)

104: نماز میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے سلام بھیجنا واجب ہے۔(1018)

105: حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں۔(1019)

106: اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی تقسیم فرماتے ہیں۔(1020)

107: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جسے چاہیں جنت عطا فرمائیں۔(1021)

108: صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تبرکات کے حصول کے لیے کوشاں رہتے۔(1022)

109: رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے تبرکات خود بھی صحابہ کو عطا فرمایا کرتے۔(1023)

110: صحابہ مشکل وقت میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وسیلہ اختیار کرتے تھے۔(1024)

111: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تبرکات سے صحابہ کرام علیہم الرضوان شفا اور برکت حاصل کرتے تھے۔(1025)

112: صحابہ کرام آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاجتیں پیش کیا کرتے اور

1017... کتاب الفتن، ج1، ص27، حدیث نمبر:2

1018... بخاری، ج3، ص330، حدیث نمبر:788

1019... بخاری، ج1، ص451، حدیث نمبر:1279

1020... بخاری، ج1، ص39، حدیث نمبر:71، و مسلم، ج6، ص2667، حدیث نمبر:6882

1021... بخاری، ج6، ص453، حدیث نمبر:1758، مسلم، ج1، ص40، حدیث نمبر:11

1022... بخاری، ج1، ص80، حدیث نمبر:185

1023... مسلم، ج1، ص55، حدیث نمبر:27

1024... مشکوۃ، ج3، ص294، حدیث نمبر:5950

1025... مسلم، ج3، ص1641، حدیث نمبر:2069

آپ ان کی حاجت روائی فرماتے۔[1026]

113: صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے موئے مبارک زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ حصول برکت کے لیے محفوظ کرتے۔[1027]

114: صحابہ کرام آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لعاب دہن اور وضو کا مستعمل پانی اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتے۔[1028]

115: بارگاہ رسالت میں فریاد کرنے سے اور آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وسیلہ اختیار کرنے سے مشکل آسان ہوتی۔[1029][1030]

116: آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلے سے دعا کرنے اور "یارسول اللہ" پکارنے پر اللہ تعالیٰ نے ایک نابینا صحابی کو آنکھیں عطا فرمادیں۔[1031]

117: حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک گونگے کو قوت گویائی اور ایک نابینا کو آنکھیں عطا فرمادیں۔[1032]

118: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عطا کردہ لکڑی تلوار بن گئی۔[1033]

119: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو قوت قلب عطا فرمائی۔[1034]

1026... ترمذی، ج11، ص497، حدیث نمبر:3502، مستدرک، ج1، ص458، حدیث نمبر:1180

1027... مسلم، ج2، ص947، حدیث نمبر:1305

1028... بخاری، ج1، ص80، حدیث نمبر:185

1029... مشکوۃ، ج3، ص294، حدیث نمبر:5950

1030... بخاری، ج4، ص1505، حدیث نمبر:3876

1031... ترمذی، ج11، ص497، حدیث نمبر:3502، مستدرک، ج1، ص458، حدیث نمبر:1180

1032... کتاب الشفاء، ج1، ص322

1033... کتاب الشفاء، ج1، ص333

1034... بخاری، ج2، ص316، حدیث نمبر:3020، دار الکتب العلمیہ

120: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حافظہ عطا فرمایا۔[1035]

121: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی جوڑ دی۔[1036]

122: حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی بھی جوڑ دی۔[1037]

123: رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے صحابی کا کٹا ہوا بازو بھی جوڑ دیا۔[1038]

124: حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے قتادہ رضی اللہ عنہ کی نکلی ہوئی آنکھ دوبارہ روشن فر مادی۔[1039]

125: رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے لاعلاج مریضوں کو شفا عطا فرمائی۔[1040]

126: آپ نے ایک صحابی کے سر پر ہاتھ پھیر دیا، جب بھی وہ اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر کسی کے ورم زدہ حصے پر ملتے تو ورم اتر جاتا۔[1041]

127: آپ کے موئے مبارک کی وجہ سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فتح پاتے تھے۔[1042]

128: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں بارہا جانوروں نے سجدہ کیا۔[1043]

1035... ترمذی، ج12، ص323، حدیث نمبر:3770

1036... بخاری، ج4، ص1541، حدیث نمبر:3969

1037... بخاری، ج12، ص433، حدیث نمبر:3734

1038... کتاب الشفاء، ج1، ص322

1039... کتاب الشفاء، ج1، ص322

1040... اصابہ، ج1، ص23

1041... بخاری، ج13، ص106، حدیث نمبر:3884

1042... مستدرک، ج3، ص338، حدیث نمبر:5299

1043... مسند احمد، ج35، ص446، حدیث نمبر:16909

129: رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دستِ اقدس کی برکت سے دودھ نہ دینے والی بکریاں بھی دودھ دینے لگیں۔(1044)

130: بدر کے دن جبرائیل علیہ السلام اور فرشتوں نے مسلمانوں کی مدد کی۔(1045)

131: نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنگ سے پہلے ہی کافروں کے قتل ہونے کی جگہوں کی نشاندہی فرمادی۔(1046)

132: نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ کے گستاخ و مرتد کو بارہا دفن کیا گیا مگر زمین نے اسے قبول نہ کیا۔(1047)

133: رسولِ معظم سیدِعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعا پر در و دیوار نے آمین کہا۔(1048)

134: آقا و مولیٰ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر بات پوری ہوتی ہے۔(1049)

135: حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنتی اور جہنمی کو پہچانتے ہیں۔(1050)

136: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اسم مبارک پر اپنانام رکھنا دنیااور آخرت میں رحمت و حفاظت ہے۔(1051)

137: حضور آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کنیت رکھنا ٹھیک نہیں۔(1052)

1044... دلائل النبوۃ، ج1، ص58، حدیث نمبر:46

1045... بخاری، ج3، ص17، حدیث نمبر:3995، دار الکتب العلمیہ

1046... مسلم، ج3، ص1403، حدیث نمبر:1779

1047... مشکوٰۃ، ج3، ص391، حدیث نمبر:5940

1048... خصائص کبری، ج1، ص152

1049... شمائل ترمذی، ص183، حدیث نمبر:223

1050... بہار شریعت، حصہ اول، ص170، 172 موخوذا

1051... مدارج النبوۃ، ج1، ص324

1052... خصائص کبری، ج2، ص298

138: صحابہ کرام کے ایک وفد نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا۔[(1053)]

139: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبانِ اقدس سے ہر حالت میں ہمیشہ حق ہی نکلتا ہے۔[(1054)]

140: مختارِ کل حبیب کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شریعت کے مالک و مختار ہیں۔[(1055)]

141: آپ جسے چاہیں، شریعت کے کسی قانون سے مستثنیٰ فرما دیں۔[(1056)]

142: رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حرام فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ ہی کے حرام فرمائے ہوئے کی مثل ہے۔[(1057)]

143: آقا کریم علیہ السلام جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوئے۔[(1058)]

144: رعب کے ذریعے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مدد کی گئی۔[(1059)]

145: سید الانبیاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے۔[(1060)]

1053... سنن ابی داؤد، ج13، ص455، حدیث نمبر:4547

1054... شمائل ترمذی، ص183، حدیث نمبر:223

1055... بخاری، ج5، ص124، حدیث نمبر:1258، مسلم، ج1، ص371، حدیث نمبر:523

1056... شفا، ج1، ص124

1057... بخاری، ج1، ص39، حدیث نمبر:71، و مسلم، ج6، ص2667، حدیث نمبر:6882

1058 ... بخاری، ج 21، ص379، حدیث نمبر:379، حدیث نمبر:6496، مسلم، ج 1، ص371، حدیث نمبر:523

1059... خصائص الکبری، ج1، ص397

1060... بخاری، ج14، ص94، حدیث نمبر:4225

146: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وسیلے سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت پر پچاس کی بجائے پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔ (1061)

147: معراج کی رات آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سینہ مبارک چاک کرکے اسے ایمان سے بھر دیا گیا۔ (1062)

148: سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آسمانوں میں سابقہ انبیاء کرام سے ملاقاتیں کیں۔ (1063)

149: شب معراج آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنت میں بھی تشریف لے گئے۔ (1064)

150: کفار کے اعتراض کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر بیت المقدس ظاہر فرما دیا گیا اور آپ نے دیکھ کر وہاں کی خبریں دیں۔ (1065)

151: رسولِ معظم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے دو قبلوں، دو ہجرتوں اور شریعت وطریقت کو جمع فرما دیا گیا۔ (1066)

152: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پانچ نمازوں، اذان، اقامت، جماعت اور جمعہ سے سرفراز کیا گیا۔ (1067)

1061... بخاری، ج2، ص80، حدیث نمبر:336، مسلم، ج1، ص149، حدیث نمبر:164

1062... بخاری، ج2، ص80، حدیث نمبر:336، مسلم، ج1، ص148، حدیث نمبر:163

1063... بخاری، ج2، ص80، حدیث نمبر:336، مسلم، ج1، ص149، حدیث نمبر:164

1064... بخاری، ج2، ص80، حدیث نمبر:336، مسلم، ج1، ص149، حدیث نمبر:164

1065... بخاری، ج14، ص317، حدیث نمبر:4341

1066... خصائص کبریٰ، ج2، ص285

1067... مواہب اللدنیہ، ج10، ص481

153: ماہ رمضان، سحری، تعجیل افطار، ساعتِ قبولیت، شبِ قدر، عید الاضحی اور عرفہ کا روزہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خصائص ہیں۔(1068)

154: آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اور آپ کے اہل بیت پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہے۔(1069)

155: رسولِ معظم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر زکوٰۃ فرض نہ تھی۔(1070)

156: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے حالتِ احرام میں خوشبو جائز تھی۔(1071)

157: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حالتِ احرام میں نکاح جائز تھا۔(1072)

158: مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا صرف آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جائز تھا۔(1073)

159: مکہ میں جنگ و قتال کرنا بھی صرف آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جائز تھا۔(1074)

160: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نکاح ولی اور گواہ کے بغیر بھی جائز ہے۔(1075)

161: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے زرہ پہن کر بغیر جنگ کیے اسے اُتارنا جائز نہیں تھا۔(1076)

162: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دنیا ہی میں مغفرت کی خوشخبری دی گئی۔(1077)

1068... خصائص کبری، ج2، ص308

1069... خصائص کبری، ج2، ص350

1070... خصائص کبری، ج2، ص351،350

1071... خصائص کبری، ج2، ص344

1072... خصائص کبری، ج2، ص349

1073... خصائص کبری، ج2، ص349

1074... خصائص کبری، ج1، ص360

1075... خصائص کبری، ج2، ص344

1076... خصائص الکبری، ج1، ص360

1077... بخاری، ج1، ص33، حدیث نمبر:19، مسلم، ج1، ص186، حدیث نمبر:194

163: ملک الموت صرف آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس آپ کی اجازت سے حاضر ہوا۔[1078]

164: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح زندگی اور وفات کا اختیار دیا گیا۔[1079]

165: نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصال کے وقت خیبر والے زہر کا اثر بھی لوٹایا گیا تاکہ آپ کو شہادت کا مرتبہ بھی حاصل ہو۔[1080]

166: حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نمازِ جنازہ بغیر امامت کے ادا کی گئی۔[1081]

167: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو وصالِ ظاہری کے تین دن بعد دفن کیا گیا۔[1082]

168: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی لحد شریف میں مخملی چادر بچھائی گی۔[1083]

169: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بعد وصال اجازت دی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔[1084]

170: صحابہ کرام نے اپنی حاجت روائی کے لیے آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ اقدس کو وسیلہ بنایا۔[1085]

1078... خصائص کبری، ج2، ص284

1079... خصائص کبری، ج2، ص285

1080... بخاری، ج3، ص152، حدیث نمبر:4428

1081... مدارج النبوۃ، ج1، ص511

1082... مدارج النبوۃ، ج1، ص510

1083... مدارج النبوۃ، ج1، ص512

1084... خصائص کبری، ج2، ص419

1085... تفسیر ابن کثیر، ج3، ص142

171: جنگ یمامہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نعرہ یا محمداہ (یارسول اللہ مدد کیجیے) تھا۔ (1086)

172: سیدنا آدم علیہ السلام نے قبولِ توبہ کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تو ان کی توبہ قبول ہوئی۔ (1087)

173: رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم وجہِ تخلیق آدم و کائنات ہیں۔ (1088)

174: حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہر مرنے والے کی قبر میں جلوہ گر ہوتے ہیں پھر آپ کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔ (1089)

175: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی مقبول دعا کو شفاعت کی صورت میں محفوظ کر لیا ہے۔ (1090)

176: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم قیامت کے دن بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہونگے۔ (1091)

177: آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لائیں گے۔ (1092)

178: قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا منبر حوض کوثر پر ہوگا۔ (1093)

1086... فتوح الشام، ج1، ص20

1087... مستدرک، ج2، ص671، حدیث نمبر:4227

1088 ... مستدرک، ج2، ص671، حدیث نمبر:4228، خصائص کبری، ج1، ص10، دلائل النبوۃ، ج6، ص116، حدیث نمبر:2243

1089... بخاری، ج5، ص113، حدیث نمبر:1252، مسلم، ج4، ص2200، حدیث نمبر:2870

1090... بخاری، ج19، ص360، حدیث نمبر:5829

1091... مسلم، ج4، ص1782، حدیث نمبر:2278، ترمذی، ج10، ص422، حدیث نمبر:3073

1092... ترمذی، ج10، ص422، حدیث نمبر:3073

1093... بخاری، ج4، ص386، حدیث نمبر:1121، مسلم، ج2، ص1011، حدیث نمبر:1391

179: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سچی محبت کرنے والا قیامت میں آپ ہی کے ساتھ ہو گا۔[1094]

180: قیامت کے دن سب سے پہلے شافع محشر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔[1095]

181: سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت قبول کی جائے گی۔[1096]

182: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے پہلے پل صراط کو عبور کریں گے۔[1097]

183: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوائیں گے۔[1098]

184: جنت میں سب سے پہلے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی داخل ہونگے۔[1099]

185: قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) عطا ہو گا۔[1100]

186: قیامت میں سوائے آقا علیہ السلام کے نسب کے ہر نسب ختم ہو جائے گا۔[1101]

187: سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔[1102]

188: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

1094... بخاری، ج5، ص2282، حدیث نمبر:5816، و مسلم، ج4، ص2034، حدیث نمبر:2640

1095... بخاری، ج4، ص1624، حدیث نمبر:4206، و مسلم، ج1، ص445، حدیث نمبر:284

1096... بہار شریعت، حصہ اول، ص140

1097... مسلم، ج1، ص186، حدیث نمبر:195، ترمذی، ج1، ص186، حدیث نمبر:195

1098... مسلم، 1، ص188، حدیث نمبر:196

1099... ترمذی، ج12، ص57، حدیث نمبر:3544

1100... ترمذی، ج12، ص56، حدیث نمبر:3543

1101... مواہب اللدنیہ، ج4، ص341

1102... ترمذی، ج12، ص251، حدیث نمبر:3714

جنت میں داخل ہوں گی۔[1103]

189: آپ کے پیارے نواسے سیدنا حسن وسیدنا حسین رضی اللہ عنہما انبیاء کرام کے سوا جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔[1104]

190: آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہوتے ہوئے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو دوسرا نکاح جائز نہ تھا۔[1105]

191: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تمام صحابہ کرام عادل اور متقی ہیں۔ ان کو برا کہنے والا لعنت کا مستحق ہے۔[1106]

192: آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اہل بیت عظام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت اُمت پر واجب ہے۔[1107]

193: مالکِ کل، ختم الرسل صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت کے اولیاء کرام اعلیٰ کمالات اور کرامات والے ہیں۔[1108]

194: آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ نے گھوڑوں پر سوار ہو کر دریائے دجلہ کو عبور کیا۔[1109]

195: آپ کی امت سابقہ امتوں سے عمل میں کم اور اجر میں زیادہ ہے۔[1110]

1103... خصائص کبری، ج2، ص339

1104... ترمذی، ج12، ص238، حدیث نمبر:3701

1105... بخاری، ج12، ص69، حدیث نمبر:3450

1106... ترمذی، ج12، ص361، حدیث نمبر:3796

1107... خصائص کبری، ج2، ص394

1108... بخاری، ج20، ص158، حدیث نمبر:6021

1109... دلائل النبوۃ، ج2، ص136، حدیث نمبر:506

1110... بخاری، ج9، ص379، حدیث نمبر:2597

196: آپ کی امت کے اعضاءِ وضو قیامت میں چمکتے ہوں گے۔(1111)

197: آپ اکی امت تمام انبیاء کرام کی امتوں سے زیادہ ہے۔(1112)

198: آپ اکے ستر ہزار امتی بلا حساب جنت میں جائیں گے۔(1113)

199: آپ اکے تمام غلام جنت میں داخل کیے جائیں گے۔(1114)

200: آپ اکی امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔(1115)

☆☆☆☆

1111... مشکوٰۃ، ج1، ص62، حدیث نمبر:290

1112... مشکوٰۃ، ج3، ص252، حدیث نمبر:5732

1113... بخاری، ج17، ص473، حدیث نمبر:5270

1114... بخاری، ج22، ص448، حدیث نمبر:6886

1115... بخاری، ج22، ص286، حدیث نمبر:6767، صحیح مسلم، ج1، ص137، حدیث نمبر:156

باب ہفتم

محسنِ اعظم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

احساناتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

جیسا کہ ابتداء میں بیان کیا گیا کہ انسان کا کسی سے محبت کرنا تین وجوہات کی بناپر ہوتا ہے۔

اول: اُس کے حسن وجمال کی وجہ سے

دوم: اُس کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے

سوم: اُس کے انعام واحسان کی وجہ سے۔

محبوبِ حقیقی آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن وجمال اور حسنِ اخلاق و سیرت کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کی جاچکی، نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خصائص وکمالات بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیے گئے۔ اب ہم آقاو مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے انعام و احسان کے متعلق گفتگو کرتے ہیں جسے عشق و محبت کا تیسرا اہم سبب قرار دیا گیا ہے۔

قرآن حکیم نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کو اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ”بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک رسول بھیجا“۔ (1116)

پھر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے احسانات بیان فرمائے، ”جو اُن پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور اُنہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے“۔ (1117)

صرف یہی نہیں بلکہ رب تعالیٰ کی تمام نعمتیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کے وسیلے سے تقسیم ہوتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ”اور اُنہیں کیا برا لگا، یہی نہ کہ

1116... پارہ نمبر:3، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:164

1117... پارہ نمبر:3، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:164

اللہ اور رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا ہے"۔(1118)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، "اللہ نے اسے نعمت دی اور (اے محبوب!) تم نے اسے نعمت دی"۔(1119)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قاسم نعمت ہونے کا واضح ثبوت صحیح بخاری کی یہ حدیث پاک بھی ہے جس میں ارشادِ نبوی ہے،

"بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا ہے"۔

شیخ الاسلام مجددِ دین و ملت اعلیٰ حضرت امام شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بے شمار احسانات میں سے چند کو یوں بیان فرماتے ہیں،

سچی بات سکھاتے یہ ہیں
سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں
چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں
روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے بناتے یہ ہیں
لاکھ بلائیں کروڑوں دشمن
کون بچائے بچاتے یہ ہیں

1118...پارہ نمبر:10، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:74

1119...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:37

رنگِ بے رنگوں کا پردہ
دامن ڈھک کر چھپاتے یہ ہیں
نزعِ روح میں آسانی دیں
کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں
مرقد میں بندوں کو تھپک کر
میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
سَلِّمْ سَلِّمْ کی ڈھارس سے
پل سے پار چلاتے یہ ہیں
اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کا
پلہ بھاری بناتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر
ساری کثرت پاتے یہ ہیں
قصر دنیٰ تک کس کی رسائی
جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم

رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اُس کی بخشش اِن کا صدقہ
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
اُن کے نام کے صدقے جس سے
جیتے ہم ہیں جِلاتے یہ ہیں
دافع یعنی حافظ و حامی
دفع بلا فرماتے یہ ہیں
شافع نافع رافع دافع
کیا کیا رحمت پاتے یہ ہیں
اُن کا حکم جہاں میں نافذ
قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
قادرِ کل کے نائبِ اکبر
کُن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں
اُن کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالکِ کل کہلاتے یہ ہیں
کہہ دو رضاؔ سے خوش ہو خوش رہ
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا امت پر شفقت ور حمت فرمانا، انہیں عذاب سے دور رکھنے کیلئے تدابیر اختیار فرمانا، آپ کا مومنوں پر رؤف ور حیم ہونا، ساری کائنات کے لیے رحمت بن کر تشریف لانا، امت کو خوشخبری دینا، ڈر سنانا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف

بلانا، آپ کا کتاب و حکمت کی تعلیم دینا، لوگوں کا تزکیۂ نفس فرمانا اور انہیں راہِ حق کی تلقین فرمانا وغیرہ۔ اب کون سا احسان ہے جو قدر و منزلت میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے احسانات سے بڑھ کر ہوگا اور کون سا فائدہ ہے جو آپ کے پہنچائے ہوئے فائدہ سے زیادہ نفع دے سکتا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی ذات ہدایت کا ذریعہ ہے۔ آپ ہی نے گرے ہوؤں کو سہارا دیا، آپ ہی نے جہالت و گمراہی کی تاریک وادیوں سے نکال کر فلاح و نجات کا راستہ دکھایا، آپ اللہ عزوجل تک وسیلہ بنے، شفاعتِ کبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے اور امت مسلمہ کو شفاعت کا مژدہ سنایا۔ آپ ہی بارگاہِ الٰہی میں امت کے شفیع و گواہ ہیں، آپ کو بقائے دائمی اور نعیم سرمدی عطا ہوئی اور آپ کے صدقے میں آپ کی امت کو بھی یہ اعزاز نصیب ہوا۔

ان دلائل سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی ذاتِ اقدس شرعاً حقیقی محبت کی حقدار ہے اور فطری و طبعی طور پر بھی محبت کے لائق ہے۔(1120)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ بھی ایسے ہی دلائل نقل کر کے فرماتے ہیں، ”انسان کی عادت ہے کہ جو ایک دو بار اس پر احسان کرتا ہے اور کوئی فانی نعمت اسے دیتا ہے یا کسی نقصان سے بچاتا ہے، وہ اس کا احسان مند ہو کر اس سے محبت کرنے لگتا ہے تو وہ اُس بے مثل و بے مثال ذاتِ اقدس سے کیوں نہ محبت کرے جس نے اسے ہدایت و نجات عطا فرمائی، ابدی و سرمدی نعمتوں سے نوازا اور دائمی ہلاکت و عذاب سے محفوظ فرمایا۔ اور یہ بھی انسان کی عادت ہے کہ وہ حسین و جمیل صورت اور

1120... کتاب الشفاء، ج1، ص233

اچھی سیرت و بہترین اخلاق کو محبوب رکھتا ہے تو وہ کیوں نہ اُس رحیم و کریم ذاتِ اقدس سے محبت کرے جس کا حسن و جمال تمام مخلوق کے حسن و جمال کا جامع اور جس کا فضل و کمال تمام اقسام کے فضل و کمال پر حاوی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم سب سے زیادہ محبت کے موجب و مستحق ہیں کیونکہ آپ کے ساتھ ہماری محبت ہماری جانوں، مالوں اور اولاد و اقربا سے کہیں زیادہ ہے (اور ہونی چاہیے)،اور جو کوئی بھی اخلاص کے ساتھ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم پر ایمان لایا ہے، اُس کا وجدان آپ کی محبت سے خالی نہیں ہوا ہے"۔(1121)

جان ہے عشقِ مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا:

جانِ جاں، جانِ جہاں، جانِ ایماں، سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم سے محبت کا سب سے اعلیٰ درجہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو نصیب ہوا، اور نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کے فیضان سے ہی صحابہ کرام آسمانِ ہدایت کے درخشاں ستارے بن گئے۔ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کا ارشاد ہے، "میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے"۔(1122)

صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم سے کیسی محبت رکھتے تھے، اس حوالے سے چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

صحابہ کرام بارگاہِ نبوی میں نہایت تعظیم و ادب سے اس طرح بیٹھتے کہ گویا ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ والٖہ وسلم کے ساتھ کھانے کا

1121... مدارج النبوۃ، ج1، ص368

1122... مشکوٰۃ، ج3، ص310، حدیث نمبر:6009

موقع آتا تو ادب کے باعث کھانے میں پہل نہ کرتے۔(1123)

صحابہ کرام آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وضو کا پانی اور تھوک مبارک اپنے ہاتھوں پر لے کر اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتے۔(1124)

صحابہ کرام آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات کی حفاظت و تعظیم کرتے اور ان سے برکت حاصل کرتے، آپ کے موئے مبارک کئی صحابہ کرام نے محفوظ کیے۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا موئے مبارک دھو کر اس کا پانی مریضوں کو دیتیں۔(1125)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جبہ مبارک دھو کر بیماروں کو پلاتیں تو وہ شفا پاتے۔(1126)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک پیالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس، ایک حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے پاس اور ایک پیالہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھا۔(1127)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جن کپڑوں میں وصال فرمایا، انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے محفوظ کر لیا تھا اور وہ ان کی زیارت بھی کراتی تھیں۔(1128)

ایک بار رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے اگلے حصے پر دستِ شفقت پھیر دیا تو انہوں نے تمام عمر پیشانی کے بال نہ کٹوائے۔(1129)

1123... خصائص الکبریٰ، ج2، ص172

1124... بخاری، ج1، ص80، حدیث نمبر:185

1125... بخاری، ج18، ص255، حدیث نمبر:5446

1126... مسلم، ج3، ص1641، حدیث نمبر:2069

1127... بخاری، ج22، ص321، حدیث نمبر:6796

1128... سنن ابی داؤد، ج11، ص57، حدیث نمبر:3518

1129... کتاب الشفاء، ج2، ص56

غزوۂ بدر میں ایک صحابیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے ہار پہنایا تھا، انہوں نے ساری عمر اس ہار کو گلے سے جدا نہ کیا اور انتقال کے وقت وصیت کی کہ اس ہار کو بھی ان کے ساتھ دفن کر دیا جائے۔(1130)

ایک دن آپ نے اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے مشکیزے کو منہ اقدس لگا کر پانی پیا تو انہوں نے مشکیزے کے دہانے کو کاٹ کر بطور تبرک محفوظ کر لیا۔(1131)

حضرت کردم رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ کی زیارت کی تو قدم مبارک چوم لیے۔ اسی طرح جب وفدِ عبد القیس نے بارگاہ اقدس میں حاضری دی تو سب نے سبقت کرتے ہوئے آپ کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسے دیے۔(1132)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا، ہمیں اہل بیتِ نبوت کے احترام کا حکم دیا گیا ہے۔(1133)

صحابہ کرام آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار رہتے۔ بخاری میں ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر ایک صحابی نے اپنے جذبۂ محبت کی ترجمانی یوں کی،

"پیارے آقا! ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہیں جنہوں نے کہا تھا، تم اور تمہارا خدا دونوں جا کر لڑو، بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر طرف سے لڑیں گے"۔(1134)

1130... مسند احمد، ج55، ص110، حدیث نمبر:25885

1131... طبقات کبریٰ، ج8، ص428

1132... سنن ابی داؤد، ج13، ص457، حدیث نمبر:4548

1133... کتاب الشفاء، ج2، ص50

1134... بخاری، ج14، ص127، حدیث نمبر:4243

حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو جب کفار نے دھوکے سے قید کر لیا اور قتل کے لیے ارادہ کیا تو ابو سفیان نے حضرت زید سے پوچھا، "اے زید! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمھیں پسند ہے کہ اس وقت یہاں تمہاری جگہ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہوں جن کو ہم قتل کر دیں اور تم آرام سے اپنے گھر میں بیٹھو"۔

آپ نے جواب دیا، "اللہ عزوجل کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس وقت جس جگہ بھی تشریف فرماہیں وہاں انہیں ایک کانٹا بھی چبھنے کی تکلیف ہو اور میں آرام سے اپنے گھر میں بیٹھا رہوں"۔

یہ سن کر ابو سفیان نے کہا، "میں نے لوگوں میں کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی دوسرے سے ایسی محبت رکھتے ہوں جیسی محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اصحاب ان سے محبت رکھتے ہیں"۔

پھر انہیں شہید کر دیا گیا۔[1135]

بعض صحابہ طہارت کے بغیر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مصافحہ کرنا پسند نہ فرماتے۔ ایک دن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غسل کی حاجت تھی۔ اسی حالت میں مدینہ طیبہ کے ایک راستہ پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا تو کترا کر نکل گئے پھر غسل کر کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا، تم کہاں چلے گئے تھے؟ عرض کی، میں پاک نہ تھا اس لیے آپ سے مصافحہ کرنا گوارا نہ کیا۔[1136]

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری کے وقت شمع رسالت کے پروانوں کی کیفیت ایک شخص نے اہل عمان سے یہ بیان کی کہ میں مدینہ والوں کو ایسے حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کے سینے دیگچی میں ابلتے ہوئے پانی کی طرح کھول رہے

1135... کتاب الشفاء، ج2، ص23

1136... سنن ابی داؤد، ج1، ص292، حدیث نمبر:200

ہیں۔[1137]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وصال ہوا تو مدینہ طیبہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی۔[1138]

سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد جب آپ کی یاد آتی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان بے اختیار رو پڑتے۔ ایک بار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، جمعرات کس قدر سخت تھا، پھر آپ زار و قطار رونے لگے۔ وجہ پوچھنے پر فرمایا، اسی دن آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مرض الوصال میں شدت آئی تھی۔[1139]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر فرماتے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

ان ایمان افروز واقعات کو بار بار پڑھیے اور اپنے دل میں عشقِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شمع روشن کیجئے کہ بغیر اس کے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔

علامہ یوسف نبہانی امام قرطبی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص بھی نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کامل طور پر ایمان لاتا ہے اس کے دل میں حضور علیہ السلام کی محبت ضرور موجود ہوتی ہے۔ بعض کی محبت اعلیٰ درجے کی ہوتی ہے اور بعض کی ادنیٰ درجے کی۔ بعض لوگ شہوات میں غرق ہوتے ہیں اور ان کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑا رہتا ہے جبکہ کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اسم گرامی سن کر اہل و عیال اور مال و متاع چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور خطرناک آزمائشوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

1137... اصابہ، ج1، ص349

1138... ترمذی، ج12، ص64، حدیث نمبر: 3551

1139... مسلم، ج3، ص1257، حدیث نمبر: 1637

ان میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے روضہ مبارک اور آپ سے منسوب مقدس مقامات کی زیارت کو تمام متاع دنیا پر ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی تعظیم و محبت و جلوہ گر ہوتی ہے البتہ یہ محبت مسلسل غفلتوں کی وجہ سے جلدی زوال پذیر ہوتی ہے۔

پس ضروری ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی محبت موجود رہے کیونکہ یہ ایمان کی ضروری شرط ہے"۔(1140)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں،

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللّٰهِ فِیْ ذَاكَ الْجَزَاءُ
فَاِنَّ اَبِیْ وَ وَالِدَتِیْ وَ عِرْضِیْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

"تم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ہجو کی، میں ان کی طرف سے جواب دے رہا ہوں، اسی میں اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا ہے۔ بے شک میرے ماں باپ اور میری عزت، میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی عزت کے بچاؤ کے لیے وقف ہیں"۔

شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال نے بارگاہ نبوی میں یوں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے،

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خُم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا ایستادہ اِسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اِسی نام سے ہے

1140... انوار محمدیہ، ص502

باب ہشتم

علاماتِ محبتِ رسول

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

علاماتِ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

ہر دعوے کی کوئی نہ کوئی دلیل ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا سچا دعویٰ کرنے والے کی مندرجہ ذیل علامات ائمہ دین نے بیان فرمائی ہیں۔ جو شخص محبت کا دعویٰ کرے اور اس میں یہ علامات موجود نہ ہوں تو وہ اپنے محبت کے دعوے میں صادق و کامل نہ ہوگا۔

1۔ رسول معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کامل اتباع کرنا:

لَوْكَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ   اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ

"اگر واقعی تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اُس کی اطاعت کرتے کیونکہ سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت و پیروی سچی محبت کی سب سے اہم علامت بھی ہے اور ہر مسلمان پر فرض بھی۔ اس بارے میں کتاب کے آغاز ہی میں پندرہ آیات کریمہ بیان کر دی گئی ہیں اور کثیر احادیثِ مقدسہ "ضیاء الحدیث" میں درج ہیں۔

مزید چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، "اے میرے بیٹے! اگر ہو سکے تو صبح و شام ایسے گزارو کہ تمہارے دل میں کسی مسلمان کی طرف سے کینہ نہ ہو، یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا"۔(1141)

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فتنہ و فساد اور دین سے دوری کے وقت میں سنت کو اپنانے کی اہمیت و فضیلت یوں بیان فرمائی، "جس نے میری امت کے بگاڑ اور فساد کے

1141... ترمذی، ج9، ص289، حدیث نمبر:2602

وقت میری سنت کو مضبوط تھام لیا، اسے سو کامل شہیدوں کا ثواب ملے گا"۔ (1142)

صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بے پناہ محبت کے باعث ہر لمحہ آپ کی اطاعت کیا کرتے۔ بخاری میں ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال سے کچھ دیر قبل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے اور آپ کا وصال کس دن ہوا تھا؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سوال اس لیے کیا کہ آپ کفن اور یوم وصال میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اتباع چاہتے تھے۔

اسی طرح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا تو فرمایا، "اگر میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ہر گز تجھے بوسہ نہ دیتا"۔ (1143)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جذبۂ اطاعت تو دیکھئے کہ آپ اپنی اونٹنی ایک مکان کے گرد پھرا رہے ہیں۔ صحابہ کرام نے سبب پوچھا تو فرمایا، میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تھا اس لیے میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ (1144)

جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم منبر پر جلوہ افروز تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ آپ مسجد کے دروازے ہی میں بیٹھ گئے کہ مبادا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا ہو اور وہ (مزید قدم چلنے کی صورت میں) کہیں نافرمانی کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ (1145)

1142... مشکوٰۃ، ج1، ص38، حدیث نمبر:176

1143... بخاری، ج6، ص15، حدیث نمبر:1494

1144... مسند احمد، ج11، ص374، حدیث نمبر:5337

1145... سنن ابی داؤد، 3، ص295، حدیث نمبر:920

آقا علیہ السلام نے ایک صحابی کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو نکال کر پھینک دی اور فرمایا، کیا تم پسند کرتے ہو کہ آگ کا انگارا اپنے ہاتھ میں ڈالو۔ آپ کے جانے کے بعد کسی نے ان صحابی سے کہا، تم انگوٹھی اٹھالو اور اسے بیچ کر رقم کمالو۔ انہوں نے فرمایا، اللہ کی قسم! جس چیز کو آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پھینک دیا میں اسے کبھی نہیں لوں گا۔[1146]

حضور علیہ السلام کی سنتوں کی پیروی صحابہ کرام کے لیے بے حد اہم تھی۔ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا کم عمر بھتیجا خذف کھیل رہا تھا (اس کھیل میں انگوٹھے پر کنکری رکھ کر انگلی سے نشانہ پر پھینکتے ہیں، بچوں کے لیے ایسا کھیل خطرناک ہے) انہوں نے دیکھا تو فرمایا،

"ایسا نہ کرو کیونکہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے اس کھیل سے کچھ فائدہ نہیں، نہ شکار ہو سکے نہ دشمن کو ہلاک کیا جا سکے اور اتفاقاً کسی کو لگ جائے تو آنکھ پھوٹ جائے یا دانت ٹوٹ جائے"۔ ان کے بھتیجے نے توجہ نہ دی اور پھر کھیلنے لگا۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا،

"میں تجھے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تو اس کام سے باز نہیں آتا۔ خدا کی قسم! میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا"۔ دوسری روایت میں ہے کہ نہ تیری نماز جنازہ پڑھوں گا اور نہ تیری عیادت کروں گا۔[1147]

2۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کثرت سے ذکر کرنا:

محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ اس کا

1146... مسلم، ج3، ص1655، حدیث نمبر:2090

1147... سنن ابن ماجہ، ج1، ص20، حدیث نمبر:17

ذکر کثرت سے کر کے اپنے دل کو تسکین پہنچاتا ہے اور اس کے خصائص و کمالات اور فضائل و مناقب بیان کرنا اور سننا پسند کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا محب حقیقی اللہ تعالیٰ بھی آپ کا ذکر کرنا اور سننا پسند فرماتا ہے۔

سورۃ الاحزاب میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی درود و سلام کی کثرت کا حکم دیا ہے۔

یہ ایسا برکت والا ذکر ہے کہ ایک بار درود و سلام پڑھنے والے پر بارگاہِ الٰہی سے دس رحمتیں اور دس سلام نازل ہوتے ہیں۔[1148]

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر مبارک روح کی غذا اور ایمان کی سلامتی کا باعث ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ محبوب کا ذکر مشک کی طرح ہے۔ مشک جتنی بار بھی محفل میں لایا جائے گا محفل خوشبو سے مہک جائے گی اسی طرح محبوب کا ذکر کثرت سے کرو، ایمان مہک جائے گا۔

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سُن ہو گیا، ان سے کسی نے کہا، آپ کے نزدیک جو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، اُسے یاد کیجیے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا، یا محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)، اسی وقت آپ کا پاؤں اچھا ہو گیا۔[1149]

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اخلاق الٰہی

1148... نسائی، ج5، ص53، حدیث نمبر:1266

1149... الادب المفرد، ص250، حدیث نمبر:964

کے کامل مظہر ہیں تو جو انہیں کثرت سے یاد کرتے ہیں وہ اس ارشادِ ربانی کا مصداق بن جاتے ہیں کہ فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ (تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا) پس ان کو حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بھی یاد فرماتے ہیں۔ ابو ابراہیم یحییٰ کا قول ہے کہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ذکر کرے یا سنے تو خشوع و خضوع کا اظہار کرے اور اپنے اوپر ہیبت و جلال طاری کرے کہ اگر وہ آقا کریم علیہ السلام کے روبرو محفل میں ہوتا تو جیسا ادب کرتا، اب بھی ویسا ہی ادب کرے۔ (1150)

درودو سلام کی کثرت، میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی محافل، نعت خوانی، احادیث مبارکہ کی تلاوت اور حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے فضائل و کمالات کا تذکرہ، یہ سب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے محبت کی علامت ہیں۔ امام قاضی عیاض نے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا اسم گرامی سن کر نہایت تعظیم و توقیر اور انتہائی عاجزی و انکساری ظاہر کرنے کو بھی محبت کی علامت قرار دیا ہے۔

3۔ آقا علیہ السلام کے دیدار کی شدید خواہش اور تمنا کرنا:

سچی محبت کی ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ محب اپنے محبوب کے دیدار کا شیدائی ہوتا ہے اور محبوب کی ایک جھلک دیکھنے کی خاطر اپنا سب کچھ لٹانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی پسندیدہ چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا،

"یہ بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا چہرۂ انور ہو اور میری آنکھیں ہمیشہ رُخِ انور کے دیدار میں محو رہیں"۔ (1151)

1150...انظر فتاوی رضویہ، ج15، ص208، 205

1151...المنبہات لابن حجر، ص27، نورانی کتب خانہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کی بیوی نے کہا، ”وَاحُزْنَاهُ“ ہائے غم۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا، ”وَاطَرَبَاهُ“ کتنی خوشی کی بات ہے کہ کل آقا علیہ السلام اور ان کے اصحاب کا دیدار حاصل ہو گا۔ (1152)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب اپنے احباب کے ساتھ مدینہ طیبہ پہنچے تو یہ رجز پڑھنے لگے، غَدًا نَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَه۔ ”ہم کل اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے دوستوں سے ملیں گے“۔ (1153)

غزوہ اُحد میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے جن اصحاب نے جان قربان کی، ان میں حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ زخموں سے چور حالت میں زمین پر گھسٹتے ہوئے آقا علیہ السلام کے قریب پہنچے اور اپنا منہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاؤں مبارک پر رکھ دیا اور اسی حالت میں جان، جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ (1154)

آستانے پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جب ان کے بیٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کی خبر دی تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی، اے اللہ! میری آنکھوں کی بینائی ختم کر دے تا کہ اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی دوسرے کو دیکھ ہی نہ سکوں۔ ان کی یہ دعا قبول ہو گئی۔ (1155)

1152... شفا، ج2، ص23

1153... زرقانی، ج5، ص14

1154... مدارج النبوۃ، ج1، ص374

1155... مواہب اللدنیہ، ج9، ص84

علامہ سید محمود آلوسی نقل کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدارِ پُر انوار کی خواہش نے جب ایک صحابی کو تڑپایا تو وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ آپ نے نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذاتی آئینہ انہیں عطا فرمایا۔ انہوں نے جب اس مبارک آئینہ میں دیکھا تو انہیں اپنی صورت کے بجائے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرۂ انور نظر آیا۔[1156]

حضرت عبدہ بنت خالد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ جب رات کو سونے کے لیے لیٹتے تو حضور علیہ السلام اور ان کے اصحاب سے ملاقات کا شوق ظاہر کرتے اور فرماتے، ''وہ ہماری اصل ہیں، ان کے دیدار کے لیے میرا دل بیتاب ہو رہا ہے اور ان سے ملاقات کی آرزو طویل ہو گئی ہے، الٰہی میری روح جلدی قبض فرما''۔ پھر وہ روتے اور یہی کلمات دہراتے رہتے یہاں تک کہ انہیں نیند آجاتی۔[1157]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، میری ظاہری حیات کے بعد بہت سے لوگ آئیں گے جو تمنا کریں گے کہ کاش تمام مال و اولاد کو قربان کرنے کے بعد ہی ایک نظر جمالِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہو جاتا۔[1158]

محدث دہلوی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں، بعید از قیاس نہیں کہ دیدارِ حبیب کے کچھ طالبان اور جمالِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کچھ مشتاقان ایسے ہوں گے کہ تمام مال و منال خرچ کر کے خواب ہی میں دیدار کی ایک جھلک غنیمت جانتے ہونگے۔[1159]

1156... روح المعانی، ج22، ص39

1157... کتاب الشفاء، ج2، ص21

1158... کتاب الشفاء، ج2، ص21

1159... مدارج النبوۃ، ج1، ص375،374

4۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہر عیب و نقص سے پاک جاننا:

محبت کامل کی اس شرط کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ ارشاد مبارک پیش کیا جاسکتا ہے کہ "کسی شے کی محبت تمہیں اس کا عیب دیکھنے سے اندھا اور اس کا عیب سننے سے بہرہ کر دیتی ہے"۔[1160] یہ حدیث مبارکہ تو مطلقاً اُس وقت ہے جبکہ واقعی کوئی عیب ہو اور محبت اس عیب کو نہ دیکھنے دے۔ اب ایمان سے کہیے کہ جہاں کوئی عیب ہی نہ ہو، اُس محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں عیب سننا ایمان والوں کو کب گوارا ہو سکتا ہے؟ ہر مومن کا یہ ایمان ہونا چاہیے کہ بے عیب خدا نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بے عیب پیدا فرمایا ہے۔

اس بارے میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار پہلے بیان کیے جاچکے ہیں۔

قرآن حکیم کی آیات گواہ ہیں کہ جب بھی کسی گستاخ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان اقدس میں کوئی عیب لگانے کی کوشش کی تو رب تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظمت اور پاکی بیان فرماتے ہوئے آپ کے دشمن و گستاخ کو ذلیل و رسوا کر دیا۔ خصائصِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ضمن میں ان آیات کی نشاندہی کی جاچکی ہے۔

کلمہ گو ہونے کے باوجود شانِ رسالت میں گستاخی کرنے والوں کا سرغنہ ذوالخویصرہ تمیمی نجدی جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آیا تو بولا، اے محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) عدل کرو۔ گویا کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عدل کرنے والا نہیں جانا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے منع فرمادیا اور فرمایا، اس کی نسل سے کچھ لوگ پیدا ہونگے جن کی نمازوں اور روزوں کے مقابلے

1160... سنن ابی داؤد، 4/430، حدیث:513، دار احیاء التراث العربی 1421ھ

میں تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر جانو گے لیکن وہ دین سے اس طرح خارج ہونگے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔(1161)

اس دور میں بھی اس نجدی کی پیروی کرنے والے نام نہاد کلمہ گو نماز روزے کی پابندی کے ساتھ ساتھ بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں گستاخی کو اور آپ کے خصائص و کمالات کے انکار کو اپنا وطیرہ بنائے ہوئے ہیں، باری تعالیٰ ایسے بد مذہبوں کے شر سے تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائے، آمین۔

5۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ہر پسندیدہ شے سے محبت کرنا:

سچی محبت کی ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ محبوب کی ہر پسندیدہ شے محبوب ہو جاتی ہے اس لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی پسندیدہ چیزوں سے محبت کرتے۔

شمائل ترمذی میں ہے کہ حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پسندیدہ کھانے کی فرمائش کی۔ یہ حدیث بھی پہلے بیان ہوئی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو شوربے میں کدو تلاش کرتے دیکھا تو اس دن سے کدو کو اپنی محبوب غذا بنالیا۔(1162)

امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے سامنے اس حدیث پاک کا ذکر آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کدو پسند فرماتے تھے۔ کسی نے یہ سن کر کہا، میں کدو کو پسند نہیں کرتا۔ امام صاحب نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا، فوراً تجدیدِ ایمان کرو ورنہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا، اس نے توبہ کی۔(1163)

1161... بخاری، ج11، ص442، حدیث نمبر:3341، مسلم، ج2، ص741، حدیث نمبر:1064

1162... بخاری، ج17، ص57، حدیث نمبر:5013، مسلم، ج2، ص924، حدیث نمبر:1268

1163... مرقاۃ، ج4، ص192

محبت کی اس علامت کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ ہر اُس شے سے محبت کی جائے جس سے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نسبت ہو جائے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے وضو کا پانی اور لعاب دہن ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں پر مل لیتے۔ جب آپ ناخن مبارک یا موئے مبارک ترشواتے تو صحابہ کرام انہیں حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے اور زمین پر نہ گرنے دیتے۔(1164)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے منبر پر آپ کے بیٹھنے کی جگہ ہاتھ پھیرتے اور محبت سے اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔(1165)

صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تبرکات کو محفوظ رکھتے تھے۔ اس بارے میں احادیث پہلے پیش کی جا چکی ہیں۔ صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے تعلق اس قدر محبوب تھا کہ وہ اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بندہ اور غلام کہنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔(1166)

احمد بن فضلویہ رضی اللہ عنہ جو کہ ماہر تیر انداز تھے، فرماتے تھے کہ میں نے اس کمان کو کبھی وضو کے بغیر ہاتھ نہیں لگایا جسے حضور علیہ السلام نے استعمال فرمایا تھا۔

امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں ہمیشہ پیدل چلے، کبھی سوار نہ ہوئے۔ فرماتے تھے، میری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ جہاں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آرام فرما ہیں، اس مقدس زمین کو میں سواری کے جانور کے کھروں سے روندوں۔(1167)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد نبوی سے ملحق تھا۔ بارش کا پانی اس کے پر

1164... بخاری، ج1، ص80، حدیث نمبر:185

1165... کتاب الشفاء، ج2، ص57

1166 ... بخاری، ج1، ص429، حدیث نمبر:1218، مسلم، ج3، ص1641، حدیث نمبر:2069، کتاب الشفاء، ج2، ص57

1167... کتاب الشفاء، ج2، ص57

نالے سے گرتا تو نمازیوں کے کپڑے خراب ہوتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اکھیڑ دیا۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آکر کہنے لگے ، اللہ کی قسم! اس پر نالے کو آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے دست مبارک سے میری گردن پر سوار ہو کر لگایا تھا۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر ایسا ہے تو آپ میری گردن پر سوار ہو کر اسے پھر اسی جگہ لگا دیں، انہوں نے ایسا ہی کیا۔[1168]

صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار سے محبت حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت ہی کی نشانی ہے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔[1169] اور اپنی محبت کی بناء پر اپنے اہلِ بیت اطہار سے محبت کرنے کا حکم دیا۔[1170]

حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے میں آپ کا ارشادِ گرامی ہے، ''اے اللہ تعالیٰ! میں اِن دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ اور اُس سے بھی محبت کر جو اِن دونوں سے محبت کرے''۔[1171]

6۔ دشمنانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عداوت و نفرت کرنا:

جو اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دشمن و گستاخ ہو، سنتِ نبوی کا مخالف ہو، یا دین میں نئے نئے عقائد کے ذریعے فتنہ پھیلائے یا بد مذہبوں سے محبت کرتا ہو، ان سب سے عداوت رکھنا اور کنارہ کش ہو جانا بھی سچی محبت کی اہم علامت ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ''تم نہ پاؤ گے اُن لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اُن سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ

1168... مسند احمد، ج4، ص221، حدیث نمبر:1694

1169... ترمذی، 5/463، حدیث:3888، دار الفکر

1170... ترمذی، 5/434، حدیث:3814، دار الفکر

1171... بخاری، ج2، ص546، حدیث نمبر:3747، ترمذی، ج5، ص427، حدیث نمبر 3794

وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں"۔[1172]

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت میں اپنی عزت، جان، مال، اولاد وغیرہ کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ شیخ التفسیر مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں، حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے جنگ احد میں اپنے والد جراح کو قتل کیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اپنے بیٹے عبد الرحمٰن (جو اس وقت ایمان نہ لائے تھے) کو لڑائی کے لیے طلب کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اجازت نہ دی، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمیر کو قتل کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو جنگ بدر میں قتل کیا، حضرات علی و حمزہ و ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے، خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس؟[1173]

عبد اللہ بن اُبی منافق نے جب یہ کہا کہ ہم مدینہ لوٹے تو عزت والے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ اس نے خود کو عزت والا اور مومنوں کو ذلت والا کہا۔ اس پر اُس کے بیٹے جو مخلص مومن تھے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر شہر کے راستے پر کھڑے ہو گئے اور اپنے باپ سے کہا، تو اپنی زبان سے کہہ کہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں اور اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے زیادہ عزت دار ہیں ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ اس نے کہا، کیا تو سچ کہہ رہا ہے اور تو واقعی ایسا کرے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ اس پر اس منافق نے مذکورہ الفاظ کہے تب

1172... پارہ نمبر:28، سورۃ المجادلہ، آیت نمبر:22

1173... خزائن العرفان، ج پارہ نمبر:28، سورۃ المجادلہ، آیت نمبر:22

آپ نے اسے چھوڑا۔[1174]

7۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم سے محبت رکھنا:

قرآن کریم سے محبت رکھنا بھی سچی محبت کی علامات میں سے ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک زندگی قرآن حکیم ہی کی عملی تفسیر ہے۔ امام قاضی عیاض فرماتے ہیں، قرآن کریم سے محبت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ اس کی تلاوت کی جائے، اس کا مفہوم سمجھ کر اس کے احکام پر عمل کیا جائے اور اس کے منع کردہ کاموں سے اجتناب کیا جائے نیز اس کی تعلیمات کو پسند کرتے ہوئے اس کی حدود کی پابندی کی جائے۔

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

"اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت قرآن کریم سے محبت رکھنا ہے اور قرآن کریم سے محبت یہ ہے کہ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کی جائے، اور اس محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ کی ہر سنت سے محبت کی جائے، اور سنت سے محبت کی علامت آخرت سے محبت رکھنا ہے، اور آخرت سے محبت کی کسوٹی یہ ہے کہ دنیا کو مکروہ اور ناپسند سمجھا جائے اور اس کی پہچان یہ ہے کہ صرف زندگی گزارنے کے ضروری اسباب اختیار کیے جائیں اور دنیا سے توشۂ آخرت کے سوا کچھ حاصل نہ کیا جائے"۔[1175]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، قرآن عظیم کے حقوق میں سے ہے کہ اس میں شک و شبہ اور اعتراض نہ کرے اور اپنی خواہش سے ایسی تفسیر بھی نہ کرے جو اسلاف سے منقول نہ ہو اور خلافِ شرع ہو، جیسا کہ اس دور میں بعض جاہل

1174... مدارج النبوۃ، ج1، ص378

1175... کتاب الشفاء، ج1، ص27

کرتے ہیں کہ اپنی خود ساختہ باتوں کا نام تفسیر قرآن رکھتے ہیں، اور اتنا بھی نہیں جانتے کہ جس نے محض اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی، اس نے کفر کیا۔[1176]

ایمان کی تقویت کے لیے قرآن کریم کو اچھی آواز اور عربی لہجہ میں سننا بھی لذت کا باعث ہے۔ ایک شب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے اور آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دور سے ان کی تلاوت سن کر لذت پا رہے تھے۔ صبح ہوئی تو ان سے فرمایا، رات تم نے بہت اچھے انداز میں قرآن پڑھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے عرض کی، اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ میری تلاوت آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سن رہے ہیں تو میں اپنی آواز کو مزید زینت دیتا۔[1177]

علامہ نبہانی نے انوارِ محمدیہ میں بہت انمول نکتہ بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں،

"جب تم کوئی ایسا شخص دیکھو جس پر اشعار سننے سے وجد و طرب طاری ہو جائے مگر قرآنی آیات سن کر اس کی یہ حالت نہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت سے خالی ہے"۔ ڈھول باجے اور دیگر سازوں کے ساتھ لذت حاصل کرنے والوں کے لیے یہ پیغامِ عبرت ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

8۔ امت مسلمہ پر شفقت کرنا اور خیر خواہی چاہنا:

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ شفقت و رحمت کا سلوک کیا جائے اور انہیں ہر ممکن نفع پہنچایا جائے۔ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے،

"دین خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول

1176... مدارج النبوۃ، ج1، ص379

1177... مدارج النبوۃ، ج1، ص378، 379

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے"۔(1178)

اللہ تعالیٰ، کتابُ اللہ اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خیر خواہی و نصیحت کا مفہوم ائمہ کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے، ان کے احکام کی پیروی کی جائے، ان کے راستے کی طرف بلایا جائے اور دین حق کی مدد کرتے ہوئے اس کی تبلیغ و اشاعت کے لیے ہر ممکن سعی کی جائے۔(1179)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے، میری مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی اور جب ارد گرد کا ماحول آگ کی روشنی سے چمک اٹھا تو کیڑے پتنگے آگ پر گرنے لگے۔ وہ شخص پوری قوت سے ان پروانوں پتنگوں کو آگ میں گرنے سے روک رہا ہے لیکن وہ اس کی کوشش کو ناکام بنا کر آگ میں گرے جاتے ہیں، ایسے ہی میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ سے روک رہا ہوں، مگر تم ہو کہ آگ میں گرے جا رہے ہو"۔(1180)

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ ارشاد مبارک ہمیں اپنی دینی ذمہ داریوں کا احساس دلانے میں نہایت معاون ہے۔ آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت پر نہایت شفقت و مہربانی فرماتے اور مشکلات میں لوگوں کی مدد فرماتے، آپ دنیاوی معاملات میں ان کی دستگیری فرمانے کے ساتھ ساتھ ان کی اخروی کامیابی اور نجات کے لیے بھی ہر ممکن سعی فرماتے۔ محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی آپ کے مبارک اُسوۂ حسنہ کو مشعلِ راہ بنائیں۔

1178... مسلم، ج1، ص74، حدیث نمبر:55

1179... مدارج النبوۃ، ج1، ص381

1180... بخاری، ج11، ص238، حدیث نمبر:3173

9۔ دنیا سے بے رغبت ہونا اور فقر کو غنا پر ترجیح دینا:

مالکِ کل سیدِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ محبت کا دعویدار زہد و تقویٰ اور فقر و فاقہ کا خوگر ہو۔ امام قاضی عیاض مالکی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور دیگر اکابر ائمہ دین نے یہی فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے بارگاہ رسالت میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، سوچ لو! تم کیا کہہ رہے ہو، عرض کی، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے یہ بات تین بار کہی۔ ارشاد فرمایا، اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو فقر کے لیے تیار ہو جاؤ کیونکہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر سیلاب کے اپنی منزل کی طرف دوڑنے سے بھی تیز آتا ہے۔[(1181)]

مدارج النبوۃ میں یہ بھی ہے کہ ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا، میں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، تو آفات و مصائب کے لیے تیار ہو جا۔ امام نبہانی نے انوار محمدیہ میں سچی محبت کی ایک علامت یہ بھی بیان کی ہے کہ عاشق کو راہِ حق میں مصائب برداشت کرنے میں لطف آتا ہے اس لیے آفات و مصائب سے اس کی محبت اور مضبوط ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، ”آگ خواہشات سے گھیر دی گئی ہے اور جنت تکالیف سے گھیر دی گئی ہے“۔[(1182)] (بخاری، مسلم) ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ ہر روز طلوع آفتاب کے وقت دو فرشتے یہ پکارتے ہیں اور

1181... ترمذی، ج8، ص351، حدیث نمبر:2273

1182... بخاری، ج20، ص133، حدیث نمبر:6006، مسلم، ج4، ص2174، حدیث نمبر:2822

سوائے جن وانس کے اسے سب سنتے ہیں، وہ کہتے ہیں، اے لوگو اپنے رب کی طرف آؤ، جو مال کم ہو اور گزر بسر کے لیے کافی ہو وہ اس مال سے بہتر ہے جو بہت ہو اور خدا سے غافل کر دے۔(1183)

10۔ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا:

سچی محبت کی سب سے اہم علامت جو کئی علامات کی جامع بھی ہے اور دین کا بنیادی اصول بھی، وہ یہ ہے کہ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر کی جائے اور یہی ایمان کی روح ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

"اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو"۔(1184)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا،

"تو وہ جو اُس پر ایمان لائیں اور اُس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اُس نور کی پیروی کریں جو اُس کے ساتھ اترا، وہی بامراد ہوئے"۔(1185)

ان آیات میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر کو واجب قرار دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس کے مختلف آداب بھی بیان فرمائے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ سورۃ الحجرات کی پہلی آیت میں ارشاد ہوا، "اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ سنتا جانتا ہے"۔(1186)

1183... مشکوٰۃ، ج1، ص419، حدیث نمبر:1860

1184... پارہ نمبر:26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:9

1185... پارہ نمبر:9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:157

1186... پارہ نمبر:26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:1

۲۔ ”اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اُس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور اُن کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو“۔ (1187)

۳۔ ”بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم خود ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا“۔ (1188)

۴۔ ”اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن (اجازت) نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ، نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو، ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ (وہیں) بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ، بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا“۔ (1189)

۵۔ ”ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں، وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں“۔ (1190)

۶۔ ”رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ بے شک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر، تو

1187... پارہ نمبر:26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:2

1188... پارہ نمبر:26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:4،5

1189... پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:53

1190... پارہ نمبر:18، سورۃ النور، آیت نمبر:64

ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے"۔(1191)

۷۔"اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں"۔(1192)

ان آیات مقدسہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو رہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر عین ایمان ہے اور آپ کی تعظیم کے بغیر ایمان کا دعویٰ بے کار ہے۔

دیکھئے! قرآن حکیم سکھا رہا ہے، ان سے آگے نہیں بڑھنا، ان کی بارگاہ میں آہستہ آواز میں گفتگو کرنا ورنہ ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی اور تمہیں خبر تک نہ ہو گی، ان کے دولت کدہ میں بغیر اجازت کے نہ جانا مگر ان کے بلانے پر ضرور جانا، اور جب کھا چکو تو اجازت لے کر فوراً چلے آنا۔ جس طرح ان کی خدمت میں حاضری کے لیے اجازت ضروری ہے اسی طرح ان کی بارگاہ سے رخصت ہونے کے لیے بھی اجازت ضروری ہے۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ وہ تم جیسے بشر نہیں کہ جیسے چاہو پکارو بلکہ تم پر لازم ہے کہ انہیں اچھے القاب و آداب سے پکارو۔ آخری آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ محبوبِ خدا سے بیکار و بے موقع اور بے مقصد سوال نہ کیا کرو۔ پس ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر اور کما حقہ ادب و احترام کیا جائے۔

ادب گا ہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

1191...پارہ نمبر:18، سورۃ النور، آیت نمبر:63

1192...پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:101

سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوا، "اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو، اور کافروں کے لیے درد ناک عذاب ہے"۔(1193)

اس آیت کے شانِ نزول میں شیخ التفسیر مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

"جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے، "راعنا یارسول اللہ"۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھنے کا موقع دیجیے۔ یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءِ ادب کے معنی رکھتا تھا۔ انہوں نے اسے بری نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے۔ آپ نے ایک روز ان سے فرمایا، اے دشمنانِ خدا تم پر لعنت! اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا، اس کی گردن ماردوں گا۔

یہود نے کہا، آپ ہم پر برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں۔ اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں رَاعِنَا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "اُنْظُرْنَا" کہنے کا حکم ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلماتِ ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ بھی ہو، وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔(1194)

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ کتاب الشفا جلد دوم میں محدث ابن قاسم کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ "جو شخص حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کا

1193... پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:104

1194... پارہ نمبر:6، سورۃ المائدۃ، آیت نمبر:104

مرتکب ہو یا آپ کی ذاتِ اقدس کو برا کہے یا کسی قسم کا کوئی عیب لگائے یا آپ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے، علمائے امت کا اجماع ہے کہ حاکم وقت اس شخص کو قتل کر وادے اور اس کے لیے یہ دلیل کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعظیم و توقیر فرض کی ہے اور آپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور اس شخص نے ان احکام کا انکار کیا ہے''۔

حرفِ آخر:

بر صغیر پاک و ہند میں انگریز دور میں کچھ علمائے سوء نے بار گاہِ رسالت میں گستاخانہ کفریہ عبارات لکھیں جن پر علمائے حرمین شریفین نے ان گستاخوں کی تکفیر کی، ان کے فتاوی کا مجموعہ ''حسام الحرمین'' کے نام سے بارہا شائع ہو چکا ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ اور بر صغیر کے بے شمار علماء و مشائخ نے ان فتاویٰ کی تصدیق و تشہیر کی۔ اگرچہ ان گستاخیوں کے مرتکب علمائے سوء تائب نہ ہوئے اور اپنے کفر کی بھونڈی تاویلیں کرتے رہے لیکن بے شمار مسلمان ان کی گمراہی کا شکار ہونے سے بچ گئے۔

اس وقت اُن کفریہ عبارات پر گفتگو کرنا مقصود نہیں ہے، صرف مذکورہ آیت قرآنی کے پیغام کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ تمام تفاسیر سے واضح ہے کہ صحابہ کرام لفظ ''رَاعِنَا'' توہین کی نیت سے ہرگز نہ کہتے تھے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ کہنے سے منع فرمادیا۔

ثابت ہوا کہ بغیر توہین کی نیت کے بھی وہ لفظ کہنا حرام ہے جو کوئی گستاخ توہین کی نیت سے بول سکتا ہو۔

اب وہ حضرات ٹھنڈے دماغ سے غور فرمائیں جو تسلیم کرتے ہیں کہ متنازع عبارات میں ایک پہلو ضرور گستاخی کا ہے اگرچہ بقول ان کے وہ توہین کی نیت سے نہیں

لکھی گئیں۔ قرآن حکیم کے اس واضح فیصلے کے باوجود کیا وجہ ہے کہ ان رسوائے زمانہ کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے اوران میں وہ توہین آمیز عبارات بھی موجود ہیں جنہیں امت مسلمہ کے اکابر مفتیان کرام وعلماء حق متفقہ طور پر کفر قرار دے چکے۔

قرآن حکیم نے یہود و نصاریٰ کے بارے میں بیان کیاہے کہ:

"انہوں نے اپنے پادریوں اور راہبوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا"۔ (1195)

کیا جان بوجھ کر صراط مستقیم چھوڑ کر اپنے مولویوں کی راہ پر چلتے جانا یہود و نصاریٰ کی پیروی نہیں ؟؟؟

﴿فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ (۲)﴾

"تو عبرت حاصل کرو اے نگاہ والو"۔ (1196)

بارگاہِ رسالت کے گستاخوں کے لیے احکم الحاکمین خدائے قہار عزوجل کا فیصلہ ملاحظہ فرمایئے، "بے شک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں، اور ان کے لیے بنا رکھا ہے ذلت والا عذاب"۔ (1197)

دشمنِ احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اُس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

{اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ}

1195...پارہ نمبر:24، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:31

1196...پارہ نمبر:28، سورۃ الحشر، آیت نمبر:2

1197...پارہ نمبر:22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:57

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت (اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت)، اور اُن کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، اور اُس عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، میری اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے"۔(1198)

اللھم ارزقنا حبك وحب حبيبك وحب من يحبك وحب عمل يقربنا اليك

اللھم یا رب بجاہ نبیك المصطفیٰ و رسولك المرتضیٰ طھر قلوبنا من كل وصف يباعدنا عن مشاھدتك ومحبتك وامتنا على السنة والجماعة والشوق الى لقائك ولقاء حبيبك يا ذا الجلال والاكرام

صلى الله على النبی الامی واله واصحابه صلى الله عليه وسلم

صلوۃ وسلاما علیك یا سیدی یا رسول الله والحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆

1198... سنن ترمذی، ج11، ص395، حدیث نمبر:3412

تحریک ختم نبوت میں شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا کردار

از قلم: انجینئر محمد آصف قادری

الحمد لله یا رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیك یا خاتم النبیین

تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے جو ہر مخلوق کا خالق ومالک ہے۔ لاکھوں کروڑوں درود وسلام ہوں سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر جو منصبِ نبوت پر فائز ہونے میں سب سے اول، دنیا میں بابِ نبوت کے خاتم اور آخرت میں بابِ شفاعت کے فاتح ہیں، وہی ہیں جن کی خاطر یہ کائناتِ رنگ وبُو بنائی گئی۔ بقول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ،

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

علامہ ابن کثیر علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں، ''اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے احادیثِ متواترہ کے ذریعے بتادیا کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب، افترا پرداز، دجال، دھوکہ باز، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے''۔ (تفسیر ابن کثیر)

علامہ سید محمود آلوسی حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ''آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا آخری نبی ہونا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ جس کی تصریح قرآن وسنت میں موجود ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر ہے۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور اس دعوے پر مُصر رہے تو اس کو قتل کیا جائے گا''۔ (تفسیر روح المعانی)

مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ہر حکم

کو ماننے خواہ اس کی وجہ اور حکمت سمجھ میں آئے یا نہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں غور و فکر سے منع نہیں کیا کیونکہ جب کسی حکم کی حکمت بھی سمجھ میں آجائے تو بندے کو شرح صدر ہوتا ہے اور اس کا ایمان مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

اربابِ عقل و دانش کو دعوتِ فکر ہے کہ تمام مسلمان کلمۂ طیبہ میں اقرار کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب اس پر پختہ ایمان ہے تو پھر ان کے اس فرمانِ ذیشان پر بھی کامل ایمان ہونا چاہیے کہ

{اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ}

"میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (ترمذی، ابوداؤد)

جس وحدہٗ لاشریک نے انہیں آخری نبی بنا کر بھیجا، اس نے اپنی لاریب کتاب میں بھی انہیں {خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ} فرمادیا۔ پھر اس لفظ کی تفسیر خود رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے، صحابہ و تابعین نے اور تمام علماءِ امت نے "آخری نبی" سے فرمائی۔

اگر بالفرض کسی نئے نبی کے آنے کا امکان ہوتا تو جس صادق و امین نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی ہے وہ ہرگز یہ نہیں فرماتے کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ دنیا میں ہر چیز ممکن ہے، نبی کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں۔

پس جب رب تعالیٰ فرمادے کہ وہ آخری نبی ہیں، رسولِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود فرمائیں کہ میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا نہ کوئی رسول، تو پھر ہمیں کسی مدعیٔ نبوت کی طرف متوجہ ہونے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں۔ اور جو کوئی تاویل و تحریف کے ذریعے نبوت کے جاری رہنے کا دعویٰ کرتا ہے تو گویا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کلام کا مذاق اُڑاتا ہے اور ان سے کھلے عام بغاوت پر آمادہ ہے۔

کتاب "ختم نبوت" پیر طریقت مفکر اسلام علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ختم نبوت سے متعلق یادداشتوں اور تقاریر کا مجموعہ ہے۔ دسمبر ۲۰۱۳ء میں

استاذی و مرشدی قبلہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو بصد محبت و شفقت فرمایا، "مولانا! اِس پُر فتن دور میں ناموسِ رسالت اور تحفظِ ختم نبوت کے لیے کام کرنا عظیم جہاد ہے۔ جو آج ناموسِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تحفظ کے لیے جدوجہد نہیں کرے گا وہ کل کس منہ سے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت کا طلبگار ہو گا۔ یہ مسوّدہ آپ ہی نے ترتیب دینا ہے"۔

احقر نے عالمِ اسلام کے اس عظیم مفکر، تحریکِ ختم نبوت کے اس بے مثل مجاہد اور اہلسنت کے اس عظیم روحانی پیشوا سے ختم نبوت کے حوالے سے چند سوالات بھی کیے جنہیں مع جوابات قارئین کے ذوقِ مطالعہ کی نذر کیا جارہا ہے۔

عرض: بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی بھی قرآن کریم سے دلائل دیتا ہے اس کے باوجود آپ اسے کافر کیوں کہتے ہیں؟

ارشاد: غیر جانبدارانہ تجزیہ کیجیے تو واضح ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی قرآن مجید سے عقیدہ اخذ نہیں کرتا بلکہ اپنا خود ساختہ عقیدہ قرآن کریم پر مسلط کر کے اپنی مرضی کا مفہوم نکالتا ہے جو کہ قرآن و سنت کی واضح نصوص کے خلاف ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ مرزا نے اپنی کتابوں میں قرآن مجید کی آیات جابجا غلط درج کی ہیں۔ توجہ دلانے کے باوجود قادیانی ان آیات کو درست کرنے پر آمادہ نہیں۔ بلکہ اس کا خلیفہ کہتا ہے،

"رہا یہ سوال کہ حضرت مسیح موعود کی بعض کتب کے دو دو تین تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور تیس چالیس برس کا عرصہ بھی گذر چکا ہے اب تک کیوں ان (آیات) کی تصحیح نہیں کی گئی؟ سو اس کا جواب میں یہی دوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے یہی تقاضا کیا کہ یہ آیات حضور (مرزا) کی کتب میں اسی طرح لکھی جائیں جیسی کہ حضور کے زمانہ میں سہوِ کاتب سے یا خود حضور کے بعض دیگر آیات سے تشابہ کے باعث غلط لکھی گئیں

اور اس میں تین راز ہیں"۔(قادیانی مذہب بحوالہ اخبار الفضل قادیان، ج۱۹، نمبر ۱۰۳، مؤرخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء)

ہمارے نزدیک تو بڑا راز یہی ہے کہ جو شخص اپنی دلیل میں قرآن کی آیات غلط لکھتا ہے، اس کے دعوے کے غلط ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ پس امت کا اجماع ہے کہ جو بھی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر و مرتد ہے۔

عرض: مرزائیوں کا لاہوری گروپ کہتا ہے کہ مرزا صاحب مصلح اور مسیح موعود تھے، انہوں نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

ارشاد: یہ صریح جھوٹ ہے۔ مرزا کذاب کے نبوت کا دعویٰ کرنے کے متعلق اخبار الفضل قادیان کی گواہی موجود ہے، ملاحظہ کیجئے۔

"خادم (عبد الرحمٰن قادیانی) صاحب نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کی کتب سے چالیس حوالے پڑھ کر سنائے جن میں حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو نبی قرار دیا ہے اور نبوت کا غیر مشروط دعویٰ کیا ہے"۔(ج ۲۴ نمبر ۱۲۳ ص ۱۱، ۲۱ نومبر ۱۹۳۶ء)

کئی حوالے ہم نے اپنی کتاب "ختم نبوت" میں تحریر کیے ہیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنی اولاد کے رشتے طے کرتے وقت عقیدہ و مسلک کا لحاظ نہیں کرتے، جبکہ قادیانی خلیفہ میاں محمود احمد لکھتا ہے، "جو (قادیانی) لوگ، غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو لڑکی دیدیں اور وہ اپنے اس فعل سے توبہ کیے بغیر فوت ہو جائیں، ان کا جنازہ بھی جائز نہیں"۔(اخبار الفضل قادیان ج ۱۳ نمبر ۱۰۲ ص ۱۲ مؤرخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء)

عرض: مرزا اپنے دعوے کی تائید میں اولیاء اللہ کے حوالے بھی پیش کرتا ہے، اس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟

ارشاد: مرزا دجال، اولیاء اللہ کی بعض عبارات کو غلط معانی پہنا کر پیش کرتا

ہے۔ مثلاً حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا کہ جو شخص فلاں ایمانی خصوصیت رکھتا ہو، وہ محدَث کہلاتا ہے۔ مرزا نے وہاں لفظ بدل کر لکھ دیا کہ وہ نبی کہلاتا ہے۔ بعد میں جب پتہ چلا اور اعتراض ہوا تو قادیانیوں کا اصل چہرہ بے نقاب ہو گیا۔ چنانچہ قادیانی ترجمان لکھتا ہے،

''مجدد صاحب سرہندی نے تو محدث ہی لکھا ہے مگر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے خدا سے علم پا کر محدث کی بجائے نبی لکھ دیا ہے اور یوں مکتوبات کی غلطی کو درست کر دیا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ بعض اہل اللہ احادیث کی بعض غلطیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے علم پا کر درست کر دیتے ہیں''۔ (قادیانی مذہب بحوالہ اخبار پیغامِ صلح لاہور ج ۲۴ نمبر ۳ مؤرخہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء)

اب بتایئے کہ جو شخص قرآن وحدیث میں تحریف کرے، حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی شان میں نازل شدہ آیات کو خود پر منطبق کرے، کیا وہ دجال اور کذاب نہیں ہے؟

عرض: ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے بھرپور حصہ لیا تھا۔ اس تحریک کے دوران اپنے یادگار جلسوں کے متعلق کچھ ارشاد فرمایئے۔

ارشاد: تحریک ختم نبوت سے متعلق اجلاس دارالعلوم امجدیہ میں ہوتے جس میں مفتی وقار الدین، مفتی ظفر علی نعمانی علیہما الرحمہ اور کثیر علماء شریک ہوتے۔ اس میں لائحہ عمل طے ہوتا کہ کس وقت کس مسجد میں جلسہ کرنا ہے۔ طریقہ کار یہ طے ہوا کہ جس عالم نے جس مسجد میں جلسہ کرنا ہے وہ نماز عصر کے فوراً بعد تقریر شروع کر دے۔ نیز یہ بھی طے ہوا کہ گرفتاری سے بچا جائے تاکہ تحریک کمزور نہ پڑے۔

میں نے یوں تو کئی مساجد میں قادیانیوں کے خلاف تقاریر کیں مگر ایک یادگار جلسہ مسجد باب الاسلام آرام باغ میں کیا جو کہ دیوبندیوں کی مسجد ہے۔ وہاں جلسہ میں

عصر سے مغرب تک میں نے خطاب کیا۔ جلسہ کے دوران پولیس نے مسجد کو گھیر لیا۔ میں نے ایک کارکن کو تیار رکھا تھا کہ مغرب کے فوراً بعد ہم نے نکلنا ہے۔ چونکہ حکمتِ عملی طے شدہ تھی کہ مقرر علماء کو گرفتاری سے بچنا ہے تاکہ تحریک دب نہ جائے۔ لہٰذا نماز کے بعد میں نے ٹوپی اُتار کر جیب میں رکھ لی اور عام نمازی کی طرح مسجد سے باہر نکلا اور اُس کارکن کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر مکتبہ رضویہ پہنچ گیا، اور پولیس مایوس ہو کر لوٹ گئی۔

دوسرا یادگار جلسہ سبز مسجد کھارادر میں ہوا۔ وہاں مولانا جمیل احمد نعیمی صاحب امام و خطیب تھے۔ جب میں نے تقریر شروع کی تو کسی نے فون کر کے پولیس بلالی۔ ایسے غدار لوگ بھی تھے جو جلسہ میں شرکت کی بجائے فون کر کے پولیس بلالیتے تھے۔ مجھے خبر ہو گئی تو وہاں سے بھی تقریر کے بعد میں عام نمازی کی طرح نکل کر حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کے حجرے میں پہنچ گیا۔

عرض: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علماء و مشائخ کو کسی سے بحث مباحثہ نہیں کرنا چاہیے، بس اللہ اللہ کریں اور محبت و اخوت کا درس دیں۔

ارشاد: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہر مسلمان پر بقدرِ استطاعت فرض ہے۔ کسی کے گھر چور آجائے تو اس کا پالتو کتا اپنے مالک کی وفاداری میں اُس چور کو پڑ جاتا ہے۔ تو جب آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت و ناموس پر بدمذہب ڈاکہ ڈالنا چاہیں تو علماءِ حق پر لازم ہے کہ تحریر و تقریر کے ذریعے اُن بدمذہبوں کا مقابلہ کریں، بلاشبہ یہ عظیم جہاد ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے تمام عمر یہی جہاد کیا۔

فاتح قادیانیت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ کا یہ ارشاد بھی ملاحظہ کیجئے، "ہم سے تو ایسی فقیری نہیں ہو سکتی کہ عقائدِ متواترہ اسلامیہ پر ایسے حملوں کے

وقت خاموش بیٹھ کر تماشا دیکھا کریں۔ اور ہم ایسے فقر سے بھی ہزار دل سے بیزار ہیں جو عین مداہنت اور بے غیرتی ہو"۔ (ملفوظاتِ مہریہ، ملفوظ:۱۵۶)

میں نے اپنی ذات کی خاطر یا کسی دنیاوی مفاد کے لیے قادیانیت کے خلاف قلم نہیں اٹھایا بلکہ مقصد صرف رب کی رضا اور آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظرِ کرم کا حصول ہے اور یہ امید کہ ناموسِ رسالت کی نگہبانی کرنے والوں میں میرا بھی شمار ہو جائے۔

حضرت شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاداتِ مبارکہ مختصراً قارئین کی خدمت میں پیش کر دیے۔ حق یہ ہے کہ آپ کا دل عشقِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے لبریز اور آپ کی ذات حق گوئی کا پیکر تھی۔ آپ کی تبلیغی مساعی کا خلاصہ یہی ہے کہ:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ اُو نہ رسیدی تمام بولہبی است

"خود کو مصطفی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تک پہنچا دو کیونکہ دین انہی کی محبت واطاعت کا نام ہے۔ اگر تم اُن تک نہ پہنچ سکے تو تمہارے تمام اعمال ابولہب کی طرح ہیں"۔

☆☆☆☆

ماخذومراجع

****	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	*****
نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1	تفسیر تنویر المقیاس	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	
2	تفسیر جامع البیان	محمد بن جریر الطبری	دار احیاء التراث، بیروت
3	تفسیر کبیر	محمد بن جریر الطبری	مؤسسۃ الرسالۃ
4	تفسیر قرطبی	محمد بن احمد قرطبی	
5	تفسیر مدارک التنزیل	احمد بن محمد نسفی	
6	تفسیر در منثور	حافظ جلال الدین سیوطی	مکتبہ آیۃ اللہ العظیمی، ایران
7	تفسیر ابن کثیر	حافظ ابن کثیر	دار طیبۃ للنشر والتوزیع
8	تفسیر روح المعانی	سید محمود آلوسی حنفی	
9	تفسیر عزیزی	شاہ عبد العزیز محدث	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
10	تفسیر خزائن العرفان	مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی	
11	صحیح بخاری	محمد بن اسماعیل بخاری	دار ابن کثیر بیروت
12	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج قشیری	دار احیاء التراث العربی
13	جامع ترمذی	محمد بن عیسی ترمذی	دار السلام، بیروت

14	سنن ابو داؤد	ابو داؤد سلیمان بن اشعث	
15	سنن نسائی	احمد بن شعیب النسائی	
16	سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید	دار الفکر بیروت
17	مشکوٰۃ المصابیح	محمد بن عبد اللہ التبریزی	المکتب الاسلامی، بیروت
18	مستدرک	ابو عبد اللہ الحاکم	دار الکتب العلمیۃ
19	الادب المفرد	محمد بن اسماعیل بخاری	مکتبہ الاثریۃ
20	مصنف ابن ابی شیبہ	محمد بن ابی شیبۃ	طبعۃ الدار السلفیۃ
21	مسند بزار	ابو بکر احمد بن عمرو البزار	بتحقیق علی بن نایف الشحود
22	کنز العمال	علی بن حسام الدین	دار الکتب العلمیۃ
23	مسند احمد	احمد بن حنبل	مکتبۃ الاسلام
24	کتاب الشفاء	ابو الفضل قاضی عیاض	دار الکتب العلمیۃ
25	خصائص کبری	امام جلال الدین سیوطی	دار الکتب العلمیۃ
26	دلائل النبوۃ	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	مکتبہ الشاملہ
27	دلائل النبوۃ	احمد بن حسین بیہقی	
28	مواہب اللدنیہ	احمد بن محمد قسطلانی	المکتبۃ التوفیقیہ مصر
29	مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدث	مکتبہ نوریہ رضویہ

30	انوار محمدیہ	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی	مکتبہ نبویہ لاہور
31	الوفا باحوال المصطفیٰ	عبد الرحمٰن ابن جوزی	مکتبۃ الشاملہ
32	مطالع المسرات	علامہ فاسی	مکتبہ نوریہ
33	فتاویٰ رضویہ	امام اہل سنت امام احمد رضا	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
34	تمہید الایمان	امام اہل سنت امام احمد رضا	مکتبۃ المدینہ
35	معجم صغیر، اوسط، کبیر	سلیمان بن احمد طبری	
36	سنن دار قطنی	علی بن عمر دار قطنی	
37	کتاب الاذکار	امام نووی	دار الکتاب العربیہ بیروت
38	نسیم الریاض	علامہ شہاب الدین خفاجی	مرکز اہلسنت برکات رضا
39	کتاب المیزان	امام عبد الوہاب شعرانی	دار الکتب العلمیۃ
40	احیاء العلوم	امام محمد بن محمد غزالی	مطبوعہ المشہد الحیسنی قاہرہ
41	البدایہ والنہایۃ	علامہ ابن کثیر	دار الکتب العلمیہ
42	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری	مشکاۃ الاسلامیۃ
43	فتوح الشام	محمد بن عمر واقدی	دار الکتب العلمیۃ
44	الترغیب والترھیب	حافظ منذری	دار الکتب العلمیۃ
45	الکامل فی التاریخ	ابن اثیر جزری	دار صادر بیروت
46	زاد المعاد	ابن قیم	مکتبہ شاملہ

مکتبۃ المدینۃ	مفتی امجد علی اعظمی	بہار شریعت	47
	یوسف بن اسماعیل نبہانی	وسائل الوصول	48
	محمد عبد الباقی زرقانی	زرقانی علی المواہب	49
	امام ابن حجر عسقلانی	الاصابہ	50
	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	اشعۃ اللمعات	51
	علامہ ابن عساکر	تاریخ دمشق	52